24 03

24 03

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

الحمد للہ کہ یہ نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب و بیان نحوی اعراب مسمّٰی بنام

البشیر الکامل

شرح

شرح مائۃ عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی
اندر کوٹ میرٹھ

سکندر علی بہادر علی تاجران کتب دستگیر کالونی کراچی ۳۸

Marfat.com

Marfat.com

24.03
2089

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

احمد کریم نسخہ مستطاب مشتمل بر شرح مضامین کتاب وبیان نحوی اعراب مسمّی بنام

البشیر الکامل

شرح

شمائل عامل

تالیف

فقیر سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی
اندرکوٹ میرٹھ

سکندر علی بہادر علی تاجران کتب دستگیر کالونی کراچی ۳۸

فاروقیہ بکڈپو

Marfat.com

60126

الدیباج فی الحمد والنعت والمنقبۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نعمائہ الشاملۃ وآلائہ الکاملۃ والصلوٰۃ علی سید الانبیاء محمد المصطفیٰ وعلی آلہ المجتبیٰ

Marfat.com

2059

ترکیب صفحہ ۲

Marfat.com

اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام
افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرحمن الجرجانی
سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه مائة عامل
لفظیة ومعنویة فاللفظیة منها علی ضربین

بیان تقسیم العوامل

ترکیب صفحہ ۴

Marfat.com

قولہ منہا اللفظیۃ ... اور المعنویۃ ... السماعیۃ اور القیاسیۃ ... اللفظیۃ ... سماعیہ اور قیاسیہ ...

قولہ علی ذلک ...

عہ یہ تمیز رائے تاکید ہے کیونکہ ابہام لفظ فالسماعیۃ سے زائل ہو چکا ۔۱۲

سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا اَحَدٌ وَتِسْعُوْنَ عَامِلًا وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةُ عَوَامِلَ وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانِ وَتَتَنَوَّعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ثَلٰثَةَ عَشَرَ نَوْعًا

بیان تقسیم العوامل

قولہ سماعیۃ وقیاسیۃ ... سماعیہ وہ ہے جس کا تعین ...

قولہ فالسماعیۃ ... افعال ناقصہ، افعال مدح و ذم، افعال مقاربہ، افعال قلوب ... اسی طرح اسماء کے اعداد ... جیسے احد عشر تا تسعۃ عشر ...

قولہ احد وتسعون ... قولہ سبعۃ عوامل لفظیہ قیاسیہ ...

عہ باب تفعل سے برائے تکرار ہے جیسے تجرّع بمعنی گھونٹ گھونٹ پانی پینا ۱۲

... (النوع الاول) ... (النوع الثانی) ... (النوع الثالث) ... (النوع الرابع) ... (النوع الخامس) ... (النوع السادس) ...

... (النوع السابع) ... (النوع الثامن) ... (النوع التاسع) ... (النوع العاشر) ... (النوع الحادی عشر) میں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ تیرہ انواع ہو گئیں۔

ترکیب صفحہ ۶

Marfat.com

النوع الاول

حروف تجر الاسم فقط وتسمى حروفا جارة وهي

سبعة عشر حرفا الباء للالصاق وهو اتصال

الشيء بالشيء اما حقيقة نحو به داء واما مجازا

نحو مررت بزيد اي التصق مروري بمكان

يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۸

Marfat.com

وَقَدْ تكون للتعليل نحو قوله تعالیٰ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ وَلِلْمُصَاحَبَةِ نحو اشتريت الفرس بسرجه وللتعدية نحو قوله تعالیٰ ذهب الله بنورهم ونحو ذهبت بزيد اي اذهبته وللمقابلة نحو اشتريت العبد بالفرس وللقسم نحو بالله لافعلن كذا وللاستعطاف نحو ارحم يزيد

النوع الاول حروف المجر

۱ قولہ للتعلیل۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کی علت بیان کرنا اور یہ فعل متکلم کے ہونے کے معنی کے لئے ہوتے کہ متکلم کا بیان

۲ قولہ تکون للتعلیل۔ کبھی جر نسلہ علت ہے۔ مکتوب الیہ بھی علت ہوتا ہے جیسے الکتاب میں علت سبب بھی علت ہوتا ہے جیسے الکتاب

۳ قولہ ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل۔ ارشاد خداوندی ہے ان لکم تعملون۔ اور بھی ہیں تن یدخل احد کم الجنۃ بعملہ۔ نظر برآں (ص ۴۱)

۴ قولہ وللمصاحبۃ۔ اس کے معنی ہیں کسی چیز کا مجرور دوسری کے ساتھ ہونا۔ یا یوں معنی کے مقابل واقع ہونا۔ یا یوں معنی اعواض اور اثمان پر داخل ہونی

۵ قولہ اشتریت الفرس بسرجہ۔ اسی واسطے اسکو باے عوض یا باے بدل بھی کہتے ہیں لیکن عند التحقیق دونوں میں فرق ہے۔ وہ یہ کہ

۶ قولہ وللتعدیۃ۔ باے عوض میں ایک شے کو دوسری کے ساتھ ملانا ہوتا ہے کہ ایک جانب سے ایک شے دی جاتی ہے۔ اور دوسری جانب سے دوسری شے آتی ہے اور باے بدل میں ایک شے کو دوسری سے مبادلہ کیا جاتا ہے۔ جانبین سے اختیار نہیں ہوتا۔ کذا فی حاشیہ

۷ قولہ للمقابلۃ۔ اس کے مقابلہ نہیں ہوتا مگر جب کہ ایک شے دوسری کے بدلہ میں ہو۔ اور ایک شے دوسری کے بدلہ میں نہ ہو۔ کذا فی حاشیہ الصبان علی الاشمونی۔ مثلاً اگر کہا قلبت لی بجمع قوسا اخذ ربیا شذ الاغارۃ فرسانا وکبانا

۸ قولہ اشتریت العبد بالفرس۔ نظر برآں کہ یہی نظر مستعمل ہوتی ہے جیسے

۹ قولہ ھذا بذا الرقم ۱۲ قولہ

ترکیب صفحہ ۱۰

Marfat.com

وَلِلظَّرْفِيَّةِ نحو زيد بالبلد وللزيادة نحو قوله تعالى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ واللام للاختصاص نحو الجُلُّ للفرس وللزيادة نحو رَدِفَ لَكُمْ اى ردفكم وللتعليل نحو جئتك لاكرامك وللقسم نحو لِلّٰهِ لَا يُؤَخِّرُ الاجل

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۱۲

Marfat.com

وَلِلْمُعَاقَبَةِ[1] نَحْوُ لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ وَمِنْ[2] وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ وَلِلتَّبْعِيضِ[3] نَحْوُ أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ وَلِلتَّبْيِينِ[4] نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ أَيِ الرِّجْسَ الَّذِي هُوَ الْأَوْثَانُ[5]۔

---

[1] قولہ وللمعاقبۃ نحو لزم الشر للشقاوۃ۔ یعنی یہ حرف کسی کے پیچھے آنا یہاں پر مراد ہے کہ کلام اس کے مجرور کا اصول جو مطلوب نہیں۔ فعل مذکور کے بعد ہو یا پہلے مذکور کے معنی ہو۔ یہ مثال سرنکلا ہے

[2] قولہ ومن وھی لابتداء الغایۃ نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ۔ یعنی یہ علی الصحیح (۱) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۲) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۳) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔

[3] قولہ وللتبعیض نحو اخذت من الدراھم۔ یعنی یہ علی الصحیح (۱) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۲) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۳) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔

[4] قولہ وللتبیین نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان۔ یعنی یہ علی الصحیح (۱) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۲) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۳) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔

[5] قولہ ای الرجس الذی ھو الاوثان۔ یعنی یہ علی الصحیح (۱) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۲) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔ (۳) وہ جو فعل کی مفعولیت کا التزام کرے تو کسی جگہ اس کے بعد واقع ہونا۔

النوع الاول حروف الجر

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۵

النوع الاول حروف الجر

وللزيادة نحو قوله تعالىٰ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

وَإِلَى لانتهاء الغاية فى المكان

نحو سِرتُ مِنَ البصرة الى الكوفة

وَللمصاحبة نحو قوله تعالىٰ وَلَا تَأْكُلُوا

أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ أى مَعَ اموالكم

(ص ۴) متصل مضاف الیہ راجع بسوئے انتہاء الغایت فی المکان۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی۔ سرت فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل من حرف جار البصرۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو اول۔ الی حرف جار الکوفۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ثانی۔ سرت فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ نحو قولہ تعالیٰ ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم۔ نحو مضاف قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ لفظ و لا تاکلوا اموالھم الی اموالکم مقولہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف مثالہ کی مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے المصاحبۃ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف لا تاکلوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔ و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ اموال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے (ص ۴)

(بقیہ صفحہ ۱۶) کیونکہ انتہائے غایت کے علاوہ میں انتہائے غایت میں امتداد مسافت ضروری اور مصاحبت میں صرف معیت ہوتی ہے ۱۲ قولہ ای مع اموالکم۔ رضی نے کہا کہ (الی) اس آیت کریمہ میں انتہائے مسافت کے واسطے ہے اور معنی یہ ہیں ای لا تضیفوھا الی اموالکم۔ اسی طرح و ایدیکم الی المرافق میں اور معنی یہ ہیں ایدیکم مضافۃ الی المرافق ۱۲ (صفحہ ۱۶) ترکیب قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم۔ نحو مضاف۔ قول مصدر مضاف ھا ضمیر مجرور متصل ذوالحال تعالیٰ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ۔ لفظ یغفر لکم من ذنوبکم مقولہ۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے

مراد اللفظ

مل کر خبر مبتدا مقدر مثالہ کی۔ مثال مضاف ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الزیادۃ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یغفر فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں ھو ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم جلالت جو آیت میں پیشتر مذکور ہے لام حرف جار (ک) ضمیر مجرور۔ م علامت جمع۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ من حرف جار زائد ذنوب مضاف ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ م علامت جمع۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور لفظاً۔ منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب امر ہوا۔ جو قرآن کریم میں پہلے مذکور ہے۔ قولہ و الی لانتہاء الغایۃ فی المکان۔ و حرف عطف۔ الی مبتدا۔ لام حرف جار انتہاء مصدر مضاف الغایۃ مضاف الیہ فی حرف جار

المکان مجرور مل کر ظرف لغو انتہاء مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف علیہ۔ و حرف عطف لا۔ حرف جار المصاحبۃ مجرور۔ جار مجرور مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مونث اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے الی۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ۔ نحو مضاف سرت من البصرۃ مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مثالہ مقدر کی اس میں مثال مضاف ھا ضمیر مجرور (ص ۴)

ھا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے یتامیٰ م علامت جمع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ لا تاکلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۶

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔ ای حرف تفسیر۔ مع مضاف اموال مضاف الیہ۔ ک ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ م علامت جمع۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ لا تاکلوا اموالھم مقدر کا۔ لا تاکلوا فعل نہی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر۔ و ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل اموال مضاف

البشیر الکامل بحل شرح مائۃ عامل

فرمائیے طلب سے میرٹھ اندرکوٹ عربی اسلامی مدرسہ سمنانی خانہ کتب

Marfat.com

وَقَدْ يَكُونُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا إِنْ كَانَ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نحو قوله تعالى فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَدْ لَا يَكُونُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسِ مَا قَبْلَهَا نحو قوله تعالى ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ

النوع الاول حروف الجر

قوله وقد يكون الخ مخفی نہ رہے کہ مجرور (الی) کے حکم ما قبل میں داخل ہونے اور حکم ما قبل سے خارج ہونے میں نحویوں کے چند مذاہب ہیں۔ (۱) دخول حقیقۃً اور خروج مجازاً۔ (۲) خروج حقیقۃً اور دخول مجازاً۔ اس مذہب پر مرافق کا دخول مجازاً ہوگا۔ تلویح میں ہے کہ یہ مذہب اکثر نحویوں کا ہے اور ایضاح میں ہے کہ جمہور نحویوں کا ہے۔ (۳) اشتراک یعنی دخول اور خروج دونوں بطریق حقیقت۔ (۴)

قوله وقد يكون الخ (و) حرف عطف يكون فعل ناقص (ما) اسم موصول (بعد) مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع بسوئے الی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا۔ ثبت

ترکیب صفحہ ۱۸

Marfat.com

النوع الاول حروف الجر

وحتّى لانتهاء الغاية فى الزمان نحو مت البارحة حتى الصباح وفى المكان نحو سرت البلد حتى السوق وللمصاحبة نحو قرأت وردى حتى الدعاء اى مع الدعاء وما بعدها قد يكون داخلا فى حكم ما قبلها نحو اكلت السمكة حتى رأسها وقد لا يكون داخلا فيه نحو المثال المذكور

(حتی) (۱) حرف جر ہے اور حضرت عبداللہ بن (رضی) سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں (حتی حین) کی جگہ (الی حین) واقع ہے۔ (رضی)

(۱) عاطفہ افادہ میں مثل (حتی) کے ہے۔ لیکن عاطفہ میں یہ ضروری ہے کہ اس کا معطوف معطوف علیہ کا جزو ہو یا معطوف علیہ کے ساتھ مل کر ایک چیز ہو جائے۔

عطف بحتی معطوف کی قوت یا ضعف کا بیان ہے کہ معطوف کبھی معطوف علیہ کے درجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اس سے کمتر اور ضعیف ہوتا ہے۔ (رضی)

(۲) ابتدائیہ وہ ہے جس کے بعد ابتداء کلام ہو اور ماقبل سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ (رضی)

(۳) جارہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو زمانہ استقبال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (رضی)

(۴) حتی ناصبہ ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (رضی)

(۵) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۶) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۷) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۸) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۹) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۰) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۱) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۲) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۳) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۴) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۵) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۶) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۷) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۸) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۱۹) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۰) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۱) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۲) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۳) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۴) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۵) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۶) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۷) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۸) حتی ابتدائیہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۲۹) حتی عاطفہ ہے اور فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ (رضی)

(۳۰) حتی جارہ ہے اور فعل مضارع کو جر دیتا ہے۔ (رضی)

Marfat.com

التركيب صفحہ ۳۱

النوع الاول حروف الجر

وَهِيَ مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الیٰ فلا یقال حتاه ویقال الیه وعلیٰ للاستعلاء نحو زید علی السطح وعلیه دین وقد تکون بمعنی الباء نحو مررت علیه بمعنی مررت به وقد تکون بمعنی فی

60126

Marfat.com

(بقیہ صفحہ ۲۲) میں موصوف (الظاہر) میں (ال) حرف تعریف نہ بمعنی الذی (ظاہر) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم موصوف اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا۔ (با) حرف جار (خلاف) مضاف (الی) مضاف الیہ۔ خلاف مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر نائب فاعل۔ مختصۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل

اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ ھی مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ معطوفہ خبریہ ہوا۔ قولہ فلا یقال الخ (فا) فصیحہ (لا یقال) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (حتاہ) نائب فاعل۔ لا یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جزا شرط مقدر (اذا کان الامر کذالک) کی (اذا) ظرف زمان متضمن معنی شرط مفعول فیہ مقدم (کان) کا۔ (کان) فعل ناقص (الامر) اس کا اسم (ک) حرف جار (ذا) اسم اشارہ مجرور۔ لام حرف تبعید (ک) حرف خطاب جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتاً مقدر کا۔ ثابتاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر

اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم کان۔ ثابتاً اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ قولہ ویقال الیہ (و) حرف عطف (یقال) فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب (الیہ) نائب فاعل۔ یقال فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ وعلی للاستعلاء (و) حرف عطف (علی) مبتدا لام حرف جار (الاستعلاء) مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ قولہ وقد تکون الخ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکون) فعل ناقص اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے علی اس کا اسم (با) حرف جار (معنی) مضاف (الباء) مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکون) فعل ناقص اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے علی اس کا اسم (با) حرف جار (معنی) مضاف (الباء) مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکون) فعل ناقص اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ راجع بسوئے علی اس کا اسم (با) حرف جار (معنی) مضاف (الباء) مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا۔ ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(معنی) مضاف (فی) مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (ثابتۃ) مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے اسم فعل ناقص۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔ تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترکیب صفحہ ۲۲

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

یہ اعلیحضرت مولٰنا شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز کا ترجمہ قرآن کریم ہے جس کے متعلق ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اردو تراجم میں صرف یہی ترجمہ غلطیوں سے پاک ہے۔ ورنہ ہمارے دیکھے ہوئے ہر ترجمہ میں فحش غلطیاں ہیں جن کے اعتقاد سے ایمان رخصت

Marfat.com

نحو قوله تعالى إِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ أي في سَفَرٍ

وعن[1] للبُعْدِ[2] والمجاوزة نحو رميت السهم

عن القوس وفي[3] للظرفية نحو المال في

الكيس[4] ونظرت في الكتاب وللاستعلاء[5]

نحو قوله تعالى ولأصلبنكم في جذوع النخل.

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۲۴

Marfat.com

النوع الاول حروف الجر

والكاف للتشبيه نحو زيد كالاسد وقد تكون زائدة نحو قوله تعالى ليس كمثله شئ ومذ ومنذ لابتداء الغاية في الزمان الماضي نحو ما رأيته مذ يوم الجمعة او منذ يوم الجمعة اي ابتداء عدم رؤيتي اياه كان يوم الجمعة الى الآن۔

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۲۶

Marfat.com

وَقَدْ تكونان بمعنى جميع المدة نحو مَا رأيته مذ يومين او منذ يومين اى جميع مدة انقطاع رؤيتى اياهُ يومان و رُبَّ للتقليل وَلَا يكون مجرورُهَا اِلَّا نكرة

النوع الاول حروف الجرّ

قوله مَا رأيته مذ يومين - يہ کہنا اس وقت درست ہوگا کہ وقت تکلم تک دو یوم پورے ہو جائیں پس اگر یہ قول آخر یکشنبہ میں صادر ہوا - اور ہفتہ سے نہ دیکھا تھا تو دو دن پورے ہو گئے - لہٰذا درست ہے - اور اگر اول یکشنبہ میں کہا یا وسط میں تو درست نہیں کہ عدم رویت کے دو دن کامل نہیں ہوتے البتہ اگر بعض یوم یکشنبہ کو مجازاً کامل شمار کر کے کہا جائے تو درست ہو جائیگا - اور اگر جمعہ سے نہ دیکھا تھا تو مَا رأيته مذ يومين یا منذ يومين کہنا کسی طرح درست نہیں نہ حقیقۃً نہ مجازاً بلکہ اس صورت میں مَا رأيته مذ ثلثة ايام یا منذ ثلثة ايام کہا جائیگا - قوله رُبَّ اس میں سولہ لغت ہیں (ر) کا ضمہ یا فتحہ (ب) مشدد یا مخفف - یہ چار تائے تانیث مفتوحہ کیساتھ یا ساکنہ کیساتھ یا بغیر تا کے یہ بارہ ہوئے (۱) رُبَّ (۲) رَبَّ (۳) رُبَّ (۴) رَبَّ (۵) رُبَّتَ (۶) رَبَّتَ (۷) رُبَّتَ (۸) رَبَّتَ (۹) رُبَّتْ (۱۰) رَبَّتْ (۱۱) رُبَّتْ (۱۲) رَبَّتْ (ب) ساکن یا مضموم مشدد و یا مفتوح اور (ب) مخفف جیسے (۱۳) رُبْ (۱۴) رَبْ (۱۵) رُبْ (۱۶) رَبْ - یہ ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں ذکر کئے اور بعض نے (رُبَّتَا) زیادہ کیا ۱۲ قوله للتقليل یعنی مدخول کی قلت بیان کرنے کے لئے جو ذہن متکلم میں ہے (ص ۲۵)

ابن ہشام نے مغنی اللبیب میں اختیار کیا - (۵) برائے ہر دو علی السویۃ یہ بعض متاخرین کا قول ہے (۶) برائے اثبات ہے نہ تقلیل پر دلالت کرتا ہے نہ تکثیر پر دونوں خارج سے مفہوم ہوتی ہیں یہ ابو حیان کا مختار ہے (۷) برائے تکثیر مقام افتخار میں جیسے فیا رب یوم قد لهوت وليلة بآنسة کا نہا خط تمثال - اور اس کے ماسوا میں برائے تقلیل یا علم اور ابن السید کا قول ہے (۸) عدد مبہم کی تقلیل و تکثیر کا افادہ کرتا ہے - یہ ابن الباذش اور ابن طاہر کا قول ہے - قوله نكرة - رب کے مدخول کا نکرہ ہونا اسلئے ضروری ہے کہ رب جنس کی نوع مبہم کی تفصیل پر دلالت کرتا ہے تو اس تفصیل پر دلالت کرنے میں نوع مبہم کی طرف محتاج ہوا - کیونکہ نوع مبہم اس تقلیل کا متعلق ہے اور حروف اپنے معانی پر دلالت کرنے میں متعلقات معانی کے ذکر کی طرف محتاج ہوتے ہیں - کیونکہ بغیر ذکر متعلق معانی مفہوم نہیں ہوتے جیسے من کے معنی ابتدائے جزئی جب تک بصرہ وغیرہ ذکر نہ کریں مفہوم نہ ہونگے - اسلئے کہ غیر مستقل بالمفہومیہ ہیں - اسی طرح رب کے معنی نوع مبہم کی تقلیل جب تک نوع مبہم ذکر نہ کریں مفہوم نہ ہوگی - پس ثابت ہوا کہ رب اپنے معنی پر دلالت کرنے میں نوع مبہم کے ذکر کا محتاج ہے جو اس کا مدخول بنے گی - اور نوع مبہم نکرہ ہوتی ہے معرفہ

(۲۴) نہ وہ قلت جو خارج میں ہے پس یہ بیان انشا ہوا نہ اخبار - اسیواسطے شارحین نے تفسیر میں تقدیر مضاف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ای لانشاء التقليل لیکن یہ بیان انشاء جملہ مابعد کی خبریت کے منافی نہیں کیونکہ نسبتیں مختلف ہیں - ایک کے اعتبار سے انشا ہے دوسری کے اعتبار سے اخبار جیسے رب رجل کریم لقیتہ میں ایک رجل کریم کی نسبت استقلال کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے رجل کریم کو موصوف بقلت سمجھا - اگرچہ خارج میں موصوف بکثرت ہو - اس کے معنی رجل کریم کے موصوف بقلت ہونیکا اخبار نہیں پس یہ نسبت انشائیہ ہوئی - اسی واسطے صلاحیت تکذیب نہیں رکھتی - جب کوئی کہے کہ میں نے رجل کریم کو بقلت سمجھا تو اس کی تکذیب کرتے ہوئے یوں نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹے ہو اس لئے کہ تم نے رجل کریم کو موصوف بقلت نہیں سمجھا جیسے مَا اكثرهم بصیغہ تعجب کے قائل کی تکذیب میں نہیں کہہ سکتے کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ تم نے تعجب نہیں کیا - اور دوم کے معنی یہ ہیں کہ متکلم نے رجل کریم کو موصوف بقلت سے ملاقات کی ہے چونکہ یہ ملاقات واقع فی الخارج کا اخبار ہے اسلئے یہ نسبت خبریہ ہوئی ان دونوں نسبتوں تک رسائی نہ ہونے کے باعث عام طور پر طلبہ اور بندسین شراح کی تقدیر (انشاء) سے غلط فہمی کا شکار بنکر (رب) پر مشتمل جملہ کو ترکیب میں انشائیہ کہتے ہیں جو کسی طرح درست نہیں وہ تو ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے - یہ جملہ ہر دو نسبت مذکورہ کے افادہ میں اس جملے کی طرح ہے جو (کم خبریہ) پر مشتمل ہو کہ وہ بھی خبر ہے انشاء نہیں اسی کی طرف نسبت کر کے (کم) کو خبریہ کہتے ہیں چونکہ (کم) خبریہ انشائے تکثیر کے لئے آتا ہے - نظر بر آں اس سے انشا کا افادہ بھی ہوا - تو جس طرح (کم) پر مشتمل جملہ خبریہ ہے انشائیہ ہونا ممکن نہیں - اسی طرح (رب) پر مشتمل جملہ خبریہ ہے انشائیہ نہیں ہو سکتا - فاحفظه و كن من الشاكرين (۱۲)

Marfat.com

[illegible]

تمارأیت وفعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (منذ) حرف جار (یومین) مجرور جار مجرور مل کر متعلق ہوا فعل کے۔ (ما) حرف نفی (رأیت) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ہ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ای) حرف تفسیر (جمیع) مضاف (رؤیۃ) مضاف الیہ مضاف (انقطاع) مصدر مضاف (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ (ا) بیں (ایاہ) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ اپنے مصدر کا۔ علامت غیبت۔ رؤیۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ انقطاع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ مدۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا جمیع مضاف کا۔ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (یومان) خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفسرہ ہوا۔ قولہ والا قلیل (و) حرف عطف (رب) حرف جار (التقلیل) مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتۃ مقدر کا۔ ثابتۃ اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع ہوئے رب۔ ثابتۃ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر (رب) مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ وقد یکون الخ (و) حرف عطف (قد) حرف تقلیل (یکون) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب (نفی) نفی فعل ناقص (ھی) ضمیر مرفوع متصل، مجرور مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے رب۔ مضاف الیہ سے مل کر اسم ہوا فعل ناقص (الکثیر) حرف ...

(تقیہ صفحہ ٢٨) اور اس نکرہ کا موصوف ہونا بھی ضروری ہے تاکہ وہ تقلیل پر یعنی یہ جو رب کا مدلول ہے تقلیل کیونکہ نکرہ جنس پر دلالت کرے گا اور جنس کی نوع مبہم کی تقلیل ہو گی تو صفت اسکی تخصیص کرے گی اور جنس نوع مبہم ہو جائیگی۔ وہ تقلیل کا افادہ کرتا ہے (رب سی کتاب) ...

قولہ یومین یعنی وہ شیء معدود جن کا آخر زمانہ تکلم سے پہنچتا ہے اگرچہ تقدیرا کیونکہ یومین ان دونوں کا ہے اور یہ بعض ان دونوں سے کبھی متصل ہے جو زمانہ تکلم پر ہے کے ساتھ متصل ہے جو زمانہ تکلم مقدم ہے۔ انقطاع کا آخر زمانہ تکلم سے متصل ہے اسی لئے کہ منذ اور منذ تمام استعمالات میں اس زمانہ کی تعیین کیلئے موضوع ہیں جیسا کہ تعیین کیلئے اتصال رکھتا ہے آخر زمانہ تکلم سے تقلیل کیوں ہے یعنی ابتداء کلام واجب کیونکہ اس کیلئے صدر کلام (١) جیسا کہ اس وجہ سے کیونکہ وہ تقلیل کیلئے صدر کلام بنتی ہے جیسا کہ ...

(تمہ ترکیب صفحہ ٢٨) کے واسطے آتا ہے

قولہ وقد تکونان الخ (و) حرف عطف (قد) حرف برائے تقلیل (تکونان) فعل ناقص صیغہ تثنیہ مؤنث غائب (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز اسم راجع ہوئے مذ اور منذ (با) حرف جار معنی فی (جمیع) مضاف الیہ مضاف (المدۃ) مضاف الیہ۔ جمیع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ معنی فی اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا ثابتتین مقدر کا۔ ثابتتین اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث، اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل راجع ہوئے اسم فعل ناقص (م) حرف عماد (١) علامت تثنیہ

ثابتتین اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ فعل ناقص کا، جملہ اسمیہ ہو کر خبر تکونان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ قولہ نحو ما رأیتہ مذ یومین (نحو) مضاف (ما رأیتہ مذ یومین) بتقدیر مثالہ مضاف الیہ۔ (و) حرف عطف (ما رأیتہ منذ یومین) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوا مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ راجع ہوئے مذ اور منذ کا جو جمیع مدت کے معنی میں ہوتا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (ما) نافیہ (رأیت) نفی فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (ت) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (ھا) ضمیر منصوب متصل بارز مفعول بہ (منذ) حرف جار (یومین) مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو ہوا (ص ١٣)

ترکیب صفحہ ٢٨

جن خصوصیات کی حامل احادیث کو مندرجہ ذیل میں (١) احادیث کو زیر نظر پیش اعراب لگا دیئے گئے ہیں تاکہ عربی ناخواندہ حضرات بھی اسکی تلاوت سے مشرف ہو سکیں۔ (٢) ہر حدیث کا بین السطور با محاورہ اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے تاکہ اردو خواں اصحاب بھی حدیثوں کے معانی پر واقف ہو جائیں۔ (٣) بخاری شریف کا پہلا باب (باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) زمانہ قدیم سے معرکۃ الآراء چلا آرہا ہے اسکے تحت مذکورہ احادیث کی تطبیق میں متقدمین اور متاخرین علماء کرام نے بڑی کاوشیں فرمائیں مگر پھر بھی احادیث تشنہ تطبیق تھیں اس شرح میں احادیث کی عمدہ وجہ تطبیق بیان کی گئی ہے جس کے پیش نظر تمام احادیث نہایت منطبق ہو جاتی ہیں۔ ترجمۃ الباب کیساتھ (۴) بخاری شریف کی پہلی حدیث (انما الاعمال بالنیات) پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جو غالبا کسی دوسری شرح میں یکجا نہ مل سکے گی۔ نیز اوقع واخلاف و مستنبات ہو سکے کی تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔ اختلاف کو بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو حدیث سے استنباط کردہ مسائل کو بھی ذکر کر دیے گئے ہیں۔ صرف، نحو، معانی، بیان، بدیع تصوف کے مسائل کو بھی حدیث سے جو مستنبط ہوتے ہیں ان کو واضح کر دیا

[illegible]

Marfat.com

النوع الأول حروف الجر

موصوفةً ولا يكون متعلقه الا فعلاً ماضياً نحو رُبَّ رجلٍ كريمٍ لقيتُ وقد تدخل على الضمير المبهم ولا يكون تمييزه الا نكرة موصوفة نحو ربَّه رجلاً جواداً او الواو للقسم وهي لا تدخل الا على الاسم الظاهر او على المضمر نحو واللّٰهِ لأشربنَّ اللبنَ

ترکیب صفحہ ۳۰

Marfat.com

وَقَدْ تَكُوْنُ[1] بِمَعْنٰى رُبَّ نَحْوُ وَعَالِمٍ[2] نَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ

اَیْ رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ وَالتَّاءُ[3] لِلْقَسَمِ وَ

هِیَ لَا تَدْخُلُ اِلَّا عَلٰی اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی نَحْوُ

تَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَا بُدَّ لِلْقَسَمِ

مِنَ[4] الْجَوَابِ فَاِنْ[5] كَانَ جَوَابُهٗ جُمْلَةً اِسْمِیَّةً

فَاِنْ كَانَتْ مُثْبَتَةً وَجَبَ اَنْ تَكُوْنَ مَصْدَرَةً

بِاِنَّ[6] اَوْ لَامِ الْاِبْتِدَاءِ نَحْوُ وَاللّٰهِ اِنَّ زَیْدًا

قَائِمٌ وَوَاللّٰهِ لَزَیْدٌ[7] قَائِمٌ

[1] قولہ قد تکون الخ یعنی کبھی یہ رب بمعنی ہوتا ہے اور حرف جر ہوتا ہے اور اس کا مجرور موصوف محذوف ہوتا ہے اور اس کی صفت اس کے قائم مقام ہوتی ہے اور یہ مجرور اپنے عامل سے مل کر جملہ کا جواب قسم ہوتا ہے۔

[2] قولہ وعالم یعمل الخ یعنی رب کی جر پر داخل ہوا ہے اور اس کا مجرور محذوف ہے اور وہ موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر رب کا مجرور ہے اور رب اپنے مجرور سے مل کر جملہ قسم کا جواب ہے۔

[3] قولہ والتاء للقسم الخ یعنی تاء حرف جر ہے اور قسم کے ساتھ خاص ہے اور اس کا مجرور لفظ اللہ ہے۔

[4] قولہ من الجواب الخ یعنی وہ جملہ جو قسم کے بعد ذکر کیا جائے اس کو جواب قسم کہتے ہیں۔

[5] قولہ فان کان جوابہ الخ یعنی جواب قسم کی تفصیل کتاب میں آرہی ہے۔

[6] قولہ باِنَّ او لام الابتداء الخ یعنی جب جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو اس کا مصدر کرنا واجب ہے ان یا لام ابتداء کے ساتھ۔

[7] قولہ لزیدٌ قائم الخ یعنی لام ابتداء کا مفید تاکید ہونا ظاہر ہے اور ان کا مفید تاکید ہونا اس لیے ہے کہ ان کا مابعد ان کے ماقبل کا مؤکد ہوتا ہے۔

النوع الاول حروف الجر

[1] قولہ حروف الجر الخ یعنی حروف جر کی بحث کو نوع اول قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ حروف جر کی بحث اسم کی بحث کے بعد ہے اور اسم کی بحث کو نوع اول قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اسم کی بحث فعل کی بحث سے پہلے ہے اور فعل کی بحث کو نوع اول قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ فعل کی بحث حرف کی بحث سے پہلے ہے۔

[2] قولہ ھی عشرۃ الخ یعنی حروف جر دس ہیں۔ ان میں سے چھ حروف جر کے معنی اصلی ہیں اور چار حروف جر کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[3] قولہ من للتبعیض الخ یعنی من کے معنی اصلی تبعیض ہیں اور ابتداء غایت کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[4] قولہ الی لانتہاء الخ یعنی الی کے معنی اصلی انتہاء غایت ہیں اور مع کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[5] قولہ فی للظرفیۃ الخ یعنی فی کے معنی اصلی ظرفیت ہیں اور علی کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[6] قولہ عن للمجاوزۃ الخ یعنی عن کے معنی اصلی مجاوزت ہیں اور بدل کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[7] قولہ الباء للالصاق الخ یعنی باء کے معنی اصلی الصاق ہیں اور قسم کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[8] قولہ واللام للاختصاص الخ یعنی لام کے معنی اصلی اختصاص ہیں اور تملیک کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[9] قولہ وفی للظرفیۃ الخ یعنی فی کے معنی اصلی ظرفیت ہیں اور علی کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[10] قولہ وعن للمجاوزۃ الخ یعنی عن کے معنی اصلی مجاوزت ہیں اور بدل کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[11] قولہ والباء للالصاق الخ یعنی باء کے معنی اصلی الصاق ہیں اور قسم کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[12] قولہ واللام للاختصاص الخ یعنی لام کے معنی اصلی اختصاص ہیں اور تملیک کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[13] قولہ وفی للظرفیۃ الخ یعنی فی کے معنی اصلی ظرفیت ہیں اور علی کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[14] قولہ وعن للمجاوزۃ الخ یعنی عن کے معنی اصلی مجاوزت ہیں اور بدل کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[15] قولہ والباء للالصاق الخ یعنی باء کے معنی اصلی الصاق ہیں اور قسم کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[16] قولہ واللام للاختصاص الخ یعنی لام کے معنی اصلی اختصاص ہیں اور تملیک کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[17] قولہ وفی للظرفیۃ الخ یعنی فی کے معنی اصلی ظرفیت ہیں اور علی کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[18] قولہ وعن للمجاوزۃ الخ یعنی عن کے معنی اصلی مجاوزت ہیں اور بدل کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[19] قولہ والباء للالصاق الخ یعنی باء کے معنی اصلی الصاق ہیں اور قسم کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

[20] قولہ واللام للاختصاص الخ یعنی لام کے معنی اصلی اختصاص ہیں اور تملیک کے معنی اصلی نہیں ہیں۔

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۳۲

Marfat.com

النوع الاول حروف الجر

وان كانت منفية كانت مصدرة بما ولا وان مثل والله ما زيد قائماً و والله لا زيد في الدار ولا عمرو والله ان زيد قائم وان كان جوابه جملة فعلية فان كانت مثبتة كانت مصدرة باللام وقد او باللام وحدها مثل والله لقد قام زيد ووالله لفعلن كذا وان كانت منفية فان كانت فعلاً ماضياً كانت مصدرة بما

ترکیب
صفحہ ۳۴

Marfat.com

مثل واللہ ما قام زیدٌ وان کانت فعلاً مضارعاً کانت مصدرۃ بما ولا ولن مثل واللہ ما افعلن کذا وواللہ لا افعلن کذا وواللہ لن افعل کذا وقد یکون جواب القسم محذوفاً ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ مثل زیدٌ عالمٌ واللہ ای واللہ ان زیداً عالم او کان القسم واقعاً بین الجملۃ المذکورۃ

النوع الاول حروف الجر

ترکیب صفحہ ۳۶

Marfat.com

مستعمل ہوں تو انکا اسم ہمیشہ مستتر ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدٌ اور جَاءَنِی الْقَوْمُ لَا یَکُوْنُ زَیْدًا۔ ۱۲

مثل زید واللہ عالم ای واللہ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ وحَاشَا وخَلَا وعَدَا اَکُلٌّ واحِدٍ مِنْهَا لِلاسْتِثْنَاءِ مثل جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ وخَلَا زَیْدٍ وعَدَا زَیْدٍ وقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الِاسْمَ الْوَاقِعَ بَعْدَهَا یَکُوْنُ مَنْصُوْبًا عَلَی الْمَفْعُوْلِیَّةِ فَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالًا وَالْفَاعِلُ فِیْهَا ضَمِیْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِمًا فَالْمِثَالُ الْمَذْکُوْرُ فِی مَعْنٰی جَاءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا وخَلَّا زَیْدًا وعَدَّا زَیْدًا۔

النوع الاول حروف الجر

لہ قولہ کل واحد الخ منها الاستثناء یعنی برائے استثناء متصل اسلئے کہ بعض افراد کی نفی کرکے بعض کے مطابق استثناء منقطع کیواسطے الا اور غیر وغیرہ ہیں اور وہ غیر متصرف ہیں یعنی معنی کے ساتھ خاص ہیں اور دوسرے معانی کیواسطے نہیں آتے ہیں۔ ۱۲ منہ

۲ قولہ جاءنی القوم حاشا زید الخ یہ مثال کتب عامۃ نحو کی ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ قوم کے آنے میں زید داخل ہے اور پھر اسکی نفی کردی گئی ہے اور یہ مثال کتب عامۃ نحو کی ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ قوم کے آنے میں زید داخل ہے اور پھر اسکی نفی کردی گئی ہے اور یہ مثال کتب عامۃ نحو کی ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ قوم کے آنے میں زید داخل ہے اور پھر اسکی نفی کردی گئی ہے

۳ قولہ منصوبا علی المفعولیۃ یعنی بر جانب مفعولیت کے منصوب ہے اور اسکی طرح (عدا) اور (خلا) اگر یہ لازم بمعنی جاوز کے ہوں تو منصوب ہونگے اور (من) کے ساتھ مستعمل ہونگے جیسے جاوز زید من عمرو اور اگر متعدی بمعنی ترک کے ہوں تو منصوب ہونگے اور (من) کے ساتھ مستعمل نہ ہونگے جیسے ترک زید عمرا

۴ قولہ فحینئذ تکون الخ یعنی جب حاشا وغیرہ منصوب ہونگے تو فعل ہونگے اور ضمیر مستتر انکا فاعل ہوگا اور اسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ضمیر مستتر کا مرجع ہمیشہ فعل ہوتا ہے

۵ قولہ افعالا یعنی فعل ہونگے اور اسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ضمیر مستتر کا مرجع ہمیشہ فعل ہوتا ہے

۶ قولہ والفاعل فیہا ضمیر الخ یعنی ان الفاظ کا فاعل ضمیر مستتر ہے اور اسکی تائید اس سے ہوتی ہے کہ ضمیر مستتر کا مرجع ہمیشہ فعل ہوتا ہے

(۴۴) ای بَرَّءَ اللّٰہُ تعالیٰ) زیدا (عن المجیئ الیّ) اور بعض نے فرمایا کہ یہ کلمات یعنی (الّا) اپنے ماخول بنابر استثناء (۱۲ منہ)

Marfat.com

وَاِذَا وقعت خلا وعدا بعد مَا مثل مَا خلا زيدًا وَمَا عدا زيدًا أو فِي صدر الكلام مثل خلا البيتُ زيدًا وعدا القومُ زيدًا تعيّنتا للفعليّة

النوع الثّانى

الحروف المشبهة بالفعل وهى تدخل على المبتدأ والخبر تنصب المبتدأ

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۴۰

Marfat.com

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

وترفع الخبر وهی ستة حروف إنَّ وأنَّ
وهما لتحقيق مضمون الجملة الاسمية مثل
إنَّ زيدًا قائم أی حقّقتُ قيام زيد و
بلغنی أنَّ زيدا منطلق أی بلغنی ثبوت
انطلاق زيدٍ وكأنَّ وهی للتشبيه
نحو كأنَّ زيدًا أسدٌ ولكنَّ وهی
للاستدراك أی لدفع التوهم الناشی
من الكلام السابق

۱ قولہ وترفع الخبر یعنی ان حروف کا خبر کو رفع دینا ان حروف کے ساتھ مخصوص ہے فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے نہیں ہے۔

۲ قولہ ستۃ یعنی متداول ان حروف سے ہے ورنہ لات اور لعل بھی ان حروف کے ساتھ ملحق ہیں۔

۳ قولہ لتحقیق یعنی ان کے مقصود کی تحقیق خبر کو رفع دینا ہے۔

۴ قولہ مضمون الجملۃ الاسمیۃ (اول کلام) اس کے جزء کو کہتے ہیں جو مسند الیہ ہو۔

۵ قولہ مثل یعنی مثل ان حروف کے جو مشبہ بالفعل ہیں۔

۶ قولہ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۷ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۸ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۹ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۱۰ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۱۱ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۱۲ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۱۳ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۱۴ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۱۵ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۱۶ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۱۷ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۱۸ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۱۹ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۲۰ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۲۱ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۲۲ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۲۳ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۲۴ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۲۵ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۲۶ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۲۷ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۲۸ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۲۹ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۳۰ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۳۱ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۳۲ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۳۳ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۳۴ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۳۵ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۳۶ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۳۷ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۳۸ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۳۹ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۴۰ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۴۱ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۴۲ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۴۳ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۴۴ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۴۵ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۴۶ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۴۷ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۴۸ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۴۹ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۵۰ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۵۱ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۵۲ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۵۳ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۵۴ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۵۵ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۵۶ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۵۷ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۵۸ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۵۹ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۶۰ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۶۱ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۲ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۶۳ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۶۴ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۵ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۶۶ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۶۷ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۶۸ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۶۹ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۷۰ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۷۱ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۷۲ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۷۳ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۷۴ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۷۵ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۷۶ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۷۷ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۷۸ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۷۹ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۸۰ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۸۱ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۸۲ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۸۳ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۸۴ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۸۵ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۸۶ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۸۷ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۸۸ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۸۹ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۹۰ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۹۱ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۹۲ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۹۳ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۹۴ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۹۵ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۹۶ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۹۷ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۹۸ قولہ ای بلغنی ثبوت انطلاق زید یعنی ان حروف کا مدخول ان حروف سے پہلے کلام کے مضمون کی تاکید ہوتا ہے۔

۹۹ قولہ وکأنّ وھی للتشبیہ نحو کأنّ زیدًا اسدٌ ولکنّ وھی للاستدراک ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق (۱۲ منہ)

۱۰۰ قولہ ای لدفع التوھم الناشی من الکلام السابق یعنی ان حروف کا مدخول سابق کلام کے مضمون کے خلاف ہوتا ہے۔

۵ بنی تمیم اور قبیلہ قیس (عنبر) بولتے ہیں۔

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۴۲

Marfat.com

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

ولیس الا تقع الا بین الجملتین للتین تکونان متغایرتین بالمفهوم مثل غاب زیدٌ لکن بکرٌ احاضرٌ وما جاءنی مریبا لکن عمرٌ اجاءنی ولیتَ وهی للتمنّی مثل لیت زیدًا قائم ای اتمنّی قیامه ولعلّ وهی للترجّی مثل لعلّ السّلطانَ یکرمنی.

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۴۴

Marfat.com

الحمام لنا + الی حمامتنا او نصفه فقد ۔ الحمام کا نصب اور رفع دونوں مروی ہے ۔ (XXXX)

والفرق بین التمنی والترجی

اَنَّ الاول یستعمل فی الممکنات کما مرّ والممتنعات مثل لیت الشباب یعود والترجی مخصوص بالممکنات فلا یقال لعل الشباب یعود و تدخل ما الکافة علی جمیعها فتکفها عن العمل کقوله تعالیٰ اِنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وانما زید منطلق

النوع الثانی
الحروف المشبهة بالفعل

(XXXX) زرقا ریمامہ نامی عرب کی ایک عورت تیزی بینائی میں ضرب المثل ہے ۔ ایکدن کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیتی تھی اُسکے پاس (قطاۃ) نامی ایک پرندہ تھا جسکو فارسی میں

ترکیب صفحہ ۴۶

Marfat.com

النوع الثالث

مَاوَلَا المشبهتان بليس فی النفی والدخول

علی المبتدأ والخبر ترفعانِ الاسم و
تنصبان الخبر وتدخلها علی المعرفة
والنكرة مثل مَا زيد قائمًا ولَا تدخل لَا
الا علی النكرة نحو لا رجل ظريفًا

Marfat.com

Marfat.com

النوع الرابع

حروفٌ تنصب الاسمَ فقطْ وهِيَ

سبعة احرف الواو وهي بمعنى مع نحو

استوى الماءُ والخشبةَ وإلاّ وهِيَ

للاستثناء نحو جاءَني القومُ إلاّ زيدًا

الواحد (مثنی) یعنی جعل الشئ اثنین سے مناسبت ہے
کہ اس میں دو حرف ہیں
لہ قولہ ما خلا قولی احد
الحروف کو ما و لا کران سے
ملانے سے مستثنیٰ ہونا ہے
دونوں داخل ہوگیا۔ ایک حکم دونوں
کا ہونا ہے
لہ قولہ سبعة احرف
ان کو ما و لا کران سے
ملانے سے مستثنیٰ ہونا ہے
لہ قولہ استوی الماء والخشبة
جیسے آج کل گنگا جمن
وغیرہ دریا کے پل میں گھومنا
یا دیوار پر پانی کی زیادتی
اور کمی معلوم کرنے کے لئے
نشانات لگادیئے جاتے ہیں
اسی طرح زمانہ ماضی میں
لکڑی نصب کرکے پانی کی
کمی بیشی دریافت کی جاتی
تھی۔ توجیہ باقی

النوع الرابع
حروف تنصب الاسم

لہ قولہ (فا) فصیحہ
فقط۔ اس میں (فا) فصیحہ
ہے اور (قط) اسم فعل بمعنی
کفی (اگر مضی) ہے اور
امر حاضر (انشاء) اگر
امر سے متعلق ہے تو مطلب
یہ ہوگا کہ ان کا عمل اسم میں
مخصوص غیر اسم میں عمل
نہیں کرتے
عبارتیں ہوگی
ان نصبت بھا الاسم
فانہ عن الاعمال فی غیر
الاسم ہیں تقدیر کی صورت
اور تقدیر عبارت یہ ہوگی
فانہ عن جعلھا ناصبة
الاسما ولا تشرب اللبن
الا فود
لہ قولہ ولا الواو
یعنی (مع) ہوتا ہے۔
ناصبة۔ یعنی (مع) ہوتا ہے۔
الاسم کے ساتھ موصوم کرنے
کے بعد اسم
منصوب مفعول معہ
ہوتا ہے۔ یہ واو اصل میں
واو عطف ہے۔ بتقاضائے
مجانست (مع) لایا گیا ہے
اس میں یہ فرق ہے
(یعنی دونوں اذا و کی ہیں)
واو عطف کہیں تو زید
کی مشارکت بمعنی مع قرار
مشارکت معنوم ہوگی خواہ
دونوں کی یہ کام زمانہ ایک
ہو یا ایک ہو۔ اور اگر
اس واو کو بمعنی مع قرار
دیں اور زید کو منصوب تو
اکثر زمانہ بھی معنوم ہوگا
یعنی تھوڑی دیر اس میں اکثر
پہلے کی شرکت ضروری ہے۔
لہ قولہ وھی للاستثناء
زبان کے کسی حکم سے خارج
کرنا جس میں دوسرا داخل
ہے۔ یہ معنی اصطلاحی
توجیہ من الاول
معنی (صار فتہ عنہ)
ماخوذ ہیں۔ بایں مناسبت
کہ مستثنیٰ منہ سے مستثنیٰ
ہونا ہے۔ یا (فلانہ) سے
معنی (فعل) کے ماخوذ
ہیں۔ اور فعل کے معنی
میں۔ جس میں ایک تلے
سے دوسرے کو ملایا جاتا
ہے۔ ملانے سے پیشتر یہ
طاق تھا ملنے پر
(صد)
واو کو نا صبہ
فعل مضارع قرار دینے میں
فعل کے بعد (ان) ناصبہ
مقدر ہیں مانتے ہیں۔ اور اگر معنی
کے متعلق ہے تو مطلب یہ ہوگا
کہ ان حروف کا عمل یہ ہوتا
نصب ہے۔
(صد)

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۵۰

Marfat.com

النوع الرابع
حروف تنصب الاسم

وَيَا وَهِيَ لنداء القريب والبعيد و
أَيَا وَهَيَا وَهُمَا لنداء البعيد وَأَيْ
والهمزة المفتوحة وهما لنداء
القريب وهذه الحروف الخمسة
تنصب الاسم اذا كان مضافاً
الى اسم آخر

ترکیب صفحہ ۵۲

Marfat.com

نحو يا عبد الله وايا غلام زيد وهيا شريف القوم واى افضل القوم و اعبد الله وترفع الاسم ان لم يكن ذلك الاسم مضافا مثل يا زيد ويا رجل

النوع الخامس

حروف تنصب الفعل المضارع وهى اربعة احرف ان ولن وكى واذن۔

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے حروف موصوف (اربعة) ممیز مضاف (احرف) تمیز مضاف الیہ (۲۳)

(بقیہ صفحہ ۵۴) اس نوع میں نواصب فعل کا ذکر ہے۔ اور نوع چہارم میں نواصب اسم کا ذکر تھا چونکہ فعل مرتبہ میں اسم سے کم ہے بدیں وجہ اسکے نواصب کو ذکر میں مؤخر کر دیا۔ ۱۲ قولہ وھی اربعة احرف اور کوفیہ کے نزدیک چھ اور ہیں۔ (۱) حتی (۲) لام کے (لام جحود (۳) فا جوامر نہی۔ استفہام۔ نفی۔ تمنی۔ عرض کے بعد واقع ہو۔ (۵) واو جو ان چھ میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو (۶) او جو بمعنی الی آن یا الا آن ہو اور جمہور کے نزدیک یہ خود ناصب نہیں۔ ان کے بعد (آن) ناصب مقدر ہوتا ہے۔ قولہ آن۔ یہ حرف مشبہ بالفعل (آن) کے ساتھ مشابہت لفظی و معنوی رکھنے کی وجہ سے عمل کرتا ہے لفظی مشابہت یہ

وخفت تخفیف ہوتی ہے اور معنوی بایں طور کہ وہ اپنے مابعد کو بتاویل مصدر کر دیتا ہے اور یہ بھی یہ عمل میں اصل ہے۔ اور باقی اسپر محمول ہیں وجہ حمل معنی استقبالی میں مشابہت ہے خلیل سے منقول ہے کہ آن عامل ہے اور باقی عامل نہیں۔ ان کے بعد آن مقدر ہوتا ہے ۱۲ قولہ نحو یا عبد اللہ الخ (نحو) مضاف (یا عبد اللہ) مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ایا غلام زید) معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ھیا شریف القوم) معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ای افضل القوم) معطوف مجرور تقدیراً (و) حرف

عطف مبنی بر فتح (اعبد اللہ) معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالھا مقدر کی۔ مثال مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے الحروف الخمسة مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبتدا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (یا) حرف ندا مبنی بر سکون برائے ندائے قریب یا بعید قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عبد) مضاف اسم جلالت مضاف الیہ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ایا) حرف ندا برائے بعید مبنی بر سکون (ھیا) حرف ندا برائے بعید مبنی بر سکون (شریف) مضاف صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (رجل) (القوم) مضاف الیہ اسم تفضیل مضاف صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (رجل) (القوم) مضاف الیہ اسم تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ا) حرف ندا برائے قریب مبنی بر فتح قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عبد) مضاف اسم جلالت مضاف الیہ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ایا) حرف ندا برائے بعید مبنی بر سکون (ھیا) حرف ندا برائے بعید مبنی بر سکون (شریف) مضاف صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (رجل) (القوم) مضاف الیہ اسم تفضیل مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے مل کر صفت موصوف مقدر اپنی صفت سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ا) حرف ندا برائے قریب مبنی بر فتح قائم مقام ادعو۔ ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عبد) مضاف اسم جلالت مضاف الیہ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی قائم مقام مفعول بہ۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ قولہ و ترفع الاسم الخ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ترفع) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اسمیں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے الحروف الخمسة (الاسم) مفعول بہ (۲۴)

اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مضارع اسم فاعل (۲۲)

(۲۳) اربعة ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ (آن) معطوف علیہ مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی فتح (لن) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف

ترکیب صفحہ ۵۴

(ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فعل ناقص مضافاً اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر لم یکن فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر شرط مؤخر شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ قولہ مثل یا زید و یا رجل (مثل) مضاف (یا زید) مجرور تقدیراً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (یا رجل) معطوف مجرور تقدیراً معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر کی۔ مثال مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مجرور مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم کو رفع دینا بر تقدیر مضاف نہ ہونیکے۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (یا) حرف ندا برائے قریب یا بعید مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (زید) منادی مبنی بر ضم قائم مقام مفعول بہ منصوب محلاً۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (یا) حرف ندا برائے قریب یا بعید مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) ادعو فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (رجل) منادی مبنی بر ضم قائم مقام مفعول بہ

مبنی بر فتح (کی) معطوف مرفوع تقدیراً (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اذن) معطوف مرفوع تقدیراً۔ آن معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفات سے ملکر بدل الکل سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ سابق کی طرح یہاں پر بھی ترکیب کی

Marfat.com

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

فَاَنْ للاستقبال وإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الماضي نحو اسلمت انْ ادخل الجَنَّة وانْ دخلتُ الجنة وتسمّى هٰذِهِ مصدريةً ولَنْ لِتاكيدِ نفي المستقبل مثل لَنْ تراني

ترکیب صفحہ ۵۶

Marfat.com

واصلها لا ان عند الخليل فحذفت الهمزة تخفيفا فصارت لان ثم حذفت الالف لالتقاء الساكنين فبقيت لن وكي للسببية اي يكون ما قبلها سببا لما بعدها مثل اسلمت كي ادخل الجنة فان الاسلام سبب لدخول الجنة واذن

النوع الخامس حروف تنصب الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۵۸

Marfat.com

للجواب[1] والجزاء وهو[2] لا يتحقق[3] الا في الزمان
المستقبل فهي[3] لا تدخل الا على الفعل
المستقبل مثل ائذن تدخل الجنة في
جواب من قال اسلمت

النوع[4] السادس

حروف تجزم الفعل المضارع وهي[5] خمسة
احرف لم ولما ولام الامر ولا[6] النهي

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۶۰

Marfat.com

النوع السادس عشر حروف يجزم الفعل المضارع

وان[1] للشرط والجزاء فلم[2] يجعل[3] المضارع ماضيا[4] منفيا مثل لم يضرب بمعنى ما ضرب ولما[5] مثل لم لكنها مختصة[6] بالاستغراق مثل لما يضرب زيد اى ما ضرب زيد فى شئ من الازمنة الماضية

[1] قوله ان للشرط والجزاء ... اس عبارت سے ان حضرات کی تغلیط ہوگئی جنہوں نے شرط کی تفسیر سبب سے کی ہے کہ جزا کی سببیت شارح علیہ الرحمۃ نے نوع سابع میں ذکر فرمایا ہے لیکن شرح رضی نے اسپر اعتراض کیا ہے کہ سببیت اول کا سبب ہونا ضروری نہیں جیسے ان کان زید ابی فکنت ابنہ میں کان سببیت اول کا سبب نہیں ہوتا بلکہ شرط ہے اور سببیت ثانی کا سبب ہوتا ہے اور ان کان زید ابی شرط ہے اور فکنت ابنہ جزا ہے اور شرط جزا کی تفسیر سبب سے نہیں کی جاسکتی کیونکہ شرط جزا کا سبب نہیں ہوتا بلکہ شرط ہوتا ہے اور البتہ زید منکم کی نحو میں یہ سبب ہے کہ دونوں منافقین ہیں اور منافقین میں سے ہونا منکم ہونے کا سبب ہے اور منکم ہونا زید کے منافق ہونے کا سبب نہیں ہوتا بلکہ شرط ہوتا ہے اور الشمس طالعة کی نحو میں یہ سبب ہے کہ طلوع شمس وجود نہار کا سبب ہے اور نہار کا وجود طلوع شمس کا سبب نہیں ہوتا بلکہ شرط ہوتا ہے اور کانت الشمس طالعة فالنهار موجود میں کانت طلوع کے وجود پر دلالت کرتا ہے سبب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ شرط ہونے کی وجہ سے اور طالعة نہار کے وجود پر دلالت کرتا ہے سبب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ شرط ہونے کی وجہ سے اور کانت کا اسم شمس طلوع کے وجود پر دلالت کرتا ہے سبب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ شرط ہونے کی وجہ سے اور طالعة کا اسم شمس طلوع کے وجود پر دلالت کرتا ہے سبب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ شرط ہونے کی وجہ سے اور کانت کا اسم شمس طلوع کے وجود پر دلالت کرتا ہے سبب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ شرط ہونے کی وجہ سے اور طالعة کا اسم شمس طلوع کے وجود پر دلالت کرتا ہے سبب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ شرط ہونے کی وجہ سے

[2] قولہ فلم ... اس سے معلوم ہوا کہ لم کا عمل جزم فعل کو ماضی منفی کردینا ہے اور لفظ ما کو لفظ لم کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں

[3] قولہ يجعل ... یعنی لم ماضی منفی کردیتا ہے اور لفظ ما کو لفظ لم کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں

[4] قولہ ماضيا ... اس سے معلوم ہوا کہ لم کا عمل جزم فعل کو ماضی منفی کردینا ہے اور لفظ ما کو لفظ لم کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں

[5] قولہ ولما ... اس سے معلوم ہوا کہ لم کا عمل جزم فعل کو ماضی منفی کردینا ہے اور لفظ ما کو لفظ لم کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں

[6] قولہ مختصة ... اس سے معلوم ہوا کہ لم کا عمل جزم فعل کو ماضی منفی کردینا ہے اور لفظ ما کو لفظ لم کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں جیسا کہ بعض نحویوں کا خیال ہے کہ لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری ہے اور لم کا لفظ ما کے ساتھ ملانا ضروری نہیں

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۶۲

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولام الامر وهي لطلب الفعل اما عن الفاعل الغائب مثل ليضرب او عن الفاعل المتكلم مثل لاضرب ولنضرب او عن المفعول الغائب مثل ليُضرب او عن المفعول المخاطب مثل لتُضرب او عن المفعول المتكلم مثل لاُضرب ولنُضرب

مبنی بر فتح (لام) مضاف (الامر) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول (و) زائدہ مبنی بر فتح (ھی) ضمیر مرفوع متصل مبتدائے دوم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع الی مبتدائے اول (ل) حرف جار مبنی بر کسر (طلب) مضاف (الفعل) مضاف الیہ (اما) حرف تردید مبنی بر سکون مقدر (عن) حرف جار مبنی بر سکون مخلص (الفاعل)

قولہ لطلب الفعل یعنی وہ فعل جس پر یہ لام داخل ہو

ترکیب صفحہ ۶۴

Marfat.com

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ولا النهي وهي ضد لام الامر اى لطلب ترك الفعل امّا عن الفاعل الغائب او المخاطب او المتكلّم مثل لا يضرب ولا تضرب ولا اضرب ولا نضرب وإنْ وهي تدخل على الجملتين والجملة الاولى تكون فعليةً والثّانية قد تكون فعليةً وقد تكون اسميةً وتسمى الاولى شرطاً -

ترکیب صفحہ ۶۶

وَالثَّانِيَةُ جَزَاءٌ فَإِنْ كَانَ الشَّرْطُ وَالْجَزَاءُ
أَوِ الشَّرْطُ وَحْدَهُ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْزِمُهُ إِنْ
عَلَى سَبِيلِ الْوُجُوبِ مِثْلُ إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ
وَإِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتَ وَإِنْ تَضْرِبْ فَزَيْدٌ
ضَارِبٌ وَإِنْ كَانَ الْجَزَاءُ وَحْدَهُ فِعْلًا مُضَارِعًا
فَتَجْزِمُهُ عَلَى سَبِيلِ الْجَوَازِ نَحْوُ إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْ

النوع السادس حروف تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۶۸

النوع السابع

اسماء تجزم الفعل المضارع حال كونها مشتملة على معنى إن وتدخل على الفعلين ويكون الفعل الاول سببا للفعل الثاني ويسمى الاول شرطا والثاني جزاء فان كان الفعلان مضارعين او كان الاول مضارعا والثاني فالجزم واجب في المضارع وهي تسعة اسماء

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۷۰

Marfat.com

من وما وأيّ ومتى وأينما وأنى ومهما
وحيثما وإذما فمن وهو لا يستعمل
إلا في ذوي العقول نحو من يكرمني
أكرمه أي إن يكرمني زيد أكرمه وإن
يكرمني عمرو أكرمه وما وهو لا يستعمل
إلا في غير ذوي العقول غالبا نحو

النوع السابع
اسماء تجزم الفعل المضارع

(۸) جیسے الکلام ما تضمن کلمتین بالاسناد ۱۲ ۵ از اکرام بمعنی گرامی کردن ۱۲

ترکیب صفحہ ۷۲

Marfat.com

ما تشتر اشتر ای ان تشتر الفرس اشتر الفرس وان تشتر الثوب اشتر الثوب وای وهو لا یستعمل الا فی ذوی العقول وتلزمه الاضافة مثل ایهم یضربنی اضربه ای ان یضربنی زید اضربه وان یضربنی عمرو اضربه

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۷۴

Marfat.com

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ومتی[۱] وهو[۲] للزمان مثل متی تذهب اذهب ای ان تذهب الیوم اذهب الیوم وان تذهب غدًا[۳] اذهب غدًا وایْنما[۴] وهو للمکان مثل اَیْنَمَا تَمْشِ اَمْشِ ای ان تمشِ الی المسجد امش الی المسجد وان تمشِ الی السوق امش الی السوق واَنّٰی[۵] وهو[۶] ایضًا للمکان

ترکیب
صفحہ ۷۶

Marfat.com

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

مثل انّی تکن اکن ای ان تکن فی البلدة اکن فی البلدة وان تکن فی البادیة اکن فی البادیة ومهما وهو للزمان مثل مهما تذهب أذهب ای ان تذهب الیوم اذهب الیوم وان تذهب غدًا اذهب غدًا

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۷۸

Marfat.com

وحيثما وهو للمكان مثل حيثما تقعد اقعد ای ان تقعد فی القریة اقعد فی القریة وان تقعد فی البلدة اقعد فی البلدة واذ ما وهو یستعمل فی غیر ذوی العقول مثل اذ ما تفعل افعل ای ان تفعل الخیاطة افعل الخیاطة وان تفعل الزراعة افعل الزراعة وان کان

النوع السابع اسماء تجزم الفعل المضارع

ترکیب صفحہ ۸۱

Marfat.com

الفعل الثانی مضارعًا دون الاول فالوجهان فی المضارع الجزم والرفع مثل ان ما کتبت اکتب

النوع الثامن

اسماء تنصب الاسماء النکرات علی التمییز وھی اربعۃ اسماء

الاول لفظ عشر

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النکرات

ترکیب صفحہ ۸۲

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

اوعشرون اوثلثون اواربعون او خمسون اوستون اوسبعون اوثمانون اوتسعون اذا ركب مع احد واثنين او ثلث اواربع اوخمس وست اوسبع او ثمان اوتسع فان كان المميز مذكرا فطريق التركيب فی لفظ احد

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۸۴

البشیر الکامل

Marfat.com

واثنان مع عشرين تقولُ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَاثْنَا عَشَرَ رَجُلًا بتذكيرِ الجزأين وان كان مؤنثا فتقول إحدى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة بتانيث الجزأين وطريقُ تركيبِ غيرِهما الى تسعٍ مع عشرٍ ان تقول في المذكر ثلثة عشر رجلًا واربعة عشر رجلًا الى تسعة عشر رجلًا

النوع الثامن من اسماء تنصب الاسماء النكرات

(۱) مميز اصل ہے اور مقصود یہ ہے کہ تمیز سے اصل معدود کی جنس معلوم ہو جائے۔ (۲) واحد مذکر کے لئے احد عشر اور مؤنث کے لئے احدی عشرۃ بولا جاتا ہے۔ (۳) اثنا عشر کے لئے اثنتا عشرۃ بولا جاتا ہے۔ (۴) ثلثۃ سے تسعۃ تک مذکر کے لئے ثلث عشر سے تسع عشر تک بولا جاتا ہے۔ (۵) مؤنث کے لئے ثلث عشرۃ سے تسع عشرۃ تک بولا جاتا ہے۔ (۶) ثلثۃ سے تسعۃ تک مذکر کے لئے ثلثۃ عشر سے تسعۃ عشر تک بولا جاتا ہے۔ (۷) مؤنث کے لئے ثلث عشرۃ سے تسع عشرۃ تک بولا جاتا ہے۔ (۸) احد عشر سے تسع عشر تک مبنی ہوتا ہے۔ (۹) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ ساکن ہوتا ہے۔ (۱۰) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۱) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۲) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۳) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۴) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۵) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۶) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۷) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۸) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۱۹) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۲۰) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۲۱) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۲۲) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۲۳) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۲۴) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔ (۲۵) احد عشر سے تسع عشر تک کے اعداد میں جزء اول کا آخری حصہ مفتوح ہوتا ہے۔

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۸۶

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

بتانيث الجزء الاول وتذكير الجزء الثاني و في المؤنث ثلث عشرة امرأة واربع عشرة امرأة الى تسع عشرة امرأة بتذكير الجزء الاول وتانيث الجزء الثاني واما طريق التركيب في الواحد والاثنين الى تسع مع عشرون واخواته الى تسعين على سبيل العطف

Marfat.com

فان كان المميز مذكرا فتقول في تركيب الواحد والاثنين لا في غيرهما احد وعشرون رجلا واثنان وعشرون رجلا بتذكير الجزء الاول وان كان المميز مؤنثا فتقول احدى وعشرون امرأة واثنتان وعشرون امرأة بتانيث الجزء الاول وفي تركيب غير الواحد والاثنين الى تسع مع عشرين تقول في المميز المذكر ثلثة وعشرون رجلا واربعة وعشرون رجلا بتانيث الجزء الاول وفي المميز المؤنث

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

Marfat.com

ثلث وعشرون امرأةً واربع وعشرون امرأةً بتذكير الجزء الاول وعلى هذا القياس الى تسعٍ وتسعين والثانى كم معناه عدد مبهم وهو على نوعين احدهما استفهامية ان كان متضمنا لمعنى الاستفهام وهو ينصب التمييز مثل كم رجلاً ضربته

النوع الثامن اسماء تنصب الاسماء النكرات

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۹۲

Marfat.com

وَالثانی خبریۃ[1] اِن لَم یکن متضمّناً لمعنی الاستفہام[2] وھُوَ ینصبُ[3] المیز ان کانَ بینھما فاصلۃ مثل کم عندی رجلاً[4] وان لم تکن بینھما فاصلۃ ممیزۃ[5] مجرورۃ بالاضافۃ الیہ مثل کم رَجُلٍ[6] ضربتُ وکم غلمانٍ[7] اشتریت والثالثُ کَایِّنٌ وھُوَ مرکب مِن کاف التشبیہ۔

[1] قولہ خبریۃ یعنی عدد کثیر ہوتا ہے۔ اسکو وہ شخص استعمال کرتا ہے جب کہ اپنی تعلی کا بیان مقصود ہو۔ ۱۲

[2] قولہ فاصلۃ۔ وجہ یہ ہے کہ خبریہ کی تمیز اس وقت کہ استفہامیہ کی تمیز کی طرح مجرور ہوتی ہے۔ اور بعض نحویین کا یہ قول ہے کہ خبریہ کی تمیز بھی مجرور ہوتی ہے۔ اور اس صورت میں بھی فاصلہ کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۲

[3] قولہ ینصب المیز۔ اور کبھی تمیز خبریہ کی مجرور بالاضافہ بھی ہوتی ہے۔ اور اس صورت میں بھی فاصلہ کا ہونا ضروری ہے۔ ۱۲ صدر

[4] قولہ رجلاً۔ اس کی تمیز کا مفرد ہونا اکثری ہے۔ ورنہ کبھی تمیز خبریہ کی تقدیر پر اضافت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ شارح نے بیان کیا ہے۔ ۱۲ صدر

[5] قولہ ممیزۃ۔ اس کی تمیز کا مفرد ہونا اکثری ہے۔ ورنہ کبھی تمیز خبریہ کی تقدیر پر اضافت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ شارح نے بیان کیا ہے۔ ۱۲ صدر

[6] قولہ رجل۔ اس کی تمیز کا مفرد ہونا اکثری ہے۔ ورنہ کبھی تمیز خبریہ کی تقدیر پر اضافت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ شارح نے بیان کیا ہے۔ ۱۲ صدر

[7] قولہ غلمان۔ اس کی تمیز کا مفرد ہونا اکثری ہے۔ ورنہ کبھی تمیز خبریہ کی تقدیر پر اضافت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ شارح نے بیان کیا ہے۔ ۱۲ صدر

النوع الثامن من اسماء تلصق الاسماء النکرات

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۹۴

Marfat.com

النوع الثامن من اسماء تنصب الاسماء النكرات

وَاَيٌّ لٰكِنَّ المرادَ منه عددٌ مبهمٌ لا المعنى التركيبيُّ مثل كائِنٍ رجلاً لقيتُ وقد يكونُ متضمناً لمعنى الاستفهام نحو كائِنٍ رجلاً عندَك والرابع كذا وهو مركبٌ من كاف التشبيه وذا اسم الاشارة ولكن المرادُ منه عددٌ مبهمٌ ولا يكونُ متضمناً لمعنى الاستفهام مثل عندي كذا رجلاً۔

ترکیب صفحہ ۹۶

النوع التاسع

اسماء تسمى اسماء الافعال وانما سميت باسماء الافعال لان معانيها افعال وهي تسعة ستة منها موضوعة للامر الحاضر وتنصب الاسم على المفعولية احدها رويد فانه موضوع لامهل وهو يقع في اول الكلام مثل رويد زيدا اي امهل زيدا

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

قوله النوع التاسع نوع سابق میں مذکورہ اسما نواصب اسم تھے۔ اور اس نوع میں مذکورہ بعض اسمائے افعال ناصب اسم ہیں۔ بایں مناسبت اس نوع کو سابق سے مؤخر کیا۔ ۱۲

قوله تسمى اسماء الافعال

انمیں سے جو ناصب ہیں ان میں بنسبت فعل ایجاز و اختصار ہے جیسے رویدا زیدا بمعنی امهله (۳)

عہ یعنی اُن میں سے چھ نصب دیتے ہیں۔ ۱۲

ترکیب صفحہ ۹۸

وثانيها بلهٗ فانه موضوع لدع مثل بله
زيدا اى دَعْ زيدًا وثالثها دونكَ فانه
موضوع لخذ مثل دونكَ زيدًا اى
خُذْ زيدا ورابعها عليكَ فانه موضوع
لِالزَمْ مثل عليكَ زيدا اى الزم زيدًا
وخامسها حيَّهلَ فانه موضوع
لِايتِ مثل حيَّهلِ الصَّلٰوةَ اى ايت الصلوٰة
وسادسها هَا فانه موضوع لِخُذْ مثل هَا
زيدًا اى خذ زيدًا

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

ترکیب صفحہ ۱۰۰

(xx) مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ھَا۔ (موضوع) اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (خذ) مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول

(اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ (مثل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی (ھا) اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف مبنی بر سکون (ت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَلصَّلٰوۃَ) مفعول بہ۔ ایت فعل

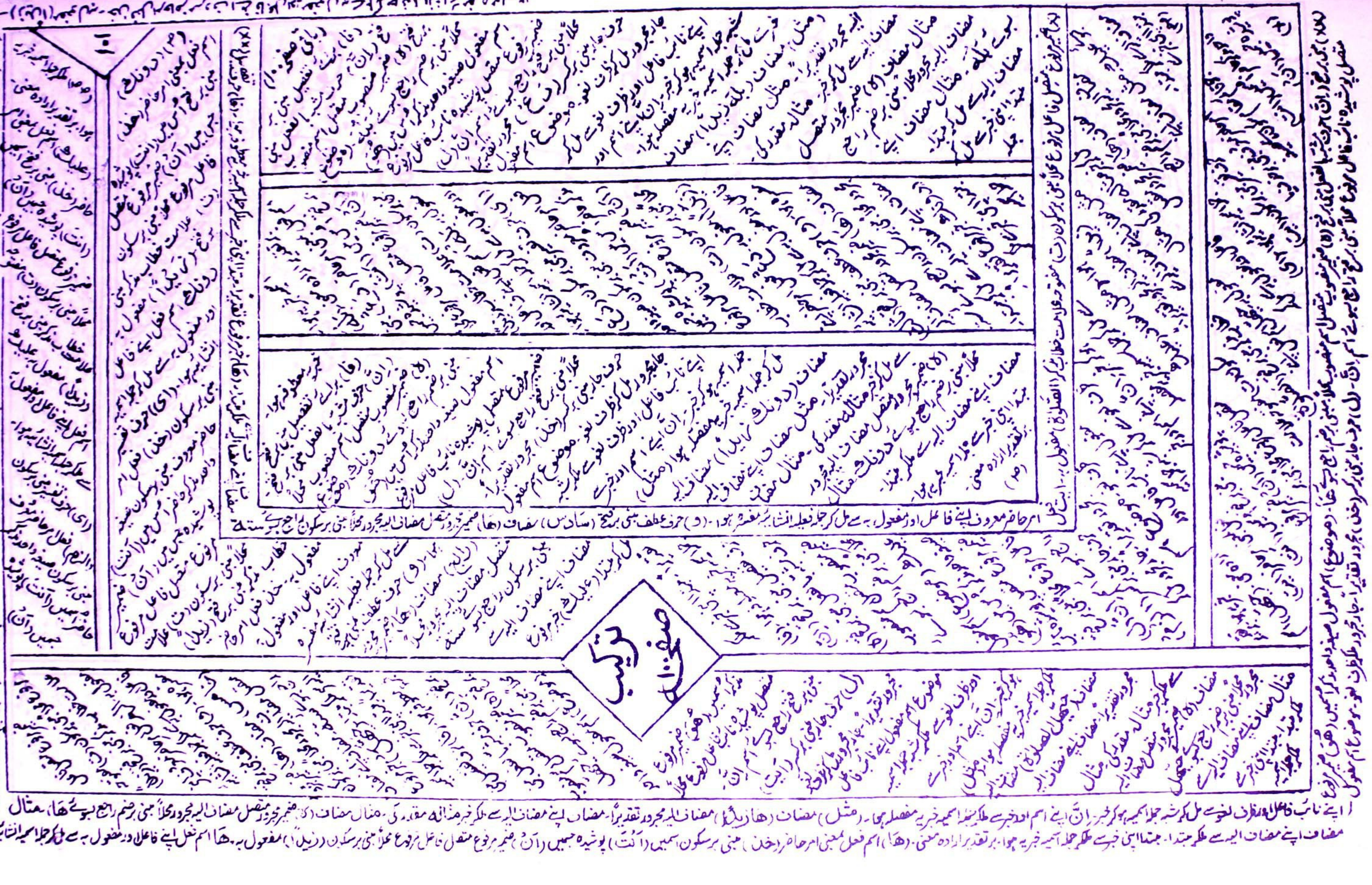

(xx) مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ہ) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم اِنَّ۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر (خذ) مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ موضوع اسم مفعول

(اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ (مثل) مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ برتقدیر ارادہ معنی (ھا) اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف مبنی بر سکون (ت) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (اَلصَّلٰوۃَ) مفعول بہ۔ ایت فعل

النوع التاسع اسماء تسمى اسماء الافعال

وقد جاء فيه ثلث لغات هَا بسكون الهمزة وهَاءِ بزيادة الهمزة المكسورة و هَاءَ بزيادة الهمزة المفتوحة ولابدّ لهذه الاسماء من فاعل وفاعلها ضمير المخاطب المستتر فيها وثلثة منها موضوعة للفعل الماضي وترفع الاسم بالفاعلية احدها هيهات فانه موضوع لبعد

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۱۰۲

Marfat.com

مثل هيهات زيد اى بعد زيد وثانيها
سرعان فانه موضوع لسرع مثل
سرعان زيد اى سرع زيد وثالثها شتان
فانه موضوع لافترق مثل شتان زيد
وعمرو اى افترق زيد وعمرو

النوع العاشر

الافعال الناقصة وانما سميت ناقصة

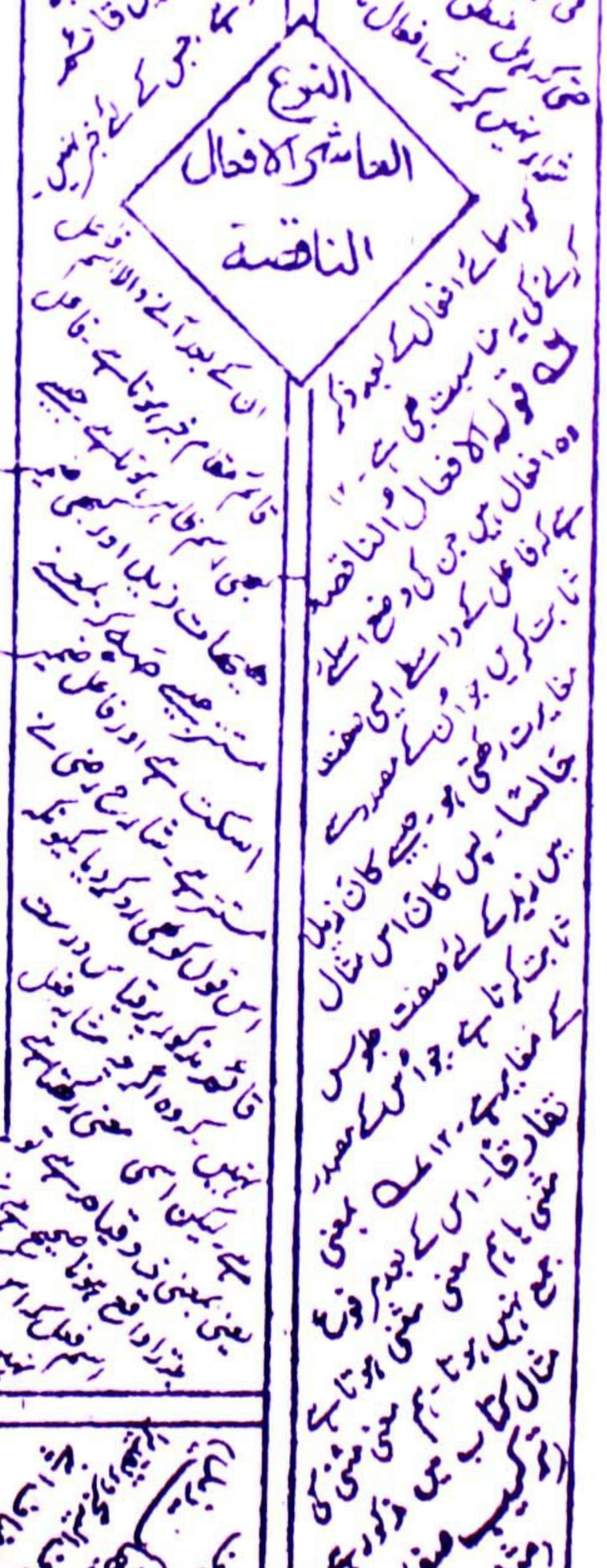

Marfat.com

النوع العاشر الافعال الناقصة

لأنها لا تكون بمجرد الفاعل كلاماً تاماً فلا تخلو عن نقصان وهي تدخل على الجملة الاسمية أي المبتدا والخبر فترفع الجزء الاول منها ويسمى اسمها وتنصب الجزء الثاني منها ويسمى خبرها وهي ثلثة عشر فعلا الاول كان

لہ قولہ لانہا لا تکون الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ بھی افعال ہیں اور افعال میں کلام کا محفوظ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ وہ موسوم بالاسناد ہیں اور اسناد کلام کے واسطے ہی مناسب ہے۔ ۱۲

قولہ لا تکون بمجرد الفاعل الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ بھی تو کلام کا جزو ہیں پھر ان کو کلام کیوں نہیں کہتے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ کلام کا جزو ہونا اور چیز ہے اور کلام ہونا اور چیز ہے۔ ۱۲

قولہ فلا تخلو عن نقصان الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ کو افعال میں کیوں محفوظ کیا گیا کہ وہ موسوم بالاسناد ہیں اور اسناد کلام کے واسطے ہی مناسب ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان افعال میں نقصان ہے اس لئے ان کو کلام نہیں کہتے۔ ۱۲

قولہ وہی تدخل الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ کو مبتدا اور خبر کے واسطے ہی کیوں مناسب ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان افعال کا مدلول کان ہے اور کان کے معنی ہیں ثبوت شیء لشیء یعنی کسی چیز کا کسی چیز کے لئے ثابت ہونا اور ثبوت شیء لشیء کے لئے مبتدا اور خبر ہی مناسب ہیں۔ ۱۲

قولہ ای المبتدا والخبر الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ مبتدا اور خبر کو اسم اور خبر کیوں کہتے ہیں۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ مبتدا اور خبر کو اسم اور خبر اس لئے کہتے ہیں کہ ان کا مدلول کان کے مدلول کا فاعل ہے۔ کان کے مدلول کو فاعل نہیں کہتے اس لئے کہ فاعل حقیقت میں مصدر خبر ہے جو اسم کی طرف مضاف ہو۔ پس کان کا فاعل حقیقت میں ثبوت قائما بالمتکلم ہوا۔ ۱۲

قولہ ویسمی اسمہا الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کان کے مرفوع کو فاعل کیوں نہیں کہتے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ فاعل کی تعریف کہ وہ اسم ہے جو مسند ہو اس کی طرف فعل تام یا ناقص میں یا اس کے شبہ میں یا اسم فعل میں یا اسم ہو شبہ فعل کا جو عامل ہو عمل فعل کا یعنی رفع کا اور کان ان میں سے کوئی نہیں ہے۔ ۱۲

قولہ وتنصب الجزء الثانی منہا الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کان کے مرفوع کو فاعل کیوں نہیں کہتے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ فاعل کی تعریف کہ وہ اسم ہے جو مسند ہو اس کی طرف فعل تام یا ناقص میں یا اس کے شبہ میں یا اسم فعل میں یا اسم ہو شبہ فعل کا جو عامل ہو عمل فعل کا یعنی رفع کا اور کان ان میں سے کوئی نہیں ہے۔ ۱۲

قولہ وہی ثلثة عشر فعلا الاول کان الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ کو افعال میں کیوں محفوظ کیا کہ وہ موسوم بالاسناد ہیں اور اسناد کلام کے واسطے ہی مناسب ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان افعال میں نقصان ہے اس لئے ان کو کلام نہیں کہتے۔ ۱۲

قولہ لانہا لا تکون الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ بھی افعال ہیں اور افعال کا مدلول حدث ہے اور حدث کی نسبت کسی چیز کی طرف ضروری ہے پس ان افعال کا مدلول حدث بھی کسی چیز کی طرف منسوب ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ۱۲

قولہ ویسمی اسمہا الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کان کے مرفوع کو فاعل کیوں نہیں کہتے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ فاعل کی تعریف کہ وہ اسم ہے جو مسند ہو اس کی طرف فعل تام یا ناقص میں یا اس کے شبہ میں یا اسم فعل میں یا اسم ہو شبہ فعل کا جو عامل ہو عمل فعل کا یعنی رفع کا اور کان ان میں سے کوئی نہیں ہے۔ ۱۲

قولہ وہی ثلثة عشر فعلا الاول کان الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ کو افعال میں کیوں محفوظ کیا کہ وہ موسوم بالاسناد ہیں اور اسناد کلام کے واسطے ہی مناسب ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان افعال میں نقصان ہے اس لئے ان کو کلام نہیں کہتے۔ ۱۲

لہ قولہ لانہا لا تکون الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ بھی افعال ہیں اور افعال کا مدلول حدث ہے اور حدث کی نسبت کسی چیز کی طرف ضروری ہے پس ان افعال کا مدلول حدث بھی کسی چیز کی طرف منسوب ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ۱۲

قولہ ویسمی اسمہا الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ کان کے مرفوع کو فاعل کیوں نہیں کہتے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ فاعل کی تعریف کہ وہ اسم ہے جو مسند ہو اس کی طرف فعل تام یا ناقص میں یا اس کے شبہ میں یا اسم فعل میں یا اسم ہو شبہ فعل کا جو عامل ہو عمل فعل کا یعنی رفع کا اور کان ان میں سے کوئی نہیں ہے۔ ۱۲

قولہ وہی ثلثة عشر فعلا الاول کان الخ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ افعال ناقصہ کو افعال میں کیوں محفوظ کیا کہ وہ موسوم بالاسناد ہیں اور اسناد کلام کے واسطے ہی مناسب ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ ان افعال میں نقصان ہے اس لئے ان کو کلام نہیں کہتے۔ ۱۲

لہ اصل میں کون بفتح عین بالضم عین تھا۔ واو بوجہ تحرک وانفتاح ماقبل الف ہوگیا۔ ۱۲

Marfat.com

Marfat.com

وَهِيَ قد تكون زائدة مثل اِنَّ مِنْ افضلهم كانَ زيدًا وحينئذٍ لا تعمل وقد تكون غير زائدة وَهِيَ تجئ علٰى معنيين ناقصة وتامّة فالنّاقصة تجئ علٰى معنيين احدهما ان يثبت خبرها لاسمها فِي الزّمان الماضي سَوَاءٌ كانَ

النوع العاشر الافعال الناقصة

ترکیب
صفحہ ۱۰۸

ممكن[1] الانقطاع مثل كان زيد قائما
او ممتنع[2] الانقطاع مثل كان الله عليما
حكيما وثانيهما[3] ان يكون بمعنى صار مثل
كان[3] الفقير غنيا اى صار الفقير غنيا
والتامة تتم بفاعلها فلا[4] تحتاج الى
الخبر فلا تكون[5] ناقصة وحينئذ تكون
بمعنى[6] ثبت[7] مثل كان زيد اى ثبت زيد

النوع العاشر
الافعال الناقصة

[1] قوله ممكن الانقطاع
يعنى ثبوت خبر برائے اسم تا زمانہ حال نہیں۔ بلکہ زمانہ ماضی میں منقطع ہو گیا ہے جیسے کان الشیخ شابا۔

[2] قوله او ممتنع اى بطريق دوام
یعنی ثبوت خبر برائے اسم مستمر ہے۔ اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا۔

[3] قوله مثل كان الفقير
اس کے معنی یہ ہیں کہ فقیر غنی ہو گیا۔ اور اگر یہ معنی ہوں کہ فقیر غنی تھا یعنی فقر سے پیشتر غنی تھا تو کان بمعنی اول ہوا ۱۲

[4] قوله فلا تحتاج الخ کیونکہ اس کے معنی ثبوت فی نفسہ ہیں نہ ثبوت شے برائے شے دیگر

[5] قوله فلا تكون ناقصة
شرح الشرح میں فرمایا کہ اس عبارت کا ترک اخصر ہے۔ سوال کان زائدہ تامہ ہوتا ہے۔ ناقصہ پھر اس کے ذکر کی کیا ضرورت جواب تاکہ کان کے تمام استعمالات بیان میں آجائیں۔ سوال کان برائے استقبال بھی آتا ہے جیسے یخافون یوما کان شره مستطيرا میں اور کان شانیہ بھی ہوتا ہے اور شانیہ اس کو کہتے ہیں جس میں ضمیر شان مستتر ہو۔ ان دونوں کو ذکر نہیں کیا پس تمام استعمالات بیان میں نہیں آئے۔ جواب یہ دونوں قسم ناقصہ میں داخل ہیں۔ لہذا تمام استعمالات کے بیان میں کوئی نقص لازم نہ آیا۔ کان استقبالیہ کا دخول ناقصہ میں ظاہر ہے۔ اور شانیہ کے متعلق (۱۲)

[6] قوله ثبوت شباب برائے شیخ تا زمانہ تکلم مستمر نہیں ۱۲

[7] قوله ثبوت خبر برائے اسم مستمر ہے۔ اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا۔

اسی قبیل سے وہ کان ہے جو صفات باری تعالیٰ میں مستعمل ہوتا ہے جیسے کان الله عليما حكيما ۱۲

[8] قوله ثانيهما ان يكون الخ یہ معنی بہ نسبت اول قلیل ہیں (۱۲)

[9] قوله ثبوت فی غیرہ ہے اور وہ مطلق ثبوت کا فرد ہے جیسے کان زید بمعنی ثبت زید۔ اسی قبیل سے آیت کریمہ کن فیکون ہے۔ [10] قوله بمعنی ثبت جیسے کان الله ولا شیء معه اور کبھی بمعنی حدث جیسے اذا کان الشیخ فارفئونی * فان الشیخ یهدمه الشتاء۔ اور کبھی بمعنی حضر جیسے آیت کریمہ وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة۔ ان استعمالات میں کان خبر سے مستغنی ہے اس لئے کہ معنی اور زمانہ دونوں پر دلالت کرتا ہے لہذا تامہ ہوا ۱۲

(ترکیب صفحہ ۱۱۰)
(ممکن) اسم فاعل مضاف (الانقطاع) مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (ممتنع) اسم فاعل مضاف (الانقطاع) مضاف الیہ مجرور لفظاً مرفوع معنیً بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مبتدائے موخر۔

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۱۱۰

Marfat.com

م صار من البصرة الی الکوفة یا صار من البصرة یا صار الی الکوفة۔ وجہ یہ کہ

النوع العاشر
الافعال الناقصة

والثانی صار وهی للانتقال ای نتقال الاسم من حقیقة الی حقیقة اخری نحو صار الطین خزفا ومن صفة الی صفة اخری مثل صار زید غنیا وقد تکون تامة بمعنی الانتقال من مکان الی مکان آخر وحینئذ تتعدی بالی نحو صار زید من بلد الی بلد والثالث اصبح والرابع اضحی والخامس امسی

شه قوله من مکان الی مکان۔ خواه دونوں مذکور ہوں یا ایک مذکور اور دوسرا مقدر جیسے م

صار زید من الشر الی الحسنی۔ اسی قبیل سے ہے۔ فصرنا الی الحسنی ورق کلا منا شه قوله من مکان الی مکان۔ یا من ذات الی ذات کما

ترکیب
صفحہ ۱۱۲

النوع التاسع والعشرون
الافعال الناقصة

فهذه[1] الثلثة لاقترانِ[2] مضمون الجملة باوقاتها[3] التی هی الصباح والضحیٰ[4] والمساء[5] نحو اصبح زید غنیاً معناه حصل غناه فی وقت الصباح و نحو اضحیٰ زید حاکماً معناه حصل الحکومة[6] فی وقت الضحیٰ و نحو امسیٰ زید قاریاً معناه حصل قراءته[7] فی وقت المساء۔

[1] قولہ فھذہ الخ یہ تینوں فعل ناقصہ ہوتے ہیں جیسا کہ سیاتی ان افعال ناقصہ کے دو معنی ہیں (۱) یہ کہ صبح بمعنی کان فی الصباح کذا یعنی کان اصبح کذا اضحیٰ بمعنی کان فی الضحیٰ کذا امسیٰ بمعنی کان فی المساء کذا۔ پس اس وقت یہ افعال ناقصہ اوقات مضمون جملہ کے ساتھ مقترن ہونے کا افادہ کرتے ہیں جس کو مصنف نے اپنے اس قول سے بیان فرمایا۔ (۲) یہ کہ بمعنی صار (۳)

[2] قولہ لاقتران الخ اقتران مضمون جملہ کے ساتھ ان اوقات کے ہونے کا فائدہ اس لئے ہے کہ یہ افعال ناقصہ ان اوقات پر اپنے اسماء کے ابتداء یعنی اس کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ مضمون جملہ ان اوقات کے ساتھ مقترن ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ (۴)

[3] قولہ باوقاتہا التی ھی الصباح والضحیٰ والمساء الخ وہ اوقات صباح و ضحیٰ و مساء ہیں۔ ان اوقات کے ساتھ ان افعال کے اسماء کے مضمون کی نسبت ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنی زید کا غنی ہونا ان اوقات میں پایا گیا۔ (۵)

[4] قولہ الضحیٰ الخ ضحیٰ کے معنی ہیں روشنی آفتاب کی جو طلوع آفتاب کے بعد ہوتی ہے۔ یہ لفظ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ (۶)

[5] قولہ والمساء الخ مساء کے معنی ہیں شام کا وقت۔ یہ لفظ مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ (۷)

[6] قولہ حصل الحکومۃ الخ حکومۃ کے معنی ہیں بات کی طرف اشارہ کرنے میں جو لفظ ضرورت کے وقت بولا جائے۔ (۸)

[7] قولہ حصل قراءتہ الخ قراءۃ کے معنی ہیں پڑھنا۔ یہ لفظ مصدر ہے۔ (۹)

Marfat.com

ترکیب

صفحہ ۱۱۴

النوع العاشر الافعال الناقصة

وهذه الثلثة قد تكون بمعنى صار مثل اصبح الفقير غنيا وامسى زيد كاتبا واضحى المظلم منيرا وقد تكون تامة مثل اصبح زيد بمعنى دخل زيد فى الصباح وامسى عمرو اى دخل عمرو فى المساء واضحى بكر اى دخل بكر فى الضحى السادس ظل والسابع بات وهما لاقتران مضمون الجملة بالنهار واللّيل +

ترکیب صفحہ ۱۱۶

النوع العاشر الافعال الناقصة

خوظل زيد كاتبا اى حصل كتابته فى النهار وبات زيد نائما اى حصل نومه فى الليل وقد تكونان بمعنى صار مثل ظل الصبى بالغا وبات الشاب شيخا والتامن مادام وهى لتوقيت شئ بمدة ثبوت خبرها لاسمها فلابد من ان يكون قبلها جملة فعلية او اسمية

۱ قولہ بمعنی صار اور ظلت بمکان کذا بمعنی اقمت بمکان کذا یا اقمت نہار بھی آتے ہیں کہ بمعنی طلعت ہے۔

۲ ترکت بھم بلدا بمعنی اقمت بالبلد۔ دونوں طرح لکھا ہے۔

۳ غلاما۔ دین ہے بالغوم یعنی بلغ بالغوم اور بلغ بالتعدی بمعنی ادرک دونوں طرح لکھا ہے۔

۴ وذلک یعنی آنا یا آنا اس کے مفہوم میں داخل ہیں سوال ظل وبات افعال سابقہ یعنی اصبح وامسی کے ساتھ اقتران (ص)

(یہ عبارت ہوا کرتی ہے) فعلہ خلافہ یعنی فعلہ کے بعد خلافہ ہوا کرتا ہے۔ فضلہ ہوتا ہے تو ما دام فضلہ ہوتا ہے۔ اس سے پہلے کوئی جملہ ہوتا ہے جس کا ما دام فضلہ ہوتا ہے۔ فرق ہے جلس ما دام زیدا جالسا۔ ۱۲

۵ اى فى جميع النهار

۶ اى كان فى جميع الليل لكن لا فى ذلك الوقت بعينه

۷ اى فى جميع الزمان الماضى

۸ اى فى جميع الزمان المستقبل

۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۲۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۳۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۴۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۵۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۶۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۷۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۸۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۱ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۲ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۳ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۴ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۵ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۶ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۷ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۸ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۹۹ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

۱۰۰ اى فى جميع الزمان الذى يقبل الاتصاف بالشئ او بضده

Marfat.com

Marfat.com

النوع العاشر الافعال الناقصة

نحو اجلس مادام زيد جالساً وزيد قائم مادام عمرو قائماً والتاسع مازال والعاشر مابرح والحادي عشر مانفك والثاني عشر مافتئ وقد يقال مافتأ ومافتأ وكل واحد من هذه الافعال الاربعة لدوام ثبوت خبرها لاسمها منذ قبله ويلزمها النفي مثل مازال زيد عالماً ومابرح زيد صائماً ومافتئ عمرو فاضلاً ومانفك بكر عاقلاً

---

۱ قولہ اجلس جملہ فعلیہ کی مثال ہے یہ ہوگی زید اجلس منذ یوم الجمعۃ او منذ ساعۃ او منذ یوم الجمعۃ الی یوم السبت او الی ساعۃ اور اجلس میں ضمیر زید کی ہے

۲ قولہ مادام جلوس زید، ماضی ہے مجرد ہے دوام زمانہ کی تقیید کے ساتھ اجلس کی

۳ قولہ زید قائم اور جملہ اسمیہ کی مثال ہے یہاں بھی مادام زمانہ (ر ح)

۴ قولہ مابرح ومازال ومافتئ ومانفک میں ہمزہ نہیں ہے یعنی مابرح میں ہمزہ مفتوح اور آخر میں بھی ہمزہ نہیں ہے بلکہ ح ہے اور بعض نے کہا کہ مافتی میں ہمزہ ہے بلکہ ی (یا) ہے بلکہ خود لغت میں اسی طرح ہے اور مابرح میں ح کے نیچے کسرہ ہے اور مافتی میں ی کے نیچے کسرہ ہے اور مانفک میں ف کے نیچے کسرہ ہے اور مافتئ میں ہمزہ کے نیچے کسرہ ہے اور مافتی میں ی ساکن ہے اور مافتأ میں ہمزہ کے اوپر فتحہ ہے اور مانفک میں ف کے اوپر فتحہ ہے اور مابرح میں ح کے اوپر فتحہ ہے (ر ح)

۵ قولہ مانفک بکر عاقلاً میں بکر کا عاقلاً ہونا منفک ہے یعنی بکر عاقل ہے اور عاقل ہونا بکر سے منفک نہیں ہوتا ہے (ر ح)

النوع العاشر الافعال الناقصة

قولہ مازال ومابرح ومافتئ ومانفک اور مازال ومابرح ومافتئ ومانفک کا مضارع مازال ومابرح ومافتئ ومانفک ہے یہ ناقص متصرف ہیں ہمیشہ ہونا ہے تمام ہونے کے معنی میں نہیں آتے اور وقت حال کی تخصیص نہیں ہوتی ہے بلکہ ماضی ہے مجرد ہے دوام زمانہ کی تقیید کے ساتھ اور مازال زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مابرح زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مافتئ زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مانفک زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مازال زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مابرح زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مافتئ زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے اور مانفک زید قائماً کا ترجمہ ہوگا زید ہمیشہ کھڑا ہوا ہے

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۲۰

النوع العاشر الافعال الناقصة

والثالث عشر ليس وهي لنفي مضمون الجملة في زمان الحال وقال بعضهم في كل زمان مثل ليس زيد قائمًا واعلم ان تقديم اخبار هذه الافعال على اسمائها جائز بابقاء عملها مثل كان قائمًا زيد وعلى هذا القياس في البواقي وايضًا تقديم اخبارها على نفسها

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۲۲

النوع العاشر الافعال الناقصة

جائز سوئے لیس و الافعال التی کان فی اوائلها ما و قال بعضهم تقدیم الاخبار علی هذه الافعال ایضاً جائز سوی ما دام امّا تقدیم اسمائها علیها فغیر جائز و اعلم ان حکم مشتقات هذه الافعال کحکم هذه الافعال فی العمل

(۱) جائز ہے (۲) سوائے لیس کے (۳) اور افعال ناقصہ کے جن کے اول میں ما ہے (۴) اور بعض علماء نے کہا (۵) خبر کا تقدیم جائز ہے ان افعال ناقصہ پر (۶) مگر ما دام پر (۷) اور ان افعال کے اسماء کا تقدیم ان پر (۸) ناجائز ہے (۹) جان لو (۱۰) ان افعال کے مشتقات کا حکم (۱۱) ان افعال کا سا ہے عمل میں

(۱) لا تکن کاذبا یکن خیرا لک (۲) ما دام زید قائما (۳) ما زال (۴) ما فتئ (۵) ما برح (۶) ما انفک (۷) ما ادام (۸) ما کان (۹) ما صار (۱۰) ما اضحی (۱۱) ما امسی (۱۲) ما ظل (۱۳) ما بات (۱۴) ما ان (۱۵) ما ینفک (۱۶) ما ابرح (۱۷) ما دمت (۱۸) ما کاد (۱۹) ما کرب (۲۰) ما اوشک (۲۱) ما هب (۲۲) ما هبّ (۲۳) ما هبّا (۲۴) ما هبّوا (۲۵) ما هبّت (۲۶) ما هبّتا (۲۷) ما هبّن (۲۸) ما هببت (۲۹) ما هببنا (۳۰) ما هببن (۳۱) ما هبّ (۳۲) ما هبّا (۳۳) ما هبّوا (۳۴) ما هبّت (۳۵) ما هبّتا (۳۶) ما هبّن (۳۷) ما هببت (۳۸) ما هببنا (۳۹) ما هببن

---

(۱) جائز ہے (۲) سوائے لیس کے (۳) اور افعال ناقصہ کے جن کے اول میں ما ہے (۴) اور بعض علماء نے کہا (۵) خبر کا تقدیم ان پر (۶) مگر ما دام پر (۷) اور ان افعال کے اسماء کا تقدیم ان پر (۸) ناجائز ہے (۹) جان لو (۱۰) ان افعال کے مشتقات کا حکم (۱۱) ان افعال کا سا ہے عمل میں

(۱) لا تکن کاذبا یکن خیرا لک (۲) ما دام زید قائما (۳) ما زال (۴) ما فتئ (۵) ما برح (۶) ما انفک (۷) ما ادام (۸) ما کان (۹) ما صار (۱۰) ما اضحی (۱۱) ما امسی (۱۲) ما ظل (۱۳) ما بات (۱۴) ما ان (۱۵) ما ینفک (۱۶) ما ابرح (۱۷) ما دمت (۱۸) ما کاد (۱۹) ما کرب (۲۰) ما اوشک (۲۱) ما هب (۲۲) ما هبّ (۲۳) ما هبّا (۲۴) ما هبّوا (۲۵) ما هبّت (۲۶) ما هبّتا (۲۷) ما هبّن (۲۸) ما هببت (۲۹) ما هببنا (۳۰) ما هببن (۳۱) ما هبّ (۳۲) ما هبّا (۳۳) ما هبّوا (۳۴) ما هبّت (۳۵) ما هبّتا (۳۶) ما هبّن (۳۷) ما هببت (۳۸) ما هببنا (۳۹) ما هببن

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۲۴

Marfat.com

النوع الحادی عشر

اَفعال[1] المقاربة وانّما سمّیت بهذا الاسم لانّها[2] تدل علی المقاربة وهی اربعة الاول عسیٰ[3] وَهو فعلٌ[4] لدخول تاء التّانیث الساکنة فیه نحو عَسَتْ وغیر[5] متصرف اذ لا[6] یشتق منه مضارع واسما فاعل و مفعولٍ وامرُ ونهیٌ مثلاً وعملہ علیٰ نوعین الاول ان یرفع الاسم وَهُوَ فاعله ✤

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

اور یہ لغت اہل حجاز ہے۔ اور بعض لغات میں اس کے بعد ضمیر منصوب متصل بھی آتی ہے جیسے عسانی۔ عسانا۔ عساکَ۔ عساکما۔ عساکم۔ عساکِ۔ عساکما۔ عساکن۔ عساہ۔ عساہما۔ عساہم۔ عساہا۔ عساہما۔ عساہن۔ اس تقدیر پر عسیٰ کو فعل بمعنی لعل کے سمجھتے ہیں۔ اور ضمیر منصوب کو اسم اور ... مرفوع ہوتی ہے

مـ نون تثنیہ بوجہ اضافت ساقط ہوگیا۔ (ترکیب صفحہ ۱۲۶) (النوع الحادی عشر الخ) (النوع) مفرد منصرف صحیح موصوف (الحادی عشر) مرکب بنائی مبنی بر فتح صفت مرفوع محلاً موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا۔ (افعال) جمع مکسر منصرف مضاف (المقاربة) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرف استیناف

ترکیب صفحہ ۱۲۶

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

وَيُنصَبُ الْخَبَرُ وَيَكُونُ خَبَرُهُ فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ اَنْ وَحِينَئِذٍ يَكُونُ بِمَعْنَى قَارَبَ نَحْوُ عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ فَزَيْدٌ مَرْفُوعٌ بِاَنَّهُ اِسْمُهُ وَفَاعِلُهُ وَاَنْ يَخْرُجَ فِي مَوْضِعِ النَّصْبِ بِاَنَّهُ خَبَرُهُ بِمَعْنَى قَارَبَ زَيْدٌ الْخُرُوجَ وَيَجِبُ اَنْ يَكُونَ خَبَرُهُ ✤

(۱) یعنی افعال مقاربہ کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ (۲) یعنی وہ خبر فعل مضارع ہوتی ہے اَنْ کے ساتھ متصل ہو کر۔ (۳) یعنی جب خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو تو افعال مقاربہ بمعنی قارب ہوتے ہیں۔ (۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۲۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۳۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۴۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۵۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۶۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۷۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۸۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۱) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۲) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۳) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۴) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۵) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۶) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۷) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۸) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۹۹) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔ (۱۰۰) یعنی عسیٰ کا اسم اور اَنْ کا صلہ مل کر۔

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۲۸

[illegible]

(۲) یہ کہ عسی ضمیر سے خالی ہو اور ان یخرج کو عسی کا فاعل قرار دیں۔ یہ اس وقت جبکہ اسم ظاہر مقدم ہو عسی پر مفرد ہو اور اگر مثنی یا جمع ہو جیسے الزیدان عسی ان یخرجا الزیدون عسی ان یخرجوا ... عسی ان یخرج تو عسی کا اس صورت میں تامہ ہونا متعین ہے۔ رضی نے اسی کو پسند کیا۔ اور بعض اس صورت میں ناقصہ ہونے کے بھی قائل ہیں۔ یہ حضرات ... عسی میں ضمیر مستتر ... مثنی اور مجموع کی طرف راجع ... [illegible]

۱؎ قولہ ان یقمن ... ضمیر ... [illegible]

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

مطابقاً[1] لاسمه فی الافراد والتثنیة والجمع والتذکیر والتانیث نحو عسی زید ان یقوم وعسی الزیدان ان یقوما وعسی الزیدون ان یقوموا وعست هند ان تقوم وعست الهندان ان تقوما وعست الهندات ان یقمن[2] وهذا ای کون الخبر مطابقاً للفاعل اذا کان الفاعل اسماً ظاهراً اما اذا کان مضمراً[3]

۱؎ قولہ مطابقاً: یہ اس وقت ہو ... خواہ مطابقت حقیقۃً ہو ... جیسے ... اسم ہے ... مثلہ کتاب [illegible]

... میں یہ مطابقت ... موافقت ... جس میں ضمیر راجع ہو ... جیسے عسی زید ان یخرج [illegible]

نفسہ یعنی عسی ... ان زیدان ... صورت میں ... افعال کی خبر ... [illegible]

قاعدہ ان افعال کے ... ۲؎ ... ہذا ای کون الخبر ... ۳؎ قولہ مضمراً ... مستتر ... [illegible]

(ترکیب صفحہ ۱۳۱) (مطابقاً) مفرد منصرف صحیح اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر ... راجع ہوئے ... (ل) حرف جار مبنی بر سکون (اسم) مفرد منصرف صحیح مضاف (ہ) ضمیر مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع ہوئے طرف عسی مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو (فی) حرف جار مبنی بر سکون (الافراد) مفرد منصرف صحیح معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التثنیة) مفرد منصرف صحیح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (الجمع) مفرد منصرف صحیح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التذکیر) مفرد منصرف صحیح معطوف (و) حرف عطف مبنی بر فتح (التانیث) مفرد منصرف صحیح معطوف، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو، مطابقاً اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر شبہ ...

[illegible]

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۳۰

Marfat.com

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

فليست المطابقة بينهما شرطا النوع الثاني من النوعين المذكورين ان يرفع الاسم وحده وذلك اذا كان اسمه فعلا مضارعا مع ان فيكون الفعل المضارع مع ان في محل الرفع بانه اسمه ويكون عسى حينئذ

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۳۲

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

بمعنی قرب مثل عسی ان یخرج زید[1]

ای قرب خروجه فلا یحتاج فی هذا الوجه[2]

الی الخبر بخلاف الوجه الاول لانه[3]

لا یتم المقصود فیه بدون الخبر فیکون[4]

الاول ناقصا والثانی تاما والثانی کاد[5]

وهو یرفع الاسم وینصب الخبر و

خبره فعل مضارع

[1] قوله بمعنی قرب یعنی بمنزلہ قرب کہ غیر فاعل کی طرف جب کاد قرب وغیرہ میں اسناد نہیں ہوتا اس صورت میں

[2] قوله فلا یحتاج الخ یعنی ان یخرج زید مسند اور عسی مسند الیہ نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں ان یخرج زید میں ضمیر عسی کی طرف راجع ہوگی حالانکہ ضمیر فاعل کی طرف راجع ہوتی ہے جیسے کہ علمت ان زیدا قائم میں ان زیدا قائم کے مقام مفعول ہوتے ہیں کیونکہ علمت دو مفعول کی وجہ سے علمت دو کے مقام مقام دو مفعول ہوتے ہیں

[3] قوله لانه لا یتم المقصود فیه الخ یعنی ان یخرج زید کی مفعول کا محتاج نہیں ہے پس اگر ان یخرج زید صورت میں اگر ان یخرج زید کو مقام اسم و فرض کیا جائے جیسے کہ ابن مالک نے کہا ہے تو عسی استقال میں بھی ناقصہ ہوگا حالانکہ عسی ان یخرج زید کی دو احتمال ہیں (۱) یہ کہ زید عسی کا اسم ہو اور ان یخرج زید عسی کا خبر ہو اور مقصود حاصل ہو (۲) یہ کہ ان یخرج زید عسی کا فاعل ہو اور عسی اپنے فاعل کے ساتھ مل کر ناقص ہو اور خبر محذوف ہو اور تقدیر کلام یہ ہو عسی ان یخرج زید منفعا او نحو ذلک اور مقصود حاصل نہ ہوگا

[4] قوله فیکون الاول ناقصا الخ یعنی ان دونوں احتمال میں عسی ناقصہ ہے اور بعض نے کہا کہ عسی کا اول بھی زید ہے کیونکہ عسی زید ان یخرج میں زید عسی کا اسم ہے اور ان یخرج جملہ فعلیہ خبر مقدم ہے اور ان یخرج کا ضمیر زید کی طرف راجع ہے

[5] قوله خبره فعل مضارع یعنی کاد کی خبر میں فعل مضارع کا ہونا واجب ہے اور عسی کی خبر میں فعل مضارع کا ہونا اکثر ہے

کے علاوہ فعل نہیں آتے اور کبھی آخر میں یا آتی ہے جیسے کہ خاف یخاف اور کبھی آخر میں واو آتی ہے جیسے کہ غزا یغزو اور کبھی آخر میں الف آتا ہے جیسے کہ رمی یرمی اور کبھی آخر میں ہمزہ آتا ہے جیسے کہ قرأ یقرأ اور کبھی آخر میں ہاء آتا ہے جیسے کہ دعا یدعو اور کبھی آخر میں الف مقصورہ آتا ہے جیسے کہ سعی یسعی اور کبھی آخر میں الف ممدودہ آتا ہے جیسے کہ بنا یبنی اور کبھی آخر میں الف لینہ آتا ہے جیسے کہ باع یبیع اور کبھی آخر میں الف منقلبہ آتا ہے جیسے کہ خاف یخاف اور کبھی آخر میں الف زائدہ آتا ہے جیسے کہ کان یکون اور کبھی آخر میں الف بدلیہ آتا ہے جیسے کہ قال یقول اور کبھی آخر میں الف منقلبہ آتا ہے جیسے کہ باع یبیع اور کبھی آخر میں الف زائدہ آتا ہے جیسے کہ کان یکون اور کبھی آخر میں الف بدلیہ آتا ہے جیسے کہ قال یقول

Marfat.com

ترکیب

صفحہ ۱۳۴

Marfat.com

بغير ان وقد يكون مع ان تشبيهاً له بعسى مثل
كاد زيد يجئ فزيد مرفوع بانه اسم كاد
ويجئ في محل النصب بانه خبره معناه
قرب مجئ زيد وحكم باقي المشتقات من مصدره
كحكم كاد مثل لم يكد زيد يجئ ولا يكاد زيد
يجئ وان دخل على كاد حرف النفي ففيه خلاف
قال بعضهم ان حرف النفي فيه

النوع الحادي عشر افعال المقاربة

Marfat.com

النوع الحادی عشر افعال المقاربة

مطلقاً[1] یفید[2] معنی النفی وقال[3] بعضهم انه لا یفیده بل الاثبات باقٍ[4] علی حاله و قال[5] بعضهم انه لا یفید النفی فی الماضی

[1] مطلقاً یعنی قولہ مطلقاً یعنی حرف نفی ماضی پر ہو یا مضارع پر یعنی نفی کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے دیگر افعال پر یہ مذہب صحیح ہے [2] قولہ یفید ای نفی کود معنی النفی۔ یعنی مضمون خبر کے قرب کی نفی کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے نفی کا افادہ کرتا ہے اس سے مضمون دیگر افعال میں اس سے مبالغہ لازم آتی ہے [3] قولہ قال بعضهم۔ یہ مذہب خبر کی نفی بر طریق مبالغہ لازم کی نفی خود فعل کی نفی سے ابلغ ہونی ہے۔ جیسے ماقربت

[4] باقٍ علی حاله۔ ای مضارع للحال او الاستقبال۔ [5] قال بعضهم۔ ای ابن مشرومه و ابن الاعرابی و ابن الانباری و قطرب و ثعلب و جماعة من الکوفیین۔ [6] لا یفید النفی فی الماضی۔ یعنی کاد اذا دخل علی الماضی افاد ثبوت الخبر و نفیه۔ و اذا دخل علی المضارع افاد ثبوته فقط۔ و ان کان المضارع بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ فذبحوها وما کادوا یفعلون۔ و اذا دخل علی الاسم افاد ثبوت الخبر فقط۔ و ان کان الاسم بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً۔ و ان کان الاسم بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً۔ و ان کان الاسم بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً۔

[1] مطلقاً یعنی قولہ مطلقاً یعنی حرف نفی ماضی پر ہو یا مضارع پر یعنی نفی کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے دیگر افعال پر یہ مذہب صحیح ہے [2] قولہ یفید ای نفی کود معنی النفی۔ یعنی مضمون خبر کے قرب کی نفی کا افادہ کرتا ہے۔ جیسے نفی کا افادہ کرتا ہے اس سے مضمون دیگر افعال میں اس سے مبالغہ لازم آتی ہے [3] قولہ قال بعضهم۔ یہ مذہب خبر کی نفی بر طریق مبالغہ لازم کی نفی خود فعل کی نفی سے ابلغ ہونی ہے۔ جیسے ماقربت

[4] باقٍ علی حاله۔ ای مضارع للحال او الاستقبال۔ [5] قال بعضهم۔ ای ابن مشرومه و ابن الاعرابی و ابن الانباری و قطرب و ثعلب و جماعة من الکوفیین۔ [6] لا یفید النفی فی الماضی۔ یعنی کاد اذا دخل علی الماضی افاد ثبوت الخبر و نفیه۔ و اذا دخل علی المضارع افاد ثبوته فقط۔ و ان کان المضارع بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ فذبحوها وما کادوا یفعلون۔ و اذا دخل علی الاسم افاد ثبوت الخبر فقط۔ و ان کان الاسم بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً۔ و ان کان الاسم بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً۔ و ان کان الاسم بمعنی الماضی کما فی قوله تعالیٰ لقد کدت ترکن الیهم شیئاً قلیلاً۔

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۱۳۸

Marfat.com

وفی المستقبل یفیدہ والثالث کرب وھو یرفع الاسم وینصب الخبر وخبرہ یجئ فعلاً مضارعًا دائمًا بغیر ان نحو کرب زید یخرج والرابع اوشک وھو یرفع الاسم وینصب الخبر وخبرہ فعل مضارع مع ان

النوع الحادی عشر افعال المقاربۃ

ترکیب
صفحہ ۱۴۰

او بغیر ان مثل اوشك زید ان یجیء او یجی وقال بعضهم ان افعال المقاربة سبعة هذه الاربعة المذکورة وجعل و طفق واخذ و هذه الثلثة مرادفة لکرب و موافقة له فی الاستعمال

النوع الثانی عشر

افعال المدح والذم

(۱) قولہ جعل جعل بمعنے طفق اور طفق بمعنے اخذ اور اخذ بمعنے شروع آتا ہے یعنی تینوں بمعنی شروع آتے ہیں۔

(۲) قولہ مرادفۃ۔ بفتح اول لغت میں ہم معنی ہیں

(۳) موافقۃ لہ فی الاستعمال۔ موافقت اس بات میں ہے کہ فعل مضارع اس کی خبر پر فعل ماضی کی طرح داخل ہوتا ہے۔ فاعلہ ضمیر ان ہوتی ہے۔ کاد کے ساتھ متی استعمال ہوتا ہے یعنی کاد کے ساتھ متی استعمال ہوتا ہے۔

(۴) النوع الثانی عشر۔ افعال المدح والذم

(۵) افعال المدح والذم۔ یعنی وہ افعال جو شے کو مدح و ذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے نعم الرجل زید کہ زید کی تو اس کلام سے زید میں مدح کا ثابت کرنا ہے۔ اور (ساء) اور (بئس) کہ ان سے مذمت ثابت ہوتی ہے۔

النوع الثالث عشر۔ افعال المدح والذم

(۱) قولہ جعل جعل بمعنے طفق اور طفق بمعنے اخذ اور اخذ بمعنے شروع آتا ہے یعنی تینوں بمعنی شروع آتے ہیں۔

(۲) قولہ مرادفۃ۔ بفتح اول لغت میں ہم معنی ہیں

(۳) موافقۃ لہ فی الاستعمال۔ موافقت اس بات میں ہے کہ فعل مضارع اس کی خبر پر فعل ماضی کی طرح داخل ہوتا ہے۔ فاعلہ ضمیر ان ہوتی ہے۔ کاد کے ساتھ متی استعمال ہوتا ہے یعنی کاد کے ساتھ متی استعمال ہوتا ہے۔

(۴) النوع الثانی عشر۔ افعال المدح والذم

(۵) افعال المدح والذم۔ یعنی وہ افعال جو شے کو مدح و ذم کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ جیسے نعم الرجل زید کہ زید کی تو اس کلام سے زید میں مدح کا ثابت کرنا ہے۔ اور (ساء) اور (بئس) کہ ان سے مذمت ثابت ہوتی ہے۔

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۱۴۲

Marfat.com

وَهِيَ اربعةٌ الاول نِعْمَ اصله نَعِمَ بفتح الفاء وكسر العين فكسرت الفاءُ اتّباعًا للعين ثم اسكنت العين للتخفيف فصار نعم وهو فعل مدح وفاعله قد يكون اسم جنس معرفًا باللام مثل نعم الرجل زيد

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۴۴

Marfat.com

النوع الثانی عشر
لفعال المدح الذم

فالرجل مرفوع بانه فاعل نعم وزيد مخصوص بالمدح مرفوع بانه مبتدأ ونعم الرجل خبره مقدم عليه ومرفوع بانه خبر مبتدأ محذوف وهو الضمير تقديره نعم الرجل هو زيد فيكون على التقدير الاول جملة واحدة وعلى التقدير الثاني جملتين وقد يكون فاعله اسما مضافا

ترکیب
صفحہ ۱۴۶

(بقیہ صفحہ ۱۴۶)

Marfat.com

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

الی المعرف باللام نحو نعم صاحبُ الرجُل
زید وقد یکون ضمیرًا مستترًا ممیزًا
بنکرۃ منصوبۃ مثل نعم رجلًا زید
والضمیرُ المستترُ عائدٌ الی معهودٍ
ذهنی وقد یحذف المخصوص اذا دلّ
علیه قرینه مثل نعم العبد ای نعم
العبد ایوب والقرینة

ترکیب صفحہ ۱۴۸

Marfat.com

سیاقُ الآیۃ وشرطُ المخصوص ان یکون مطابقًا للفاعلِ فی الافرادِ والتثنیۃ والجمع والتذکیر والتانیث مثل نعم الرجل زید ونعم الرجلان الزیدان ونعم الرجال الزیدون ونعمت المرأۃُ ھندٌ ونعمت المرأتان الھندان ونعمت النساءُ الھنداتُ

النوع الثانی عشر
افعال المدح والذم

ترکیب صفحہ ۱۵۰

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

والثانی بئس وھو فعل ذم[1] اصلہ بَئِسَ من باب علم فکسرت الفاء لتبعیۃ العین ثم اسکنت العین تخفیفا فصار بئس وفاعلہ[2] ایضا احد الامور الثلثۃ المذکورۃ فی نعم وحکم المخصوص بالذم حکم المخصوص بالمدح فی جمیع[3] الاحکام المذکورۃ مثل بئس الرجل زید وبئس صاحب[4] الرجل زید وبئس رجلا زید وبئس الرجلان الزیدان وبئس الرجال الزیدون وبئست المرأۃ ھند

ترکیب
صفحہ ۱۵۲

Marfat.com

هند وبئس المرأتان الهندان وبئست النساء الهندات والثالث ساء وهو مرادف لبئس موافق له في جميع وجوه الاستعمال والرابع حَبَّ بفتح الفاء اوضمها اصله حبب بضم العين فاسكنت الباء الاولى وادغمت في الثانية على اللغة الاولى او نُقلت ضمتها الى الحاء وادغمت الباء في الباء على اللغة الثانية

النوع الثاني عشر افعال المدح والذم

١ه قوله ساء

ترکیب صفحہ ۱۵۴

وَحَبَّ لَا يَنْفَصِلُ عَنْ ذَا فِي الْاِسْتِعْمَالِ وَ
هٰذَا يُقَالُ فِي تَقْرِيْرِ الْاَفْعَالِ حَبَّذَا اَوْ هُوَ مُرَادِفُ
لِنِعْمَ وَ فَاعِلُهُ ذَا وَالْمَخْصُوْصُ بِالْمَدْحِ مَذْكُوْرٌ بَعْدَهُ
وَاَعْرَابُهُ كَاَعْرَابِ مَخْصُوْصِ نِعْمَ فِي الْوُجُوْهِ
الْمَذْكُوْرَيْنِ لٰكِنَّهُ لَا يُطَابِقُ فَاعِلُهُ فِي الْوُجُوْهِ
الْمَذْكُوْرَةِ مِثْلَ حَبَّذَا زَيْدٌ

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

Marfat.com

وَحَبَّذَا الزَّيْدَانِ وَحَبَّذَا الزَّيْدُونَ وَحَبَّذَا هِنْدٌ وَحَبَّذَا الْهِنْدَانِ وَحَبَّذَا الْهِنْدَاتُ وَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ[1] وَبَعْدَهُ اسْمٌ مُوَافِقٌ[2] لَهُ مَنْصُوبًا[3] عَلَى التَّمْيِيزِ[4] أَوْ عَلَى الْحَالِ[5] مِثْلُ حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا رَاكِبًا زَيْدٌ وَحَبَّذَا زَيْدٌ رَجُلًا وَحَبَّذَا زَيْدٌ[6] رَاكِبًا

[1] قولہ قبلہ یعنی وہ اسم جو حبذا کے فاعل سے پہلے ذکر کیا جائے اور بعدہ اسم موافق لہ یعنی وہ اسم جو حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے اور وہ اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہو۔

[2] قولہ موافق لہ یعنی حبذا کے فاعل کے افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث میں موافق ہو۔

[3] قولہ منصوبا یہ اسم حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے یا قبل ذکر کیا جائے ہر حال میں منصوب ہوگا۔

[4] قولہ علی التمییز یہ اسم حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے تو تمییز ہوگا۔

[5] قولہ علی الحال یہ اسم حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جائے تو حال ہوگا۔

[6] قولہ وحبذا زید رجلا الخ یہ اسم حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے تو تمییز ہوگا۔

النوع الثانی عشر افعال المدح والذم

(۱) فعل مدح و ذم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حبذا (۲) ساء۔

(۲) حبذا کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حبذا جب حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے۔ (۲) حبذا جب حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جائے۔ (۳) حبذا جب حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جائے۔

(۳) حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے تو حبذا کے فاعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم ظاہر (۲) اسم اشارہ (۳) اسم موصول۔

(۴) حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جائے تو حبذا کے فاعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم ظاہر (۲) اسم اشارہ (۳) اسم موصول۔

(۵) حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جائے تو حبذا کے فاعل کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم ظاہر (۲) اسم اشارہ (۳) اسم موصول۔

(۶) حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جائے تو حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۷) حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جائے تو حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۸) حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جائے تو حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۹) حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۱۰) حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۱۱) حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۱۲) حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۱۳) حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے قبل ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

(۱۴) حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے قبل و بعد ذکر کیا جانے والا اسم حبذا کے فاعل کے موافق ہوگا۔

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۵۸

واعلم انه لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها ولهذا سميت هذه الافعال غير متصرفة

النوع الثالث عشر

افعال القلوب وانما سميت بهذا لان صدورها من القلب ولا دخل فيه للجوارح وتسمى افعال الشك واليقين

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

Marfat.com

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ایضاً لان بعضها للشك وبعضها لليقين وهي تدخل[1] على المبتدأ والخبر وتنصبهما معاً بان يكونا مفعولين[3] لها وهي سبعة[4] ثلثة[5] منها للشك وثلثة[6] منها لليقين وواحد[7] منها مشترك بينهما

[1] قوله تدخل على المبتدأ والخبر يعني جملة اسمية پر داخل ہوتے ہیں۔ اور فعل وفاعل یعنی جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے۔

[2] قوله وهي تدخل الخ یہ افعال قلوب کا قول جملہ فعلیہ پر ہونے کی وجہ سے کہ اگر جملہ فعلیہ پر داخل ہوں تو اپنے مسند الیہ کیلئے فاعل یا نائب فاعل کو نصب نہیں دیتے۔ اگر اپنے مسند الیہ کے بغیر ہوں تو فعل کیلئے

[3] قوله مفعولين لها یعنی ان افعال قلوب کے داخل ہونے سے پہلے مبتدا وخبر دونوں مرفوع تھے۔ اب ان کے داخل ہونے سے مبتدا وخبر دونوں منصوب ہو گئے۔ اور ان کو مفعولین کہا جاتا ہے۔ اور یہ افعال قلوب اور دوسرا جزو ان کا مسند الیہ جملہ فعلیہ کا فعل ہوگا یا فاعل۔ اول باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رافع معنوی ہو جائے۔ حالانکہ فعل کا رافع معنوی ہونا ہے۔ اور دوم بھی باطل ہے کیونکہ مستتر ضمیر سے ایک اثر کا صدور لازم آئے گا۔ ایک موثر سے یہ افعال قلوب اور دوسرا موثر جملہ فعلیہ کا فعل۔ اور وہ

[4] قوله وهي سبعة یہ افعال قلوب سات ہیں جن کا نام محویں کے اور بعض سات میں منحصر نہیں ہیں۔ اور یہ سات افعال قلوب ہیں جن کا مرجع دو افعال ہیں۔ علم اور ظن۔ جس کا مرجع علم ہو وہ یقین کیلئے ہوتا ہے۔ اور جس کا مرجع ظن ہو وہ شک کیلئے ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ افعال قلوب مشترک ہیں۔ یعنی کبھی یقین کیلئے ہوتے ہیں کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔

[5] قوله ثلثة منها للشك یہ تین افعال قلوب شک کیلئے ہوتے ہیں۔ اور ان کا مسند الیہ جملہ فعلیہ کا فعل ہوگا یا فاعل۔ اول باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رافع معنوی ہو جائے۔ حالانکہ فعل کا رافع معنوی ہونا ہے۔ اور دوم بھی باطل ہے کیونکہ مستتر ضمیر سے ایک اثر کا صدور لازم آئے گا۔ ایک موثر سے یہ افعال قلوب اور دوسرا موثر جملہ فعلیہ کا فعل۔ اور وہ

[6] قوله وثلثة منها لليقين یہ تین افعال قلوب یقین کیلئے ہوتے ہیں۔ اور ان کا مسند الیہ جملہ فعلیہ کا فعل ہوگا یا فاعل۔ اول باطل ہے کیونکہ اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ فعل کا رافع معنوی ہو جائے۔ حالانکہ فعل کا رافع معنوی ہونا ہے۔ اور دوم بھی باطل ہے کیونکہ مستتر ضمیر سے ایک اثر کا صدور لازم آئے گا۔ ایک موثر سے یہ افعال قلوب اور دوسرا موثر جملہ فعلیہ کا فعل۔ اور وہ

[7] قوله وواحد منها مشترك بينهما یہ افعال قلوب مشترک ہیں۔ کبھی یقین کیلئے ہوتے ہیں کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔ اور بعض کے نزدیک ان میں سے ہر ایک کبھی یقین کیلئے ہوتا ہے کبھی شک کیلئے۔

(۱۶۳ صفحہ)

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۶۲

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

اما الثلثة الاول فحسبت وظننت و خلت مثل حسبت زيدًا فاضلًا وظننت بكرًا نائمًا وخلت خالدًا قائمًا وظننت اذا كان مِن الظِنَّة بمعنے التهمة لم يقتض المفعول الثاني مثل ظننت زيدًا اى اتهمته واما الثلثة الثانية فعلمت ورأيت ووجدت مثل علمت زيدًا امينًا ورأيت عمرًا فاضلًا ووجدت البيت رهينًا

ترکیب
صفحہ ۱۶۴

Marfat.com

وعلمت[1] قد يجيء بمعنى عرفت نحو علمت زيداً
اى عرفته و[2] رأيت[3] قد يكون بمعنى ابصرت[4]
كقوله تعالىٰ[5] فانظر ماذا ترىٰ[6] ووجدت[7]
قد يكون بمعنى اصبت مثل وجدت[8]
الضالة اى اصبتها

النوع الثالث عشر افعال القلوب

الفعل كون قوله خالياً فاظهر من حذف
القبيل نظر فانه ليس من
الاوية بمعنى ردية من حذف
القلب لانه يطلب مفعولين
الاوية بمعنى ردية من حذف
القلب لانه يطلب مفعولين
قراءة العلم بل هو مبنى
للدراى الذى هو الادراك
والمشاورة كذا فى كتب وجوه
العبارات اه فتامل فى
هذا الكلام فانى لا يذلل
الوهم عن نظير بعض تامل
فيه ع ج وجود ١٢
هذا البحث معنى الصورت
الرابعة بمعنى تفكرت فان
الرابعة بمعنى تفكرت فان
اس مقام پر مناسب نہیں کیونکہ
اس مقام پر اپنے معنی کا بیان
مقصود ہے جس کے اعتبار سے
متعدی بیک مفعول ہو۔ اور
بابِ معنی رابعت متعدی بیک
مفعول نہیں ہوا بواسطہ (فی)
متعدی ہوتا ہے ۵ قولہ
استعمال بھی اگر دو افعال جوارح
سے کرادراک کو مستلزم ہوتا
ہے علمت سے تعریف
ہوگیا ۵ قولہ
فانظر ہے

[1] قولہ علمت قد یجیء یہاں سے
علمت افعال قلوب کے بعض دیگر
افعال قلوب جن کے اعتبار
معانی بیان کرتے ہیں جن کے
متعدی بدو مفعول نہیں ہوتے
بلکہ صرف ایک مفعول کی جانب
متعدی ہوتے ہیں جن کے اعتبار متعدی
ایسے بھی ہیں جن کے اعتبار متعدی
بیک مفعول بھی نہیں
ہوتے۔

[2] قولہ ای عرفته
ہوسکتا ہے کہ علم میں بابِ علم
سے ہو جو فرق نہیں
سکتا کہ علم تصوری فرق نہیں
اور عرفت الذہنیان فاقہم
یہ کہ معرفت کو بابِ علم
استعمال کرنے میں جو فرق
متعلق ہو ۱۲ میوا سط وہ ایک
مفعول کو نصب دیتا ہے اور
لفظ علم کو بابِ ادراک میں
جو شے اور اس کی صفت دونوں
سے متعلق ہے ای دو شے وہ دو
مفعول کو نصب دیتا ہے اور

[3] قولہ رأیت قد یکون بمعنی ابصرت
ہاں ایک نوع میں عالم ہی
میں ایک نوع بصارت کی مثال میں
رابعت بمعنی ابصرت
ورنہ کلیت بمعنی تفکرت
وہ رابعت قلبی کہ تعدی الی المفعول
بفی تفکرت الطلاق فی
ماذا ترى. اول نفہ بہ
رویت بصری کی مثال میں پیش
کرنا صحت نہیں رکھتا کما
رویت بصری (ع)

[4] قولہ ابصرت
ہاں ایک نوع بصارت کی مثال میں
پیش کیا جواب مصنف کا مقصود
اور یعنی عرفت سے جواب سوال
مقام مبہم ان معانی کو بیان کرنا ہے
جن کو قرائن و مقام سے قرب ہو یعنی از
قبیل ادراک ہوں بیان کردہ از قبیل ادراک
نہیں اور کتاب میں بیان کردہ از قبیل ادراک ہی
ہیں سوال وجہ اتیان الضالۃ
بمعنی اصبتها (ع)

[5] قولہ تعالیٰ
علمت بمعنی تعرفت (لام) ہو سکتا ہے
اشارہ وجدت جملہ بمعنی مستانفہ
عطف کردہ وجدت وجدان بمعنی
اندیشہ یہ حسبت بمعنی ظننت
کا نہیں جو ظن و تردد کے لیے
مستعمل ہوتا ہے بمعنی اعتقاد
یقین

[6] قولہ فانظر ماذا ترى
ہاں ایک نوع میں عالم ہی میں
رابعت بمعنی تفکرت کی مثال میں
پیش کیا جواب مصنف کا مقصود
ہے کہ اس مقام پر اپنے معنی کا بیان
متعدی بیک مفعول ہو۔ اور
مفعول نہیں ہوا بواسطہ (فی)
متعدی ہوتا ہے ۵ قولہ
بمعنی الصورت ابصار بمعنی
استعمال بھی اگر دو افعال جوارح
سے کرادراک کو مستلزم ہوتا
ہے علمت سے تعریف
ہوگیا ۵ قولہ
فانظر ہے

[7] قولہ ووجدت
وجدان بمعنی غضب (لام) ہو سکتا ہے
اشارہ وجدت جملہ بمعنی مستانفہ
عطف کردہ وجدت وجدان بمعنی
اندیشہ یہ حسبت بمعنی ظننت
کا نہیں جو ظن و تردد کے لیے
مستعمل ہوتا ہے بمعنی اعتقاد
یقین

[8] قولہ وجدت الضالۃ
ہاں ایک نوع میں عالم ہی میں
رابعت بمعنی تفکرت کی مثال میں
پیش کیا جواب مصنف کا مقصود
ہے کہ اس مقام پر اپنے معنی کا بیان
متعدی بیک مفعول ہو۔ اور
مفعول نہیں ہوا بواسطہ (فی)
متعدی ہوتا ہے ۵ قولہ
بمعنی الصورت ابصار بمعنی
استعمال بھی اگر دو افعال جوارح
سے کرادراک کو مستلزم ہوتا
ہے علمت سے تعریف
ہوگیا ۵ قولہ
فانظر ہے

Marfat.com

ترکیب

صفحہ ۱۶۶

فَاِنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَعَانِیْ لَا یَقْتَضِیْ اِلَّا مُتَعَلَّقًا وَّاحِدًا فَلَا یَتَعَدّٰی اِلَّا اِلٰی مَفْعُوْلٍ وَّاحِدٍ وَالْوَاحِدُ الْمُشْتَرَکُ بَیْنَھُمَا ھُوَ زَعَمْتُ مِثْلُ زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا فَھُوَ لِلْیَقِیْنِ وَ زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا فَھُوَ لِلشَّکِّ

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

کیونکہ اسمائے الٰہی میں مبالغہ نہیں ہوتا (اس لئے کہ مبالغہ ان صفات میں ہوتا ہے جو قابل زیادت ونقصان ہوں اور صفات الٰہی زیادت ونقصان سے پاک ہیں) ان کے صیغے صیغہ نسبت ہوتے ہیں جیسے تمار کذا فی حاشیۃ الصاوی علی الجلالین وغیرھا ۱۲

سے قولہ شکورا بروزن صبور اس کے دو معنی ہیں اول احسان کا بدلہ دینے والا دوم تھوڑی چیز کو قبول کرنے والا یہاں پر یہی معنی مراد ہیں یعنی مثال مذکور کے معنی یہ ہوئے کہ میں نے گمان کیا کہ شیطان گناہ صغیرہ کے ارتکاب پر راضی ہو جائے گا حالانکہ ایسا نہیں وہ تو ہر وقت راضی ہوتا ہے جب وہ کبیرہ کا ارتکاب کرے اعاذنا اللہ تعالیٰ وجمیع المسلمین منہ ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۶۹ (فا) حرف تعلیل مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (کل) مفرد صحیح منصوب لفظاً موصوف (واحد) مفرد صحیح مجرور (من) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذہ) اسم اشارہ مبنی بر سکون

ترکیب
صفحہ ۱۶۸

Marfat.com

وفی هذه الافعال لا یجوز الاقتصار علی احد المفعولین لانهما کاسم واحد لان مضمونهما معا مفعول به فی الحقیقة وهو مصدر المفعول الثانی المضاف الی المفعول الاول ای معنی علمت زیدا افاضلا علمت فضل زید فلو حذف احدهما کان

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

ترکیب صفحہ ۱۷۰

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

يجوز حذف بعض اجزاء الكلمة الواحدة واذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها او تاخرت عنهما جاز ابطال عملها مثل زيد ظننت قائم وزيداً ظننت قائماً وزيد قائم ظننت و زيداً قائماً ظننت فاعمالها وابطالها حينئذ متساويان وقال بعضهم ان اعمالها اولى على تقدير التوسط وابطالها اولى على تقدير التاخر

(ف) قوله يجوز حذف بعض اجزاء الكلمة يعني اگر بعض اجزاء کلمه کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) حذف بعض اجزاء الکلمۃ یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کے حذف کی وجہ سے کلمہ ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله جاز ابطال عملها یعنی ان افعال کا عمل لفظاً ساقط ہو جائے

(ف) قوله جاز ابطال عملها یعنی ان افعال کا عمل لفظاً ساقط ہو جائے

(ف) قوله حينئذ متساويان یعنی توسط و تاخر میں ابطال عمل کا جواز برابر ہے

(ف) قوله حينئذ متساويان یعنی توسط و تاخر میں ابطال عمل کا جواز برابر ہے

(ف) قوله وقال بعضهم الخ یعنی توسط میں ابطال عمل کا جواز ضعیف ہے

(ف) قوله وقال بعضهم الخ یعنی توسط میں ابطال عمل کا جواز ضعیف ہے

(ف) قوله على تقدير التوسط الخ یعنی توسط میں ابطال عمل کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ توسط میں ان کی تخصیص کی آتی ہے

(ف) قوله على تقدير التوسط الخ یعنی توسط میں ابطال عمل کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ توسط میں ان کی تخصیص کی آتی ہے

(ف) قوله على تقدير التاخر الخ یعنی تاخر میں ابطال عمل کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ تاخر میں ابطال عمل کی تخصیص کی آتی ہے

(ف) قوله على تقدير التاخر الخ یعنی تاخر میں ابطال عمل کے جواز کی وجہ یہ ہے کہ تاخر میں ابطال عمل کی تخصیص کی آتی ہے

(ف) قوله وقال بعضهم الخ یعنی توسط و تاخر میں ابطال عمل کا جواز برابر ہے

(ف) قوله وقال بعضهم الخ یعنی توسط و تاخر میں ابطال عمل کا جواز برابر ہے

(ف) قوله جاز ابطال عملها یعنی ان افعال کا عمل لفظاً ساقط ہو جائے

(ف) قوله جاز ابطال عملها یعنی ان افعال کا عمل لفظاً ساقط ہو جائے

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله جاز حذف بعض اجزاء الكلمة یعنی اگر بعض اجزاء کلمہ کا ایک مفعول کو حذف کیا جائے تو حذف جائز ہے

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

(ف) قوله واذا توسطت الخ یعنی اگر افعال قلوب مفعولوں کے درمیان واقع ہوں، جیسے ضربت زیداً ظننت قائم فاعل اور اس کے مفعول کے درمیان واقع ہوئے ہیں

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۷۲

Marfat.com

وَاِذَا زِيدَتِ الْهَمْزَةُ فِي اَوَّلِ عَلِمْتُ وَرَاَيْتُ صَارَا
مُتَعَدِّيَيْنِ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَفَاعِيلَ نَحْوُ اَعْلَمْتُ زَيْدًا
عَمْرًا فَاضِلًا وَاَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا فَزِيدَ فِيهِمَا
بِسَبَبِ الْهَمْزَةِ مَفْعُولٌ آخَرُ لِاَنَّ الْهَمْزَةَ لِلتَّصْيِيرِ فَمَعْنَى
الْمِثَالِ الْاَوَّلِ حَمَلْتُ زَيْدًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَاضِلًا
وَمَعْنَى الْمِثَالِ الثَّانِي حَمَلْتُ عَمْرًا عَلٰى اَنْ يَعْلَمَ
خَالِدًا عَالِمًا وَذٰلِكَ مَخْصُوصٌ بِهٰذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ
دُونَ اَخَوَاتِهِمَا وَهٰذَا مَسْمُوعٌ مِنَ الْعَرَبِ
خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ

النوع الثالث عشر افعال القلوب

لله ای دخول الهمزة فی الفعلین یعنی دونوں فعل میں ہمزہ کا دخول عرب سے مسموع ہے

ترکیب
صفحہ ۱۷۴

Marfat.com

النوع الثالث عشر
افعال القلوب

فانه اجاز زيادة الهمزة فی جميع هذه الافعال قياسا علی علمت ورأيت نحو اظننت واحسبت واخلت واوجدت وازعمت زيدا عمرا افاضلا وانبأ ونبّاء واخبر وخبّر ايضا تتعدی الی ثلثة مفاعيل اعلم انه لا يجوز حذف المفعول الاول من المفاعيل الثلثة

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۷۶

لکن[۵۱] یجوز حذف المفعولین الاخیرین معاً
ولا یجوز حذف احدھما بدون الاخر کما مرّ

امّا القیاسیّۃ[۵۲] فسبعۃ عوامل

الاول منھا[۵۳] الفعل[۵۴] مطلقاً سواء کان
لازماً[۵۵] او متعدّیاً ماضیاً[۵۶] کان او مضارعاً
او امراً[۵۷] کان او نھیاً[۵۸] کلّ فعلٍ

الاول من العوامل القیاسیۃ الفعل

۵۱ قولہ لکن یجوز کیونکہ یہ دونوں مفعول علمت کے مفعولین کی طرح ہیں اور علمت کے مفعولین کا حذف مطلقاً جائز ہے کما مرّ تو ان کا بھی جائز۔ اور ایک کا حذف بغیر دوسرے کے مفعولین جائز نہیں جیسے علمت

۵۲ قولہ امّا القیاسیۃ مصنف یہاں سے عوامل قیاسیہ کو بیان شروع کرتے ہیں چونکہ قیاسیہ سماعیہ پر مقدم ہیں اور سماعیہ کثیر الدور ہیں اس لئے ان کو مؤخر کردیا۔ عامل قیاسی وہ ہوتا ہے جس کی تعیین بوجہ کثرت نہ ہو جیسے ضرب جو کثرت سے فاعل مفعول وغیرہ بنتا ہے اور عامل سماعی وہ ہوتا ہے جس کی تعیین بوجہ کثرت نہ ہو جیسے ضرب جو کثرت سے فاعل مفعول وغیرہ بنتا ہے

۵۳ قولہ الاول منھا عوامل قیاسیہ کو سماعیہ سے مؤخر کردیا عامل قیاسی میں موثر ہونے کی تعیین ہو جو کثرت سے ہوتی ہے اور عامل سماعی میں تعیین نہ ہو جو کثرت سے نہیں ہوتی ہے

۵۴ قولہ الفعل یہ فعل کی تعریف ہے جو مضارع کو بھی شامل ہے اور ماضی کو بھی اور امر کو بھی اور نہی کو بھی

۵۵ قولہ لازماً فعل لازم وہ ہے جو فاعل پر دلالت کرے

۵۶ قولہ متعدیاً ماضیاً متعدی وہ ہے جو مفعول پر دلالت کرے اور ماضی وہ ہے جو زمانہ گزشتہ پر دلالت کرے

۵۷ قولہ امراً کان امر وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا آئندہ میں کسی امر کے حدوث پر دلالت کرے

۵۸ قولہ نھیاً نہی وہ فعل ہے جو زمانہ حال یا استقبال میں کسی امر کے عدم حدوث پر دلالت کرے

نظر بران فعل کو افعال قلوب سے بعد بیان کیا ۱۲ منہ

۵۹ قولہ الفعل فعل وہ کلمہ ہے جو یعنی مستقل بالدلالت کرے ایک زمانہ معین پر جس میں زمانوں میں سے کوئی زمانہ معین ہو۔ اسی سے موضوع ہوتا ہو۔ اسی کی تعیین طرح دیگر عوامل قیاسیہ کی تعیین موضوع کی سے ہوتی ہے ۱۲ منہ

۶۰ قولہ کلاول دیگر عوامل قیاسیہ کی نسبت فعل کو افعال قلوب سے نسبت ہے کہ وہ بھی اسی طرح ہے

۶۱ قولہ ماضیاً کان اخبر عن فعل ماض لازماً او متعدیاً بواحد او اثنین او ثلاثۃ

۶۲ قولہ مضارعاً کان اخبر عن فعل مضارع لازماً او متعدیاً بواحد او اثنین او ثلاثۃ

۶۳ قولہ امراً کان اخبر عن فعل امر لازماً او متعدیاً بواحد او اثنین او ثلاثۃ

۶۴ قولہ نھیاً کان اخبر عن فعل نھی لازماً او متعدیاً بواحد او اثنین او ثلاثۃ

۶۵ قولہ کل فعل اس میں ناقص بھی داخل ہے اور فعل ناقص کا عمل اس کے اسم و خبر پر ہے

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۱۷۸

الاول من العوامل القياسية الفعل

يرفع الفاعل نحو قام زيد وضرب زيدٌ واما اذا كان متعديًا فينصب المفعول ايضًا مثل ضرب زيد عمرًا ولا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول فانّ تقديمه عليه جائز ولا يجوز حذف الفاعل بخلاف المفعول فانّ حذفه جائز نحو ضربَ زيدٌ والثاني المصدر

Marfat.com

ترکیب
صفحہ ۱۸۰

الثانی من العوامل القیاسیۃ المصدر

وھو اسم حدث اشتق منہ الفعل وانما سمی مصدرا لصدور الفعل عنہ فیکون محلا للقال البصریون ان المصدر اصل والفعل فرع لاستقلالہ بنفسہ وعدم احتیاجہ الی الفعل بخلاف الفعل فانہ غیر مستقل بنفسہ ویحتاج الی الاسم وقال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر

۱ قولہ اسم حدث۔ حدث سے مراد وہ معنی جو بطور خود وغیر کے ساتھ قائم ہوں خواہ غیر سے ان کا صدور ہو جیسے ضرب و

۲ قولہ اشتق منہ الفعل۔ اشتقاق کا مفہوم طویل ہے قصہ ۱۲ منہ

لغت میں بعض کے نزدیک اصطلاح میں اس کے

۳ قولہ البصریون۔ ان کا صدور ضرب و دونوں لفظوں کا تمام حروف اصلیہ میں مشترک ہونا۔ یا اکثر میں اگر تمام حروف اصلیہ میں اشتراک کے ساتھ سلسلہ ترتیب میں بھی اشتراک ہے جیسے ضرب و اور ضرب و

۴ قولہ لاستقلالہ بنفسہ۔ یعنی جو بطور خود قائم ہو جیسے

۵ قولہ وعدم احتیاجہ۔ یعنی جو بطور خود قائم نہ ہو جیسے

۶ قولہ ویحتاج الی الاسم۔ یعنی جو بطور خود قائم نہ ہو جیسے

۷ قولہ الکوفیون۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔ دلیل اول۔ مصدر کا مفہوم اجمالی ہے کیونکہ وہ صرف حدث ہے اور مفہوم فعل تین چیزیں۔ حدث۔ زمان۔ اور ایک تین کیلئے اصل ہوتا ہے تو مصدر فعل کے لئے اصل ہوا۔ دلیل سوم۔ اگر مصدر فعل سے مشتق ہوتا تو اس کے دلول میں بہ نسبت فعل زیادت ہوتی کہ مشتق منہ کے دلول پر مشتق کا دلول زیادہ ہوتا ہے حالانکہ مصدر کا دلول ہر ایک حدث ہے اور فعل کا دلول تین چیزیں۔ اور ایک تین کے ہر ایک ہوتا ہے مذہب البصریین۔ بعض نحاۃ کوفہ کی طرف منسوب ہے۔ اور بعض نے بصریین کی طرف منسوب کیا ہے۔ (منہ)

(۱۸۲)

Marfat.com

(۳۰) بسکون (و) فعل [illegible] ناقص اپنا اسم اور خبر [illegible] جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ [illegible] (ما) [illegible] فعل ماضی [illegible] (الصیغ) [illegible] (ھا) ضمیر [illegible] جمع مذکر [illegible] مرفوع محلا مقدر مبنی بر [illegible] (ھما) پوشیدہ [illegible] صیغہ جمع مذکر [illegible] نائب فاعل [illegible] مرفوع متصل [illegible] راجع ہوئے موصوف جمع مذکر [illegible] (ام) اسم منسوب [illegible] علامت [illegible] صفت موصوف مقدر اپنی صفت [illegible] (الانحاۃ) [illegible] سکون [illegible] ملکر نائب فاعل (انّ) حرف مشبہ بالفعل [illegible] مفرد منصرف

ترکیب صفحہ ۱۸۲

(بقیہ صفحہ ۱۸۲) نفسہ
استقلالہ بنفسہ ہے ۱۲
کے لیے عطف تفسیری ہے
قولہ ومحتاج الی
قولہ مستقل
الاسم یہ (غیر) مستقل
بنفسہ) کے لیے عطف تفسیری
ہے قولہ الکوفیون
ان سے مراد بصری و کسائی
فراء، ثعلب اور ان کے
متبعین ہیں ۱۲

ترکیب صفحہ ۱۸۲

(و) حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مرفوع
منفصل مبتدا مرفوع محلا مبنی بر
فتح راجع ہوئے (المصدر) اسم
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا
مفرد منصرف صحیح مجرور
(حادث) اسم مضاف
لفظا مضاف الیہ سے ملکر موصوف
اپنے مضاف ماضی مجہول مبنی
(اشتق) فعل ماضی مجہول مبنی بر
فتح صیغہ واحد مذکر غائب (من)
حرف جار مبنی بر سکون (ہ) ضمیر
مجرور متصل مجرور محلا مبنی

ضمیر راجع ہوئے موصوف
جار مجرور ملکر ظرف لغو (الفعل)
مفرد منصرف صحیح مرفوع
لفظا نائب فاعل اشتق
فعل مجہول اپنے نائب فاعل
اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوکر صفت موصوف
اپنی صفت سے ملکر خبر مبتدا
اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ
معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔
(و) حرف استیناف مبنی
بر فتح (إنّ) حرف مشبہ
بالفعل مکفوف عن العمل
مبنی بر فتح (ما) کافہ مبنی
بر سکون (سُمّی) فعل ماضی
مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر
غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع
متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع
محلا مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم
حادث الخ (مصدر) مفرد
منصرف صحیح منصوب
لفظا

(۳۳) مجرور لفظا مصدر مضاف (المصدر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ منصوب بنا بر مفعول لیت

مفعول بہ (ل) حرف [illegible] مفرد منصرف
جار مبنی بر کسر (صدور) مفرد
صحیح مصدر مضاف (الفعل) مفرد منصرف
منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ مرفوع
معنی بنا بر فاعلیت (عن) حرف جار مبنی
بر سکون (ہ) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی
بر ضم راجع ہوئے اسم حادث الخ جار مجرور ملکر
ظرف لغو صدور مضاف اپنے
مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مجرور جار
مجرور ملکر ظرف لغو سمی فعل مجہول اپنے
نائب فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے
ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مستانفہ ہوا (فا) فصیحہ
مبنی بر فتح (یکون) فعل مضارع معروف
صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظا
صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم حادث الخ (ال)
مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا خبر (ل)
حرف جار مبنی بر کسر (ہ) ضمیر مجرور متصل
مجرور محلا مبنی بر ضم راجع ہوئے الفعل
جار مجرور ملکر ظرف لغو (۳۴)

مبنی بر فتح (المصدر) معطوف علیہ (و)
صحیح منصوب لفظا معطوف (الفعل) مفرد منصرف
حرف عطف مبنی بر فتح (الفعل) معطوف علیہ
صحیح منصوب لفظا معطوف (اصل)
اپنے معطوف سے ملکر اسم (انّ) معطوف علیہ
مفرد منصرف صحیح مرفوع (فرع) مفرد
منصرف صحیح مرفوع بر فتح (فرع) معطوف
(و) حرف عطف مبنی بر فتح معطوف
منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف بالـ
علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (ل) حرف جار صحیح
مبنی بر کسر (استقلال) مفرد منصرف مجرور
مجرور لفظا مصدر مضاف (ہا) ضمیر مجرور
متصل ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسر
(خلاف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا

ترکیب
صفحہ ۱۸۲

مصدر مضاف (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور
لفظا مضاف الیہ منصوب بنا بر مفعولیت بخلاف
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر
ظرف مستقر ہوا (ثابتا) مقدر کا ثابتا اسم فاعل
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال
ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ [illegible]
مرفوع باعتبار محل [illegible]
حرف جار مبنی بر [illegible] (نفس)
مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل [illegible]

بالفعل مبنی بر فتح
(ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلا
مبنی بر ضم راجع ہوئے الفعل [illegible] مضاف
مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف
(مستقل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو)
ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہوئے (الفعل) موصوف
مبنی بر فتح راجع ہوئے بکسر (نفس)
مقدر (با) حرف جار مبنی بر کسر (نفس)
مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (ہ)
ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی
بر کسر راجع ہوئے موصوف مقدر نفس مضاف
اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف
لغو مستقل اسم فاعل اپنے فاعل اور
ظرف لغو سے ملکر صفت موصوف مقدر
اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ غیر
مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر
معطوف علیہ (و) حرف
عطف مبنی بر فتح
(محتاج) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر
مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا
مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم انّ (الی) حرف جار
مبنی بر سکون (الاسم) مفرد منصرف صحیح
مجرور لفظا جار مجرور ملکر ظرف لغو محتاج
اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر معطوف
معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (انّ)
اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا
(و) حرف عطف مبنی بر فتح (قال) فعل ماضی
معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب
(الکوفیون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو
نائب فاعل مفعول [illegible] صیغہ جمع مذکر متصل
(ھم) پوشیدہ (ھا) ضمیر مرفوع محلا مبنی
راجع ہوئے موصوف

(۴۲) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر (ل) حرف جار مبنی برکسر (اعلال) مفرد منصرف صحیح (۴۳)

مجرور لفظا جار مجرور [illegible] (اُن) حرف جار مبنی بر کسر [illegible] مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ [illegible] صحیح مجرور لفظا مضاف (احتیاج) مفرد منصرف [illegible] (و) حرف عطف مبنی بر فتح [illegible] اور ظرف لغو سے ملکر معطوف علیہ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ [illegible] مجرور ملکر ظرف لغو استقلال [illegible] مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور [illegible] نفس مضاف [illegible]

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

باعلاله وصحته بصحته نحو قَامَ قِیامًا و
قَاوَمَ قِوامًا أُعِلَّ قیامًا بقلب الواو فیه یاء
لقلب الواو الفا فی قام وصح قواما لصحته فی قاوم
ولا شك ان دلیل البصریین یدل علی اصالة
المصدر مطلقا ودلیل الکوفیین یدل علی
اصالة الفعل فی الاعلال فلا تلزم منه اصالته
مطلقا ولو کان هذا القدر یقتضی الاصالة

ترکیب صفحہ ۱۸۴

Marfat.com

الثاني من العوامل القياسية المصدر

يلزم ان يكون يعد بالياء واكرم متكلما بالهمزة اصلا وباقي الامثلة فرعا ولا قائل به احد اعلم ان المصدر يعمل عمل فعله فان كان فعله لازما فيرفع الفاعل فقط مثل اعجبني قيام زيد

ترکیب صفحہ ۱۸۶

۱۸۷

[illegible]

(۴) (لا) حرف نفی غیر عامل مبنی بر فتح مبنی بر سکون (فا) مثل ... فاعل صیغہ ... مفرد منصرف صحیح واحد مذکر مرفوع لفظاً (را) حرف جار مبنی بر ... مجرور محلاً ... (الاجل) (۵) ... مفرد منصرف ... ملکر ظرف لغو ہوئے ... صحیح مرفوع لفظاً فاعل ... جملہ اسمیہ ... مقام ... حال سے ... فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ... جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر ... تنبیہ

ترکیب صفحہ ۱۸۶ (۱)

(یلزم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) فعل ناقص مضارع منصوب صحیح مجرد از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (بعلی) اسم مقصور مرفوع تقدیراً ذوالحال (با) حرف جار مبنی بر کسر (الیاء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر حال اپنے ذوالحال سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اکرام) اسم مقصور محلاً مرفوع تقدیراً ذوالحال (متکلماً)

مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال اول۔ اصل میں بجارتی ہوئی تھی (صیغہ متکلم) مضاف کو حذف کرکے مضاف الیہ کو اسکے قائم مقام کردیا۔ اور مضاف کا اعراب (نصب) مضاف الیہ کو دیدیا۔ تو درحقیقت حال (صیغہ متکلم) ہے۔ ورنہ (متکلماً) کا حال بننا درست نہیں تھا۔ (با) حرف جار مبنی بر کسر (الھمزۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا۔ ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال۔ اسم فاعل اپنے فاعل

اور ظرف مستقر سے ملکر حال متداخل ملکر حال دوم۔ اسکو حال اول کا ذوالحال بنانا درست نہیں ہے کہ حال اول میں ضمیر نہیں ہے۔ فتفکر۔ اکرام ذوالحال اپنے دونوں حال سے ملکر معطوف۔ ایک معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (باقی) اسم منقوص معطوف علیہ ملکر معطوف مرفوع تقدیراً مضاف (الامثلۃ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ باقی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر اسم (اصلاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (فرعاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (ان) موصول اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مصدر ہوکر فاعل (یلزم) کا ذوالحال (و) حالیہ (۲)

لا فاعل بعد ... نفی جنس کا ... لفظاً منصوب جمہور ... ورنہ قائل بعد ... مضاف ہے نہیں بکرہ مشابہ بمضاف ... نصب کی ہوتا کیونکہ نہیں اور ... حرف نفی نکرہ مفردہ ... بلکہ ... فاعل مبتدی مساعدت ہے اور قائل اسم فاعل ... غیر عامل ہے۔ فاحفظہ وتشکر۔ قسم دوم ... امر حاضر معروف (انت) پوشیدہ فعل و ... ضمیر مرفوع متصل فاعل (اعلم) ... صیغہ واحد ... (ان) ضمیر ... (ت) مفتوحہ ... مبنی بر سکون (ت) ... مرفوع محلاً مبنی بر ... (ان) حرف تنبیہ علامت خطاب ... بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (المصدر) ... مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (ان) (یجعل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع ... فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح ... (عمل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول ... (فعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ ... مضاف ... مجرور محلاً مبنی بر ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر عمل کا ...

جملہ فعلیہ ہوکر شرط مبنی بر فتح (یرفع) (فا) جزائیہ ... فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے (المصدر) (الفاعل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ یرفع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا (فقط) میں (فا) ... (قط) اسم فعل بمعنی (انتہ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون (ت) امر میں (انت) ضمیر مبنی بر سکون (آن) ... پوشیدہ جس میں ... فاعل مرفوع مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ت) مفتوحہ علامت خطاب مذکر ... اسم فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ (اذا عرفت) ہوکر جزا۔ شرط مقدر (اذا عرفت) اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (مثل) مفرد منصرف بہ الفاعل ... صحیح مرفوع لفظاً مضاف (اعجبنی) ... قیام (زید) اسم مقصود حکماً مجرور مضاف الیہ۔ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی تقدیراً مضاف الیہ سے ملکر خبر۔ مثالہ مضاف الیہ صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ۔ مثال مفرد منصرف ... متصل مضاف الیہ مضاف (ہ) ضمیر مجرور ... راجع ہوئے بتقدیر مجرور محلاً مبنی بر ضم ... فاعل کو رفع دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی۔ لزوم فقط

(کان) فعل ناقص مبنی بر فتح (فعل) مفرد منصرف صحیح ... (ان) حرف ... مبنی بر سکون ... (فا) حرف ... معلوم فعل اپنے فاعل ... ملکر جملہ ... منصوب محلاً ... مفعول ... ملکر جملہ اسمیہ ... اپنے فاعل اور مفعول ... مفعول مطلق ... اپنے مضاف الیہ سے ملکر ... مضاف الیہ عمل مضاف ...

[illegible]

Marfat.com

وان كانَ متعديًا فيرفعُ الفاعل وينصب المفعول نحو اعجبني ضرب زيدٍ عمرًا فزيدٍ في المثالين مجرور لفظًا لاضافة المصدر اليه ومرفوعٌ معنًى لانه فاعل وهو على خمسة انواع

الثاني من العوامل القياسية المصدر

(ضرب) ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔ (ی) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب۔ (ن) وقایہ کا مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ مصدر مضاف مجرور لفظاً مضاف الیہ مرفوع معنیٰ بنا بر فاعلیت صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ ضرب مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر فاعل ہوا (اعجب) فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال (ق)

(بقیہ صفحہ ١٨٨) مصدر علم سے مصدر کا اسم مصدر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اشتقاق کبھی نہیں ہوتا۔ ان دونوں مثالوں میں زید کا لفظاً مرفوع اور مجرور لفظاً ہونا تقدیراً (قیام) بھی جائز ہے۔ اس مثال میں مصدر لفظاً مثال اول میں ہے اور ضرب مثال ثانی فعل۔ مرفوع اور منصوب میں لانہ فاعل معطوف کی ہو جاتا ہے اس لیے معطوف مجرور بنا۔ یعنی مرفوع ہے چونکہ معطوف فاعل معنیٰ مرفوع ہوگا جیسے عجبت۔ اور صفت بھی مرفوع اعتبار سے لفظ کے جیسے ضرب القصار التوب۔ اور من دق القصار معطوف مرفوع ہے۔ میں (صاحبہ) القصار النوب الیحاذق صفت مرفوع ہے کیونکہ عجبت من دق کے ساتھ اعراب بنی جاتا ہے۔ عمل اسکو مجرور لفظاً بعض کے نزدیک معرب ہے۔ لہٰذا حکایت بعض کے نزدیک تقدیراً مرفوع ہے اور بعض کے نزدیک محلاً مرفوع ہوتی ہے۔

ترکیب صفحہ ١٨٨ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر سکون (کان) فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے فعلہ (ضحک) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے اسم کان۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر (فا) جزائیہ مبنی بر فتح (یضحک) فعل مضارع مجزوم صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے المصلی (الفاعل) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (ینصب)

فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ناصب و جازم صیغہ واحد مذکر غائب مرفوع لفظاً صیغہ متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً (ھو) ضمیر مرفوع راجع ہوئے المصلی المفعول بہ۔ محلاً مبنی بر فتح راجع منصوب لفظاً مفعول بہ۔ مفرد منصرف فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معطوف ہوا۔ (ذی) مفرد منصرف مرفوع لفظاً مضاف مثال مفرد مجرور لفظاً۔ جاری ہوئے صحیح مرفوع لفظاً اسم منصوب (ما) مضاف الیہ ضرب (زید عمرا) اسم مفعول مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مقدر (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مبنی بر ضم راجع صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ مجرور محلاً فاعل کا متعدی بتقدیر مثال مضاف الیہ ہوئے بر نصب زید۔ مبتدا مثال اپنی خبر سے مل کر مفعول بہ ملکر مبتدا بتقدیر ارادہ مضاف الیہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (اعجب) فعل معنی (ص ٥٠)

بنی بر فتح (زید) طلقاً ذوالحال (ق) صحیح مرفوع مبنی بر سکون (المتالمین) حرف جار مبنی بر یا قبل مفتوح مجرور (تا) بنا ثمی مجرور یا ظرف مستقر ہوا (تا) بنا مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا منصرف صحیح مقدر کا۔ تا بنا مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد متصل منصوب لفظاً (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے ذوالحال اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتدا۔ (مجرور) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ (لفظاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ از نسبت اسم مفعول نائب فاعل یا (لفظاً) صفت موصوف مقدر (حجراً) کی۔ اور (حجراً) منصوب بر نزع خافض ای بحجر لفظ۔ ای ملفوظ حجراً موصوف مقدر ای صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ (وھل) من حیث المعنی۔ وان کان فیہ ارتکاب التقدیرین۔

(ل) حرف جار مبنی بر کسر (اضافۃ) مصدر مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (المصادر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ منصوب مبنی بنا بر مفعولیت (الی) حرف جار مبنی بر سکون (ک) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے زید۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ اضافۃ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر مجرور (من)

(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (کا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع ہوئے زید۔ (فاعل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً خبر۔ ان کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ۔ ان موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مرفوع اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف لغو سے مل کر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

ترکیب صفحہ ١٨٨

(و) حرف استیناف (ھو) ضمیر منفصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے المصدر مبتدا مرفوع قبل سے المتعلق کی جو (علی) مفہوم ہوتا ہے۔ حرف جار مبنی بر سکون (خمسۃ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ ممیز جمع (انواع) مضاف مجرور لفظاً۔ منصرف ممیز مضاف مضاف الیہ سے ممیز مضاف الیہ ملکر تمیز۔ اپنی تمیز سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف ہوا (ثابت) صیغہ کا۔ ثابت مفرد

منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع ہوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ١٧

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

احدها ان یکون مضافاً الی الفاعل ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور

وثانیها ان یکون مضافاً الی الفاعل ولم یذکر المفعول نحو عجبت من ضربِ زیدٍ وثالثها ان یکون مضافاً الی المفعول حال کونه مَبنیّاً للمفعول القائم مقام الفاعل نحو عجبت من ضربِ یدٍ ای من ان یُضرَبَ زیدٌ و

رابعها ان یکون مضافاً الی المفعول ویذکر الفاعل مرفوعاً نحو عجبت من ضربِ اللصِ الجلادَ

ترکیب صفحہ ۱۹۰

الثانی من العوامل القیاسیة المصدر

وخامسها ان یکون[١] مضافًا الی المفعول و یحذف[٢] الفاعل نحو قوله تعالی لا یسأم[٣] الانسان من دعاء الخیر ای من دعائه الخیر اعلم ان هٰذه الصور جاریة فی مصدر الفعل المتعدی واما فی مصدر الفعل اللازم فصورة واحدة وهی[٤] اَن یضاف الی الفاعل نحو اعجبنی قعود زیدٍ وفاعل[٥] المصدر لا یکون مستترًا

ترکیب صفحہ ۱۹۲

ترکیب صفحہ ۱۹۲

Marfat.com

الثالث من العوامل القياسية
اسم الفاعل

ولا يتقدم[1] معموله عليه والثالث اسم فاعل وهو كل اسم اشتق[2] من فعل لذات من[3] قام به الفعل وهو يعمل[4] عمل فعله كالمصدر[5] فان كان مشتقا من الفعل اللازم فيرفع الفاعل فقط مثل زيد قائم ابوه وان كان مشتقا من الفعل المتعدي

[1] قوله ولا يتقدم معموله عليه يعني مصدر کے معمول کی مصدر پر تقدیم جائز نہیں خواہ معمول فاعل ہو یا مفعول ہاں معمول اگر ظرف یا جار مجرور ہے تو تقدیم جائز ہے کیونکہ ان توسع ہے جیسے آپ نے کریمہ فلما بلغ معه السعي میں معه کی تقدیم السعی پر کی ہے

[2] قوله اشتق من فعل یعنی فعل سے ماخوذ ہو اس سے وہ فعل مراد ہے جو فعل سے مشتق ہے جو غیر مشتق ہے اس کا اسم فاعل سے مشتق ہونا جائز نہیں جیسے ضرب سے ضارب مشتق ہے جو غیر مشتق ہے اس کا اسم فاعل سے مشتق ہونا جائز نہیں جیسے ضرب سے ضارب مشتق ہے جو غیر مشتق ہے اس کا اسم فاعل سے مشتق ہونا جائز نہیں

[3] قوله من قام یعنی قام سے ماخوذ ہو اس سے وہ فعل مراد ہے جو فعل سے مشتق ہے جو غیر مشتق ہے اس کا اسم فاعل سے مشتق ہونا جائز نہیں جیسے ضرب سے ضارب مشتق ہے جو غیر مشتق ہے اس کا اسم فاعل سے مشتق ہونا جائز نہیں جیسے ضرب سے ضارب مشتق ہے جو غیر مشتق ہے اس کا اسم فاعل سے مشتق ہونا جائز نہیں

[4] قوله وهو يعمل عمل فعله یعنی اسم فاعل اپنے فعل کا عمل فعل کی مناسبت سے یعنی اسم فاعل اپنے فعل کا عمل فعل کی مناسبت سے یعنی اسم فاعل اپنے فعل کا عمل فعل کی مناسبت سے

[5] قوله كالمصدر یعنی اسم فاعل مصدر کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اسم فاعل مصدر کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اسم فاعل مصدر کی طرح عمل کرتا ہے

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۱۹۴

Marfat.com

فيرفع الفاعل وينصب[1] المفعول به ايضاً مثل زيد ضارب غلامه عمرا وشرط[2] عمله ان يكون بمعنى[3] الحال او الاستقبال و انما اشترط باحدهما ليكمل[4] مشابهته بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهاً بالفعل المضارع بحسب اللفظ[5]

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

[1] قوله و ينصب المفعول به ايضاً مفعول به کو نصب دینے کے لئے متعدی ہونا شرط ہے۔ باقی مفاعیل کو لازم بھی نصب دیتا ہے۔ [2] قوله شرط عمله اسی طرح حال، تمیز، مستثنیٰ کو۔ یہ بھی شرط ہے کہ مصغر اور موصوف نہ ہو۔ کیونکہ مصغر اور موصوف ہونا علامت اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مضارع کیساتھ اسم فاعل کی مشابہت کمزور پڑ جاتی ہے اور اسم فاعل کا عمل اسی مشابہت پر مبنی ہے۔ لیکن مصغر اور موصوف نہ ہونا اس اسم فاعل کے عمل کیواسطے شرط ہے جو الف لام اسمی سے مجرد ہو۔ معرف بالف لام اسمی کے لئے شرط نہیں وہ مصغر اور موصوف ہونے کے باوجود عمل کریگا۔ کیونکہ وہ فی الحقیقت فعل ہے۔ صیغہ اسم کی جانب عدول اسلئے ہوا کہ فعل پر الف لام اسمی کا دخول اہل عرب مکروہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ صورتاً الف لام حرفی کے مشابہ ہے جو فعل پر داخل نہیں ہوتا۔ مستدرک علیہ الرحمۃ کے ظاہر کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بمعنی حال یا استقبال ہونا مطلقاً عمل کیلئے شرط ہے خواہ وہ عمل نصب ہو (م)

[3] بفتحتین بمعنے اندازہ اور بسکون سین بھی جائز ہے۔ ۱۲

[4] قوله ولیکمل مشابهته بالفعل المضارع لانه لما كان مشابهاً بالفعل المضارع بحسب اللفظ

[5] قوله بمعنى الحال او الاستقبال سوال آیت کریمہ وکلبهم باسط ذراعيه بالوصيد میں باسط اسم فاعل نہ بمعنی حال ہے نہ بمعنی استقبال بلکہ بمعنی ماضی ہے۔ حالانکہ (ذراعيه) مفعول بہ کو نصب دے رہا ہے تو یہ کہنا کہ مفعول بہ کو نصب دینے کے لئے بمعنی حال یا استقبال ہونا ضروری ہے درست نہ ہوا۔ جواب اسم فاعل کا بمعنی حال ہونا عام ہے کہ تحقیقاً ہو یا حکایۃً۔ تحقیقاً کے معنی یہ کہ متکلم ہو اور حکایۃً کے معنی یہ کہ متکلم فعل ماضی کو زمانہ حال میں واقع فرض کرے جیسے آیت کریمہ فلم تقتلون انبياء الله من قبل میں کہ (من قبل) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قتل انبیاء زمانہ ماضی میں واقع ہوا ہے پھر بھی اسکو (تقتلون) بصیغہ حال حکایۃً حال ماضیہ کے ماتحت تعبیر فرمایا اور یہ فرض اس فعل میں واقع ہوتا ہے جو مستغرب ہو۔ گویا متکلم اس فعل ماضی کو زمانہ تکلم میں حاضر کرتا ہے تاکہ مخاطب اسکو تصور کرکے تعجب کریں۔ اسی طرح (باسط ذراعيه) میں (باسط) اسم فاعل بطور حکایۃ (م)

[illegible]

Marfat.com

(ص) (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (اِنَّ) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل (مَا) کافہ مبنی بر سکون (اشترط) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عملہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (احد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (ھما) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے حال اور استقبال (م) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ۔ احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ (ل) حرف جار مبنی بر کسر۔ اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر جو مبنی بر سکون (یکمل) فعل مضارع معروف صحیح مجرور از ضمائر بارزہ منصوب لفظاً (بان) مقدر صیغہ واحد مذکر غائب (مشابھۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم الفاعل (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (الفعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب معنی موصوف (ال) حرف تعریف مبنی بر سکون (مضارع) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (حسب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (اللفظ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو اول۔

(بقیہ صفحہ ۱۹۶) فعل ماضی مفعول مطلق (آض) صیغہ واحد مذکر معروف مقدر مبنی بر فتح ضمیر مرفوع متصل غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح اپنے فاعل اور اسم الفاعل آض فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (مثل) مفعول مطلق مرفوع لفظاً مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف اپنے مضاف الیہ (عمرا) اسم مقصور حکماً مجرور مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثال مقدر کی مثال تقدیراً مضاف الیہ مرفوع لفظاً مضاف (ہ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے متعدی ہونے کی تقدیر پر اسم فاعل کا فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دینا۔ مثال مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ تقدیر ارادہ معنی۔ (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر غائب

(غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ غلام مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (عمرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ ضارب اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (شرط) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (عمل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم الفاعل عمل مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ۔ شرط مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا۔ (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یکون) مضارع معروف صحیح مجرور از ضمائر بارزہ فعل ناقص منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم الفاعل (معنی) اسم مقصور (با) حرف جار مبنی بر کسر (الحال) مفرد منصرف مجرور تقدیراً مضاف (او) حرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (الاستقبال) عطف مبنی بر سکون (الاستقبال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف الیہ معنی مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا ثابتاً مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم یکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل ظرف مستقر سے ملکر خبر یکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ (ص)

ترکیب صفحہ ۱۹۶

عامل مائۃ شرح بحل الکامل البشیر

فی عدد الحروف والحرکات والسکنات
فکان حینئذٍ مشابهًا بحسب المعنی ایضًا
ولیشترط ایضًا اعتمادہ علی المبتدأ فیکون
خبرًا عنه مثل المثال المذکور او علی الموصول
فیکون صلةً له نحو الضارب عمرًا فی الدار ای
الذی هو ضارب عمرًا فی الدار او علی الموصوف
فیکون صفةً له

الثالث من العوامل اللفظیة اسم الفاعل

Marfat.com

مثل مررت برجل ضارب ابنه جاریة
او علی ذی الحال فیکون حالا عنه مثل
مررت بزید راکبا ابوه او علی حرف النفی او
الاستفهام بان یکون قبله حرف النفی او
الاستفهام مثل ما قائم ابوه و اقائم ابوه
وان فقد فی اسم الفاعل احد الشرطین
المذکورین فلا یعمل اصلا

الثالث من العوامل القیاسیة اسم الفاعل

ـه یعنی کنیز جمع جواری ۱۲

ترکیب صفحہ ۲۰

(مثل) مفرد منصرف صحیح
مضاف (مرکبات)
بر جبل ضاد ب
جار مجرور
(مثل) اسم مقصور

ترکیب صفحہ ۲۱

(۳) ترکیب نمبر ۱ کے مطابق
فعل یا فاعل۔ (یا) حرف جار
مبنی بر کسر (زیر) مفرد منصرف
مفرد منصرف صحیح مضاف
اسم فاعل صیغہ واحد مذکر
مضاف الیہ مجرور
مضاف (ھا) ضمیر
مضاف الیہ مجرور محلاً
اسم مقصور محلاً مجرور تقدیراً
مجرور بحرف جر
حرف عطف یا استیناف
مبنی بر فتح
فعل ماضی
مبنی بر فتح
مفرد منصرف

بَلْ يكون حينئذٍ مضافاً الى مابعده مثل مررت بزيدٍ ضارب عمرٍو امسِ وان كانَ اسم الفاعل معرّفاً باللّام يعمل فى مابعده فى كلّ حال سواء كانَ بمعنى الماضى او الحال او الاستقبال وسواء كانَ معتمداً على احد الامور المذكورة او غير معتمدٍ

الثالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

قوله مضافاً الى مابعده یعنی دونوں شرطوں میں سے کسی ایک کے منتفی ہونے پر اسم فاعل اپنے مابعد کی جانب

وجوباً مضاف ہوتا ہے اور اس کی اضافت معنوی ہوتی ہے نہ لفظی۔ کیونکہ اضافت لفظی کے لئے شرط یہ ہے کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو

جو یہاں پر پائی نہیں جاتی۔ اس لئے کہ صورت مفروضہ میں اسم فاعل مابعد میں عامل نہیں پس اس کی اضافت لفظی نہیں تو اور جب اضافت لفظی نہیں تو لامحالہ معنوی ہوگی (۴)

عہ اس لام سے مراد اسمی ہے جو بمعنی اسم موصول ہوتا ہے ۱۲

Marfat.com

ترکیب

صفحہ ۲۰۲

التالث من العوامل القياسية اسم الفاعل

مثل الضارب عمرا الآن او امس او غدا هو زيد اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغة كضراب وضروب ومضراب بمعنى كثير الضرب وعلامة وعليم بمعنى كثير العلم وحذر بمعنى كثير الحذر مثل اسم الفاعل الذي ليس للمبالغة

(امثل) مضاف (الضارب) مضاف (عمرا) مفعول به (الآن) ظرف منصوب بفعل محذوف هو كائن او مستقر (او) حرف عطف (امس) بتقدير الضارب (او) حرف عطف (غدا) بتقدير الضارب (هو) مبتدا (زيد) خبر (اعلم) فعل امر (ان) حرف مشبه بالفعل (اسم) منصوب (الفاعل) مضاف اليه (الموضوع) صفة الفاعل (للمبالغة) جار ومجرور متعلق بالموضوع (كضراب) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة ثانية لاسم الفاعل (وضروب) معطوف على ضراب (ومضراب) معطوف على ضراب (بمعنى) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة ثالثة لاسم الفاعل (كثير) مضاف اليه (الضرب) مضاف اليه (وعلامة) معطوف على كثير (وعليم) معطوف على كثير (بمعنى) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة رابعة لاسم الفاعل (كثير) مضاف اليه (العلم) مضاف اليه (وحذر) معطوف على كثير (بمعنى) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة خامسة لاسم الفاعل (كثير) مضاف اليه (الحذر) مضاف اليه (مثل) مضاف اليه (اسم) مضاف اليه (الفاعل) مضاف اليه (الذي) اسم موصول مبني في محل جر صفة لاسم الفاعل (ليس) فعل ماض ناقص مبني على الفتح (للمبالغة) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر خبر ليس

(امثل) اسم تفضيل مضاف (الضارب) مضاف (عمرا) مفعول به منصوب بفعل محذوف (الآن) ظرف منصوب بفعل محذوف (او) حرف عطف (امس) بتقدير الضارب (او) حرف عطف (غدا) بتقدير الضارب (هو) مبتدا (زيد) خبر (اعلم) فعل امر (ان) حرف مشبه بالفعل (اسم) منصوب (الفاعل) مضاف اليه (الموضوع) صفة الفاعل (للمبالغة) جار ومجرور متعلق بالموضوع (كضراب) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة ثانية لاسم الفاعل (وضروب) معطوف على ضراب (ومضراب) معطوف على ضراب (بمعنى) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة ثالثة لاسم الفاعل (كثير) مضاف اليه (الضرب) مضاف اليه (وعلامة) معطوف على كثير (وعليم) معطوف على كثير (بمعنى) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة رابعة لاسم الفاعل (كثير) مضاف اليه (العلم) مضاف اليه (وحذر) معطوف على كثير (بمعنى) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر صفة خامسة لاسم الفاعل (كثير) مضاف اليه (الحذر) مضاف اليه (مثل) مضاف اليه (اسم) مضاف اليه (الفاعل) مضاف اليه (الذي) اسم موصول مبني في محل جر صفة لاسم الفاعل (ليس) فعل ماض ناقص مبني على الفتح (للمبالغة) جار ومجرور متعلق بمحذوف هو كائن او مستقر خبر ليس

قوله اسم الفاعل الخ اسم الفاعل اسم مشتق من فعله المضارع الذي بني للمعلوم للدلالة على من قام به الفعل او اتصف به على معنى الحدوث لا على معنى الثبوت فهو يدل على ذات وحدث وقيام الحدث بالذات قيام عرضي فيدل على ان الذات متصفة بالحدث في زمن من الازمنة الثلاثة بحسب القرائن فان دخل عليه ما يدل على الزمن الماضي كان كذلك وان دخل عليه ما يدل على الحال او الاستقبال كان كذلك وان لم يدخل عليه شيء من ذلك كان صالحا للحال او الاستقبال بحسب ما يقتضيه المقام من القرائن وهذا معنى قولهم اسم الفاعل يعمل عمل فعله بشرط كونه بمعنى الحال او الاستقبال وكونه غير مصغر ولا موصوف ولا محدود بتاء التأنيث ولا مؤخرا عن معموله ولا سببيا ولا مسبوقا بنفي او استفهام او حرف من حروف النداء او لا النافية للجنس او ان المصدرية او ما المصدرية او ما الزائدة على ما قاله الاخفش او ان المخففة من الثقيلة او ان الشرطية او لو او لولا او لوما او لوم او الا الاستثنائية او الا الزائدة او الا العاطفة او الا التي بمعنى غير او الا التي بمعنى الواو او الا التي بمعنى لكن او الا التي بمعنى بل او الا التي بمعنى لا او الا التي بمعنى لكن او الا التي بمعنى بل او الا التي بمعنى لا

قوله اسم الفاعل الخ اسم الفاعل اسم مشتق من فعله المضارع الذي بني للمعلوم للدلالة على من قام به الفعل او اتصف به على معنى الحدوث لا على معنى الثبوت فهو يدل على ذات وحدث وقيام الحدث بالذات قيام عرضي فيدل على ان الذات متصفة بالحدث في زمن من الازمنة الثلاثة بحسب القرائن فان دخل عليه ما يدل على الزمن الماضي كان كذلك وان دخل عليه ما يدل على الحال او الاستقبال كان كذلك وان لم يدخل عليه شيء من ذلك كان صالحا للحال او الاستقبال بحسب ما يقتضيه المقام من القرائن وهذا معنى قولهم اسم الفاعل يعمل عمل فعله بشرط كونه بمعنى الحال او الاستقبال وكونه غير مصغر ولا موصوف ولا محدود بتاء التأنيث ولا مؤخرا عن معموله ولا سببيا ولا مسبوقا بنفي او استفهام او حرف من حروف النداء او لا النافية للجنس او ان المصدرية او ما المصدرية او ما الزائدة على ما قاله الاخفش او ان المخففة من الثقيلة او ان الشرطية او لو او لولا او لوما او لوم او الا الاستثنائية او الا الزائدة او الا العاطفة او الا التي بمعنى غير او الا التي بمعنى الواو او الا التي بمعنى لكن او الا التي بمعنى بل او الا التي بمعنى لا

قوله اسم الفاعل الخ اسم الفاعل اسم مشتق من فعله المضارع الذي بني للمعلوم للدلالة على من قام به الفعل او اتصف به على معنى الحدوث لا على معنى الثبوت فهو يدل على ذات وحدث وقيام الحدث بالذات قيام عرضي فيدل على ان الذات متصفة بالحدث في زمن من الازمنة الثلاثة بحسب القرائن فان دخل عليه ما يدل على الزمن الماضي كان كذلك وان دخل عليه ما يدل على الحال او الاستقبال كان كذلك وان لم يدخل عليه شيء من ذلك كان صالحا للحال او الاستقبال بحسب ما يقتضيه المقام من القرائن وهذا معنى قولهم اسم الفاعل يعمل عمل فعله بشرط كونه بمعنى الحال او الاستقبال وكونه غير مصغر ولا موصوف ولا محدود بتاء التأنيث ولا مؤخرا عن معموله ولا سببيا ولا مسبوقا بنفي او استفهام او حرف من حروف النداء او لا النافية للجنس او ان المصدرية او ما المصدرية او ما الزائدة على ما قاله الاخفش او ان المخففة من الثقيلة او ان الشرطية او لو او لولا او لوما او لوم او الا الاستثنائية او الا الزائدة او الا العاطفة او الا التي بمعنى غير او الا التي بمعنى الواو او الا التي بمعنى لكن او الا التي بمعنى بل او الا التي بمعنى لا

قوله اسم الفاعل الخ اسم الفاعل اسم مشتق من فعله المضارع الذي بني للمعلوم للدلالة على من قام به الفعل او اتصف به على معنى الحدوث لا على معنى الثبوت فهو يدل على ذات وحدث وقيام الحدث بالذات قيام عرضي فيدل على ان الذات متصفة بالحدث في زمن من الازمنة الثلاثة بحسب القرائن فان دخل عليه ما يدل على الزمن الماضي كان كذلك وان دخل عليه ما يدل على الحال او الاستقبال كان كذلك وان لم يدخل عليه شيء من ذلك كان صالحا للحال او الاستقبال بحسب ما يقتضيه المقام من القرائن وهذا معنى قولهم اسم الفاعل يعمل عمل فعله بشرط كونه بمعنى الحال او الاستقبال وكونه غير مصغر ولا موصوف ولا محدود بتاء التأنيث ولا مؤخرا عن معموله ولا سببيا ولا مسبوقا بنفي او استفهام او حرف من حروف النداء او لا النافية للجنس او ان المصدرية او ما المصدرية او ما الزائدة على ما قاله الاخفش او ان المخففة من الثقيلة او ان الشرطية او لو او لولا او لوما او لوم او الا الاستثنائية او الا الزائدة او الا العاطفة او الا التي بمعنى غير او الا التي بمعنى الواو او الا التي بمعنى لكن او الا التي بمعنى بل او الا التي بمعنى لا

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۲۰۴

Marfat.com

فِي العمل وإن زالت المشابهة اللفظية بالفعل لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائماً مقام ما زال من المشابهة اللفظية ورابعها اسم المفعول وهو كل اسم اشتق

الرابع من العوامل القياسية اسم المفعول

ترکیب
صفحہ ۲۰۶

Marfat.com

الرابع
من العوامل القياسيه
اسم المفعول

لذات من وقع عليه الفعل وهو يعمل
عمل فعله المجهول فيرفع اسماً واحداً
بانه قائم مقام فاعله وشرط عمله كونه
بمعنى الحال والاستقبال واعتماده على
المبتدأ كما في اسم الفاعل مثل زيدٌ
مضروبٌ غلامه الآن او غداً او الموصول
نحو المضروب غلامه زيدٌ

Marfat.com

(بقیہ صفحہ ۲۰۸) مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم آنَّ (مقام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (فاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول۔ فاعل مضاف الیہ مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مقام مضاف فیہ۔ قائم اسم فاعل سے ملکر مفعول فیہ سے ملکر اسم فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر۔ آنَّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ۔ آنَّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلاً۔ جار مجرور ملکر مفعول ہوکر مجرور فعل اپنے فاعل سے ملکر ظرف لغو۔ یرفع فعل اپنے فاعل سے ملکر ظرف لغو سے ملکر اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط محذوف۔ اِذَا کَانَ الاھل

(ہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الموصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف مبنی بر سکون (او) حرف عطف مبنی بر سکون (ذی) اسمائے ستہ سے مجرور بیا مضاف (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (او) حرف عطف مبنی بر سکون (حرف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (النفی) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الاستفہام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ثابت) حرف جار مبنی بر سکون (فی) مفرد منصرف صحیح مجرور محلاً (اسم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (الفاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا ثبت فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابت) مقدر کا۔ ثابت مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ھذا) اسمیں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ بسوئے اعتماد مرفوع محلاً مبنی بر سکون مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (مثل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زید) مضروب غلامہ (الآن) اسم مقصود حکماً مجرور تقدیراً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر سکون (غداً) بتقدیر زید مضروب (ہ)

(ہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الموصول) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف مبنی بر سکون (او) حرف عطف مبنی بر سکون (ذی) اسمائے ستہ سے مجرور بیا مضاف (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف (او) حرف عطف مبنی بر سکون (حرف) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (النفی) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الاستفہام) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا (ثابت) حرف جار مبنی بر سکون (فی) مفرد منصرف صحیح مجرور محلاً (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر (غلامہ) اسم مفعول مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا اپنے مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل (الآن) ظرف بمعنی زمان حاضر مبنی بر فتح منصوب محلاً مفعول فیہ مضروب اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثال ثانی کی ترکیب بھی اسی طرح کرائی جائے صرف اتنا فرق ہے کہ اسمیں (غداً) ظرف معرب ہے۔ (نحو) مفرد منصرف جاری بجرائے صحیح مرفوع لفظاً مضاف المضروب غلامہ (زید) اسم مقصود حکماً مجرور تقدیراً مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر (ھو) مبتدائے محذوف کی۔ جو ضمیر مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مفعول کا بمعنی حال یا استقبال ہوکر اسم موصول پر اعتماد۔ ھو اسم موصول اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بر تقدیر ارادہ معنی (ال) بمعنی الذی اسم موصول مبنی بر سکون (مضروب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول۔ غلام مضاف اپنے

(بقیہ صفحہ ۲۰۸) مرفوع لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم آنَّ (مقام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (فاعل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم المفعول۔ فاعل مضاف الیہ مضاف الیہ سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مقام مضاف فیہ۔ قائم اسم فاعل سے ملکر مفعول فیہ سے ملکر اسم فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر۔ آنَّ کا اسم اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صلہ۔ آنَّ موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر مجرور محلاً۔ جار مجرور ملکر مفعول ہوکر مجرور فعل اپنے فاعل سے ملکر ظرف لغو۔ یرفع فعل اپنے فاعل سے ملکر ظرف لغو سے ملکر اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط محذوف۔ اِذَا کَانَ الاھل

(ہ) مفرد منصرف صحیح مجرور تقدیراً مضاف (الحال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (او) حرف عطف مبنی بر سکون (الاستقبال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر مستقر ہوا (ثابتاً) مقدر کا ثابتاً ظرف مستقر صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ضمیر صیغہ واحد مذکر اسمیں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کون۔ اسم مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر۔ کون مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اسم اور خبر سے ملکر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (اعتماد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر فاعلیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول۔ (علی) حرف جار مبنی بر سکون (المبتدأ) (ہ)

(کذلک) اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ (و) حرف عطف یا استیناف مبنی بر فتح (شرط) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (عمل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مصدر مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مرفوع معنی بنا بر اسمیت مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم المفعول (با) حرف جار مبنی بر کسر (معنی) اسم مقصود

ترکیب
صفحہ ۲۰۸

Marfat.com

الرابع من العوامل القياسية للمفعول

والموصوف مثل جاءني رجل مضروب غلامه او ذي الحال مثل جاءني زيد مضروباً غلامه او حرف النفي او الاستفهام مثل ما مضروب غلامه واذا انتفى فيه احد الشرطين المذكورين ينتفي عمله وحينئذٍ يلزم اضافته الى ما بعده واذا دخل عليه الالف واللام يكون مستغنياً عن الشروط في العمل مثل جاءني المضروب غلامه

ترکیب صفحہ ۲۱۰

(۴۴) اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

Marfat.com

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

وخامسها الصفة المشبهة وهي مشابهة باسم الفاعل في التصريف وفي كون كل منهما صفة مثل حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنُونَ حَسَنَةٌ حَسَنَتَانِ حَسَنَاتٌ على قياس ضَارِبٌ ضَارِبَانِ ضَارِبُونَ ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ وهي مشتقة من الفعل اللازم دالة على ثبوت مصدرها لفاعلها

ا قوله خامسها الصفة المشبهة [illegible]

[illegible]

ترکیب صفحہ ۲۱۲

على سبيل الاستمرار والدوام بحسب الوضع وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان لكونها بمعنى الثبوت واما اشتراط الاعتماد فمعتبر فيها الا ان الاعتماد على الموصول لا يتاتى فيها لان اللام الداخلة عليها ليست بموصول بالاتفاق وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول في المعرفة

الخامس من العوامل القياسية الصفة المشبهة

ترکیب
صفحہ ۲۱۴

Marfat.com

وعلى التمييز في النكرة ومجرورًا على الاضافة
وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية
وصيغها سماعية مثل حسن وصعب
وشديد وسادسها المضاف كل اسم
اضيف الى اسم آخر فيجر الاول الثاني
مجردًا عن اللام والتنوين وما يقوم مقامه
من نوني التثنية والجمع

السادس من العوامل القياسية المضاف

Marfat.com

ترکیب صفحہ ۲۱۶

السادس من لوازم [illegible] المضاف

لاجل[1] الاضافة والاضافة[2] اما بمعنى اللام[3] المقدرة ان لم يكن المضاف اليه من جنس المضاف ولا يكون ظرفا له مثل غلام زيد واما بمعنى من ان[4] كان من جنسه مثل خاتم فضة واما بمعنى في ان[5] كان ظرفا له نحو ضرب اليوم

ل قوله لاجل الاضافة ۔ لام لاجل الاضافة میں برائے تعلیل اور اجل بمعنی سبب اور الاضافة ... وسکون جیم بمعنی (من) کی جانب ... اضافت کی ...

ل قوله والاضافة ۔ ان تین حروف میں اضافت کا انحصار استقرائی ہے کہ اہل عرب اپنے کلام میں کبھی مضاف الیہ سے مضاف کی تخصیص کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس تقدیر پر اضافت بمعنی لام ہوتی ہے اور کبھی

جیسے غلام زید بل اخص مطلق جیسے یوم الاحد اور علم النحو ۱۲

ترکیب

صفحہ ۲۱۸

السابع
من العوامل القياسية
الاسم التام

وسابعها الاسم التام كل اسم تم فاستغنى عن الاضافة بان يكون فى اٰخره تنوين او ما يقوم مقامه من نونى التثنية والجمع او يكون فى اٰخره مضاف اليه وهو ينصب لنكرة على انها تمييز له فيرفع منه الابهام مثل عندى رطل زيتا ومنوان سمنا وعشرون درهما ولى ملوه عسلا

Marfat.com

واما المعنوية فمنها عددان

المراد من العامل المعنوى ما يعرف بالقلب وليس للسان حظ فيه احدهما العامل في المبتدأ والخبر وهو الابتداء اى خلو الاسم عن العوامل اللفظية نحو زيد منطلق وثانيهما العامل في الفعل المضارع وهو صحة وقوع الفعل المضارع موقع الاسم مثل زيد يعلم فيعلم مرفوع

واما المعنوية فمنها عددان

له قوله واما المعنوية جب مصنف عوامل لفظیہ کے بیان سے فارغ ہوئے تو عوامل معنویہ کا بیان شروع کیا۔

[illegible]

ترکیب صفحہ ۲۲۲

لصحة وقوعه موقع الاسم اذ يصح ان يقال
موقع يعلم عالم فعامله معنوى وعند الكوفيين
ان عامل الفعل المضارع تجرده عن العامل
الناصب والجازم وهو مختار ابن مالك رح

تمت

Marfat.com

دیباچہ

البشیر العامل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمداً لمن اسمہ اعرف المعارف ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ مصدر العلوم والعواطف ۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین ھم نجاۃ لھدایۃ النحو بالطرائف۔ ما دام کتب النحو تقرء ویکتب الصحائف

امّا بعد ۔ فقیر سید غلام جیلانی ابن المولوی سید غلام فخر الدین ابن امام علمائے نحویین واقف اسرار قاب قوسین مولٰنا المولوی حکیم سید سخاوت حسین قدس اللہ تعالیٰ روحھما وافاض علینا من برکاتھما فی الدارین ۔ اصحاب علم کی خدمات میں گذارش کرتا ہے کہ گذشتہ سال ۱۳۸۲ھ میں کتاب مستطاب (شرح مائۃ عامل) پڑھانے کا اتفاق ہوا جس میں یہ طلبہ شریک تھے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی عبدالمعید صاحب اشرفی (بہاری)، مولوی صوفی نذیر احمد صاحب نیازی (مرادآبادی)، مولوی حافظ غیاث الدین صاحب اشرفی (مرآدآبادی)، مولوی امداد علی صاحب (اُڑیسوی)، مولوی قاری فرہاد عالم صاحب (بہاری)، مولوی صوفی مصیر الدین صاحب (بہاری)، اِدھر ان طلبہ نے پُرزور تحریک کی کہ اِس کتاب کی ترکیب نحوی اُردو زبان میں تحریر کردی جائے۔ اُدھر محترم و معظم حامی سُنّت ماحی بدعت حضرت مولٰنا رفاقت حسین صاحب مدظلہ العالی بہاری مفتی اعظم کانپور کا زمانہ دراز سے اصرار تھا کہ اُردو زبان میں نحو کی ایک کتاب ایسی تالیف کردی جائے جو محقق مسائل اور کثیر جزئیات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسقدر آسان اور سلیس زبان میں ہو کہ مبتدی طلبہ اُس سے بآسانی استفادہ حاصل کرسکیں لیکن کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ فقیر نے دیکھا کہ اِس کتاب کی ابتک جسقدر ترکیبیں اُردو زبان میں شائع ہوئیں سب کی سب علم نحو کے معیار سے گری ہوئی ہیں اور مقصود ترکیب کسی سے پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقصود ترکیب یہ ہے کہ نحو میر میں پڑھے ہوئے مسائل کا اجرا کریا جائے اور کلمات کے اعرابی و بنائی حالات بتائے جائیں۔ تاکہ پڑھے ہوئے مسائل زبان پر بار بار جاری ہونے سے مبتدی کو محفوظ ہوسکیں اور عربی عبارت پڑھنے میں خطا سرزد نہ ہو۔ نظر بریں فقیر نے موقع کو غنیمت سمجھا اور روزانہ سبق کی ترکیب لکھ کر دیتا رہا۔ یہانتک کہ پوری کتاب کی ترکیب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہوگئی۔ مبتدی کی حالت کو

Marfat.com

پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترکیب میں الف لام تعریف کے اقسام بیان نہیں کئے۔ نیز نوع اول کی ترکیب میں اجمال رکھا اور نوع ثانی سے قدرے قدرے تفصیل شروع کی۔ تاکہ مبتدی پر دفعتاً زیادہ بار نہ پڑ جائے۔ پھر رئیس الاتقیا حضرت مولٰنا الحاج مولوی حافظ قاری شاہ **محمد مبین الدین** صاحب صدر مدرس دارالعلوم مظہر اسلام بریلی مدظلہ العالی۔ اور اُستاد المدرسین حضرت مولٰنا مولوی الحاج محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ الیٰ یوم التناد کے مشورہ مبارکہ سے بجائے تخشیۂ جدید اُستاد الاساتذہ حضرت مولٰنا مولوی **الٰہی بخش** صاحب قدس سرہٗ کے حاشیۂ فارسی کو اُردو میں کرنا شروع کیا۔ لیکن کہیں کہیں اُسکے بعض مضامین بضرورت حذف کئے اور کثیر مضامین اضافہ کر دیئے گئے۔ تاکہ مفتی اعظم کانپور کے ارشاد کی مِن وجہٍ تعمیل ہو جائے۔ یہ بھی بکرمہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اور دونوں کو (البشیر الکامل بحلِ شرح مائۃ عامل) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

فیارب محمد اجعلہ بین الشروح الاعرابیۃ + کالقرآن بین الکتب السّمادیۃ۔ بحرمۃ حبیبک المصطفیٰ وآلہٖ وصحبہٖ المجتبیٰ علیہ وعلیہم التحیۃ والثنا۔ لاسیّما بحرمۃ سیّدی الکریم۔ الحافظ السّیّد محمّد ابراھیم ادام اللہ تعالیٰ ظلہٗ علینا بلطفہ العمیم۔ ارباب علم کی خدمات میں باادب درخواست ہے کہ اضافہ کردہ مضامین اور ترکیب نحوی میں جو غلطیاں پائیں فقیر کو مطلع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ فقیر شکریہ کے ساتھ قبول کر کے طبع ثانی میں اُنکی اصلاح کر دے گا۔

اس سے پیشتر شرح مائۃ کی اُردو تراکیب بہت سی شائع ہوئیں۔ سب کی سب نحوی معیار سے گری ہوئی ہیں اور کسی سے مقصودِ ترکیب حاصل نہیں ہوتا۔ بالخصوص ایضاح العوامل وہ تو اغلاط کی پوٹ اور طلبہ کو گمراہ کرنے والی ہے۔ ٹائیٹل پیج پر اُسکی خصوصیات میں پہلی خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرّس مولٰنا ظہور احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ کتاب کے مطالعہ کرنیسے ظاہر ہوتا ہے کہ درجۂ علیا کے اِن مدرّس صاحب کو صرف میر اور ھدایۃ النحو کے مسائل بھی مستحضر نہیں۔ اور شانِ الوہیت و شانِ رسالت میں سوءِ ادبی تو آپکو دیوبندی اکابر کے ترکہ میں پہونچی ہے۔ بسم اللہ کی ترکیب میں تحریر کرتے ہیں (اللہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا (اسم مضاف کا) اسلاف کرام کی باادب تعبیر یہ ہے۔ اسم جلالت اپنی دونوں صفتوں سے ملکر مضاف الیہ ہوا۔ اور (آلہٖ) کی ترکیب میں لکھتے ہیں۔ (آل) مضاف (ہٖ) ضمیر واحد غائب جو کہ راجع ہے محمد (صلعم) کی طرف) یہاں پر بھی باادب تعبیر یہ ہے کہ (راجع بسوئے اسم رسالت) نیز اسم رسالت کے ساتھ۔ (صلعم) لکھنا حرماں نصیبی ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۱۶۴ میں ہے ولا یقتصر کتابتھا بنحو صلعم فانہ عادۃ المحرومین۔ یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بنظرِ اقتصار لفظ (صلعم) نہ لکھے کہ یہ حرماں نصیب اشخاص کی عادت ہے۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے درود شریف کا ایسا اقتصار کیا (سیاستاً) اُس کا ہاتھ کاٹا گیا تھا (السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ) اب میں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے پیشِ نظر اس کتاب کی موٹی موٹی ترکیبی خامیاں بطور نمونہ صفحہ وار بیان کرتا ہوں جس سے میرے دعویٰ مذکورہ کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

Marfat.com

دیوبندی ترکیب کی خامیاں

(۱) صفحہ ۶ پر بسم اللہ کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الرحمٰن پہلی صفت الرحیم اُسکی دوسری صفت) **اَقُوْلُ** یہ دونوں صیغۂ صفت ہیں جن کو ترکیب میں فاعل کیساتھ ملائے بغیر صفت قرار دینا خطائے فاحش ہے۔ الفوائد الشافیہ معروف بہ زینی زادہ ۶ میں سید شریف قدس سرہٗ کی شرح مفتاح سے نقل کرکے فرمایا (لانّ اسم المفعول وسائر الصفات المشتقۃ مع مرفوعاتھا معمولۃ) اسی طرح (للّٰہ) کے متعلق ثابت اور الشاملۃ۔ الکاملۃ المصطفٰی المجتبٰی سب کو بدون ضم مرفوع خبر اور صفت قرار دیدیا ہے۔ اسی طرح (افضل علماء الانام) میں افضل اسم تفضیل کو۔ ھدایۃ النحو میں اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ بیان کرنیکے بعد صفحہ ۵۶ پر فرمایا۔ (وعلی الاوجہ الثلثۃ یضمر فیہ الفاعل وھو یعمل فی ذٰلک المضمر) اسی لئے کہا تھا کہ ان درجہ عُلیا کے مدرّس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل بھی محفوظ نہیں۔ چہ جائیکہ فوقانی کتابیں۔ بفحوائے بغلط برہدف زند تیرے۔ کہیں کہیں صحیح ترکیب کر گئے ہیں۔ ورنہ پوری کتاب میں صیغہائے صفات کی ترکیب بغیر ضم مرفوعات فرمائی ہے۔

(۲) صفحہ ۷ پر (وجعل الجنۃ مثواہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جعل فعل افعال قلوب میں سے) **اقول** استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ کبر کلمۃ تخرج من افواھھم۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی اشخاص کے حق میں فرمایا تھا۔ (ان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لھا بالا یھوی بھا فی نار جھنم) ترجمہ بیشک بندے کی زبان سے کبھی بے خیالی میں ایسا کلمہ نکل جاتا ہے جس کے سبب وہ نار دوزخ میں پڑ جائے۔ (بخاری) اس (جعل) کو افعال قلوب سے قرار دینا اسی قبیل سے ہے۔ کیونکہ اسمیں مستتر ضمیر فاعل کا مرجع اسم جلالت ہے اور جس (جعل) کو افعال قلوب سے شمار کرتے ہیں وہ بمعنی اعتقاد غیر مطابق آتا ہے چنانچہ رضی شرح کافیہ میں ہے ولیستعمل عدّ وجعل لاعتقاد کون الشیء علی صفۃ اعتقادا غیر مطابق فاذا ولیتھما الاسمیۃ نصبا جزئیھما نحو کنت اعدہ فقیرا فبان غنیا وقال تعالیٰ وجعلوا الملائکۃ الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا ای اعتقدوا فیھم الانوثۃ اھ اور اعتقاد غیر مطابق صفت نقص ہے۔ اسی کو جہل مرکب کہتے ہیں اور (جعل الجنّۃ مثواہ) جملہ دعائیہ۔ تو ان چاروں باتوں کے پیش نظر اسکا مفہوم جناب باری عزّ اسمہٗ کے حق میں صفت نقص کے حصول کی دعا ہوا جو شان الوہیت میں کھلی ہوئی بے ادبی ہے۔ اسیواسطے ہمنے کہا تھا کہ سوء ادبی آپ کو کابرًا عن کابرٍ ترکہ میں پہونچی ہے۔ بلکہ یہ (جعل) افعال تصییر سے ہے جو متعدی بدو مفعول ہوتے ہیں۔ کما فی جمع الھوامع شرح جمع الجوامع للسیوطی علیہ الرحمۃ۔

اسی صفحہ پر (فاللفظیۃ منھا علی ضربین) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اللفظیۃ ذو الحال یا موصوف من حرف جار فیھا ضمیر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق کائنۃ کے ہوکر حال ہوا ذو الحال کا یا صفت ہوئی موصوف کی) **اَقُوْلُ** سبحان اللہ۔ کائنۃ صفت نکرہ او اللفظیۃ موصوف معرفہ۔ یہ ہیں دار العلوم دیوبند شریف میں درجۂ علیا کے مدرّس نحوداں۔ جنکی اس ترکیب پر تفضیل پر قربان ہوئیں وہاں کے جملہ مبتدیان نحو میر خواں۔ ناظرین۔ ہم نے تو یہی کہا تھا کہ ان مدرّس صاحب کو ھدایۃ النحو کے مسائل محفوظ نہیں لیکن اب ترکیب مذکورہ سے ظاہر ہوا کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں ہے۔ کیونکہ اُس میں بھی اس بات کی تصریح کردی گئی ہے کہ موصوف

Marfat.com

اگر معرفہ ہو تو صفت کا معرفہ ہونا شرط ہے اور یہ ذات شریف (کائنۃ) نکرہ کو (اللفظیۃ) معرفہ کی صفت قرار دے رہے ہیں۔

(۳) صفحہ ۸ پر (فقط) کی شرط مقدر (اذا جررت بھا الاسم) بیان کر کے اُسکی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (اذا حرف شرط)

اقول (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ یہ ہیں دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس جو اسم کو حرف بتا رہے ہیں گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّا کار طفلاں تمام خواہد شد۔ اس سے بھی مذکورہ بالا قول کی تائید ہوتی ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ اُسمیں (اذا) کے اسماء ظروف سے ہونے کی تصریح ہے۔

(۴) صفحہ ۹ پر (نحو بہ داءٌ) کی ترکیب میں (بہ داءٌ) کو جملہ قرار دیکر نحو کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ (بہ داءٌ) اس مقام پر مراد اللفظ ہے تو ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف اور لفظ بہ داءٌ مضاف الیہ۔ پھر بر تقدیر ارادۂ معنی ترکیب معروف کر کے جملہ قرار دیا جائیگا۔ چنانچہ صاحب الفوائد الشافیہ علیہ الرحمۃ نے کافیہ میں ایسے مقامات پر یوہیں ترکیب فرمائی ہے۔ وجہ یہ کہ بہ داءٌ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ قرار دیں تو لازم آئیگا کہ لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف ہو۔ حالانکہ یہ اُن الفاظ سے نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونیوالے الفاظ حسب بیان مغنی اللبیب صرف آٹھ ہیں۔ (۱) اسمائے زمان (۲) حیث۔ (۳) لفظ آیۃ بمعنی علامت (۴) ذُو (۵) لدن (۶) ریث (۷) قول (۸) قائل۔ ساری کتاب میں ان بزرگ نے ایسے مقامات پر یہی تضلیل فرمائی ہے۔ اگر الفوائد الشافیہ پیش نظر ہوتی تو شاید تضلیل مذکور میں مبتلا نہ ہوتے۔ لیکن جنہیں نحو میر تک یاد نہیں اُنکی نظر میں الفوائد الشافیہ ہونا چہ معنی دارد۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی ایسے ہی ترکیب فرما گئے ہیں جسکی تقلید نہ کی جائیگی

نحوی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد

اِن ذات شریف نے اسی صفحہ پر (نحو قولہ تعالیٰ) کی ترکیب میں ایک نئے سُر کی ایجاد فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ فرماتے ہیں۔ تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر حال ہوا ذوالحال حال ملکر مضاف الیہ ہوا قول مصدر مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا) یہی نیا سُر ہے جسکو ٹائیٹل پیج پر خصوصیات میں شمار کرنا بھول گئے ہیں جیسے یہ بھول گئے کہ نحوی ترکیب میں مضاف مضاف الیہ ملکر مرفوعات میں سے کوئی مرفوع ہوتا ہے یا منصوبات میں سے کوئی منصوب یا مجرورات میں سے کوئی مجرور

(۵) صفحہ ۱۰ پر (اشتریت الفرس بسرجہ) کو ترکیب میں جملہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** فراموش کردہ نحو میر یہاں پر یاد آگئی اور ذات شریف یہ سمجھ گئے کہ (اشتریت الفرس بسرجہ) میں وہی (اشتریت) ہے جسکو نحو میر میں جملہ انشائیہ کی قسم عقود کی مثال میں (بعتُ) کیساتھ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ یہ اشتریت وہ نہیں کیونکہ اشتریت کا استعمال انشا میں مجاز ہے جسکے لئے قرینہ ضروری۔ اور وہ یہاں مفقود۔ اسیواسطے یہ جملہ خبریہ ہے۔

(۶) اسی صفحہ پر (واللہ لافعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیکر لافعلن کا متعلق (ظرف لغو) قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (کذا) اس مقام پر اسم کنایہ ہے جو لافعلن فعل متعدی کا مفعول بہ واقع ہے۔ علاوہ ازیں کاف حرف تشبیہ ظرف لغو نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوا کرتا ہے۔ الفوائد الشافیہ میں صفحہ ۳۴ پر فرمایا (لان الکاف مع مجرورہ یکون ظرفا مستقرا لا لغوا کما فی حاشیۃ انوار التنزیل للمولی الشہاب)

(۷) صفحہ ۱۱ پر (ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ) کی ترکیب میں جو بائے زائدہ کی مثال ہے (بایدیکم) جار مجرور کو

Marfat.com

لَاتَلْقُوْا فعل سے متعلق قرار دیا ہے اَقُوْلُ یہ غلط اور بائے زائدہ کے معنی نہ سمجھنے پر مبنی ہے۔ وجہ یہ کہ حرف جر زائد فعل یا شبہ فعل سے متعلق نہیں ہوا کرتا اس لئے کہ فعل یا شبہ فعل سے تعلق بایں وجہ ہوتا ہے کہ یہ اُسکے معنی اپنے مدخول تک پہونچاتا ہے۔ اور حرف جار زائد پہونچاتا نہیں تو متعلق بھی نہ ہوگا نحوی مسائل سمجھنے کیلئے کچھ لطیف کی ضرورت ہے۔ اسی واسطے کسی نے کہا تھا۔ نحویاں را مغز باید چوں شہاں۔ تسکینِ خاطر کے لئے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا ارشاد سُن لیجئے۔ جس میں تعلق کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ ہمع الھوامع شرح جمع الجوامع صفحہ ۱۰۸ ج دوم میں فرمایا۔

(وَلَا یتعلق) مِنْ حروف الجر (زائد) کالباء وَمِنْ فِیْ کفیٰ بِاللّٰہِ شَہِیْدًا وھل من خالق غیر اللّٰہ وَذٰلِکَ لان معنی التعلق الارتباط المعنوی والاصل ان افعالًا قصرت عن الوصول الی الاسماء فاعینت علیٰ ذلک بحروف الجر والزائد انما دخل فی الکلام تقویۃ وتوکیدًا ولم یدخل للربط (الا اللام المقویۃ) فانھا تتعلق بالعامِلِ المقوی نحو مصدقٌ لِمَا معھم وفعّال لِمَا یُرِیْد وان کنتم للرویا تعبرون لانّ التحقیق انھا لیست زائدۃ محضۃ لما تخیل فی العامل مِنَ الضّعف الّذی نزل منزلۃ القاصر وَلَا معدیۃ محضۃ لاطراد صحۃ اسقاطھا فلھا منزلۃ بین منزلتین (وقول الحوفی) فی اعرابہ (انَّ البَاءَ فِیْ) اَلَیْسَ اللّٰہ (باحکم الحاکمین متعلق وھم) ای غلط نشاء عن ذھول اھ ذات شریف نے یہی تضلیل اسی صفحہ پر (ردف لکم) کی ترکیب میں فرمائی ہے جو کلام زائدہ کی مثال ہے۔ اور مزید برآں یہ کہ (ردف) کا فاعل (ھُوَ) ضمیر مستتر بیان فرمایا ہے حالانکہ وہ لفظ (بعض) ہے جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ سورہ نمل شریف میں پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ عَسٰی ان یکونَ ردف لکم بعض الَّذِیْ تستعجلون۔ ان دونوں آیات کی ترکیب میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ہر دو حرف جار زائد کو ظرف لغو قرار دیا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

نحوی ترکیب میں دیوبندی بدعت

(۸) صفحہ ۱۲ پر (مِنْ وَھِیَ لابتداء الغایۃ) کی ترکیب میں (مِنْ) کو معطوف علیہ اور (وَ) کو حرف عطف اور (ھِیَ) کو معطوف قرار دیا ہے، اَقُوْلُ اس واو کو حرف عطف قرار دینا دیوبندی بدعت ہے جو شریعت نحو میں سَیِّئَہ ہے۔ کیونکہ صحت عطف کے لئے واجب ہے کہ معطوف کی اقامت معطوف علیہ کی جگہ صحیح ہو اور یہاں پر (ھِیَ) کو (مِنْ) کی جگہ رکھنا صحیح نہیں ورنہ اضمار قبل الذکر لازم آئے گا جو باطل ہے۔ قول کافیہ والمعطوف فی حکم المعطوف علیہ الخ کی شرح کرتے ہوئے شارح رضی نے فرمایا۔ فالمقصود ان المعطوف یجب ان یکون بحیث لو حذف المعطوف علیہ جاز قیامُہ مقامہ اھ (ترتیب ابو سعیدی) بلکہ (مِنْ) مبتدائے اول ہے اور (ھِیَ) مبتدائے ثانی جو اپنی خبر لابتداء الغایۃ سے ملکر مبتدائے اول کی خبر ہے اور یہ (وَ) زائدہ ہے عاطفہ نہیں جیسے کہ ان ذات شریف نے لکھ مارا۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (مِنْ) کو مبتدائے اول قرار دینے کی صورت میں اسکو زائدہ تحریر فرمایا ہے۔

(۹) اسی صفحہ پر (اخذت مِنَ الدِّراھم ای بعض الدِّراھم) کی ترکیب میں (اخذت مِنَ الدراھم) جملہ کو مُفَسَّر اور (بعضُ الدِّراھم) مفرد کو مُفَسِّر قرار دیا ہے۔ اَقُوْلُ یہ دیوبندی بدعت بھی سیئہ ہے کیونکہ (ای) حرف تفسیر جملہ کی جملہ کیساتھ اور مفرد کی مفرد کے ساتھ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ نہ مفرد کیساتھ جملہ کی تفسیر کیلئے۔ بلکہ یہ بھی درست نہیں کہ (مِنَ الدراھم) کو مفسَّر اور (بعض الدِّراھم) کو مفسِّر قرار دیا جائے۔ جیسا کہ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اختیار فرمایا ہے کیونکہ بر تقدیر تفسیر المفرد بالمفرد (ای) کے ماقبل کے لئے اُس کا مابعد عطف بیان یا بدل ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۷ میں ہے (ای) بالفتح والسکون حرف (للتفسیر بمفرد) نحو عندی

Marfat.com

عسجدا ای ذھب وغضنفرا ای اسد (فتا لیھا) عطف (بیان) عَلٰی مَا قبلھا (او بدل) منہ اھ اور عطف بیان وبدل کا اپنے معطوف علیہ اور مبدل منہ کیساتھ اعراب میں اتحاد ضروری ہے۔ خواہ لفظی اعراب میں یا تقدیری میں یا محلی میں۔ دونوں کا اعراب ایک ہی قسم کا ہو یا مختلف۔ یہاں پر اگر صرف جار کو مفسّر قرار دیا جائے تو اُس کے لئے سرے سے اعراب ہی نہیں ہوتا پھر اعراب میں اتحاد کیسے ہوگا۔ اور جار مجرور کے مجموعہ کے لئے اعراب ہوتا ہے مگر مسامحۃً اور وہ بھی جبکہ عامل محذوف کے قائم مقام ہوں اور یہاں پر (اخذت) عامل مذکور ہے تو (مِنَ الدَّراھم) مجموعہ کیلئے بھی اعراب نہ ہوا۔ پس (مِنَ الدَّراھِم) مجموعہ کو بھی مفسّر قرار دینا درست نہیں غرضکہ کسی طرح چوٹھیک نہیں بیٹھتی۔ بفضلہ تعالیٰ صحیح ترکیب وہی ہے جسکو ہمنے بیان کیا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر (ای) یہاں پر تفسیر الجملہ بالجملہ کے لئے ہے حاشیۃ الصبان علی الاشمونی جلد ثانی صفحہ ۱۷۸ میں ہے وَالتحقیق ان ذٰلِکَ المتعلق انما یعمل فی المجرور انہ الَّذِیْ فی محل نصب بالمتعلق بمعنی انہ یقتضی نصبہ لو کان متعدیًا الیہ بنفسہ فتعلق المجرور بہ تعلق عمل واَمَّا الجار فلا عمل للمتعلق فیہ ونسبۃ التعلق الیہ مسامحۃ او مرادھم تعلق لا یصال لان الحرف یوصل معانی الافعال الی الاسماء فعلم ان المحل للمجرور فقط۔ ھٰذا اذا لم یقدّر عوضًا عَنِ العامِلِ المحذوف والاحکم علی مجموعھما باعراب العامل رفعًا نحو زید فی الدار او نصبًا نحو خرج زید بثیابہ او جرًا نحو مررت برجلٍ من الکرام افادہ الدمامینی وغیرہ۔ اور مجموعہ جار مجرور کیلئے بیان کردہ اعراب کا حکم مسامحۃً ہوتا ہے جسکو اسی جلد کے صفحہ ۱۷۳ میں بایں الفاظ بیان فرما چکے ہیں۔ وَقَدْ علم مِنْ ھٰذا التحقیق ان جعلھم مذ ومنذ خبرین علی التسامح الشائع فی اعراب نحو زید فی الدار یقولھم زید مبتدأ وفی الدار خبر۔ وان الخبر فی الحقیقۃ متعلق مذ ومنذ علی الراجح اھ (۱۰) صفحہ ۱۳ پر (نحو قولہ تعالیٰ۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الَّذِیْ ھُوَ الاوثان اور نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم اور نحو قولہ تعالیٰ وَلَا تاکلوا اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم۔ کی ترکیب میں وہی دیوبندی نیا سُر الاپا ہے۔ کہ مضاف مضاف الیہ ملکر قول ہوا۔ بلکہ آخر کتاب تک اُسی سُر میں بولے ہیں۔ اور فَاجتنبوا الرِّجسَ مِنَ الاَوثان کو جملہ قرار دیکر مفسّر اور الرِّجس الَّذِیْ ھُوَ الاوثان کو مُفَسَّر۔ اسی طرح لَا تاکلوا اموالھم الی اموالکم میں الی اموالکم کو مفسّر اور مع اموالکم کو مُفَسَّر قرار دیا ہے۔ اور یغفر لکم من ذنوبکم میں (مِن) زائدہ کو متعلّق۔ اور نحو سرت مِنَ البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب میں سرت مِنَ البصرۃ الی الکوفۃ کو جملہ قرار دیکر مضاف الیہ۔ اور الی لانتھاء الغایۃ فی المکان) کی دو ترکیبیں کی ہیں۔ دوسری میں انتھاء الغایۃ کو موصوف اور فی المکان کو (کائنۃ) نکرہ کے متعلّق قرار دیکر اُس نکرہ کو انتھایۃ الغایۃ معرفہ کی صفت قرار دیا ہے۔ جس سے نحو میر یا دہونے کی تائید ہوتی جارہی ہے۔ ان سب صورتوں میں صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۱) صفحہ ۱۴ پر قَدْ یکون مَا بعدھا داخلا فی مَا قبلھا میں (دَاخِلًا) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (داخلًا صیغہ اسم فاعل اسمیں ضمیر ھُوَ مستتر جو کہ راجع ہے۔ مَا موصول کی طرف اسکا نائب فاعل) **اقول** سُبْحَانَ اللہ یہ دیوبندی نحو دانی ہے کہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل مبتدی بھی جانتے ہیں کہ اسم فاعل کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ پھر اسی صفحہ پر (اذَا قمتم الی الصَّلٰوۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (اذا حرف شرط) جس سے ناظرین کو باور کرایا جارہا ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ عُلیا کے مدرس صاحب کو نحو میر تک یاد نہیں۔ اسی صفحہ پر ایک اور دیوبندی بدعت کا اظہار فرمایا ہے وہ یہ کہ قَدْ یکونَ مَا بعدھا داخلًا فی مَا قبلھا۔ کو جزائے مقدم اور ان کانَ مَا بعدھا مِن جنس مَا قبلھا کو شرط مؤخر قرار دیکر فرماتے ہیں۔ (جزائے مقدم اور شرط مؤخر ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) **اقول** ان ذات شریف سے کوئی پوچھے کہ نحویوں نے تو جملہ کی کسی قسم کو (جملہ شرطیہ جزائیہ) کیساتھ موسوم کیا نہیں تو ایجاد بندہ سے یا بندی۔

Marfat.com

(۱۲) صفحہ ۱۵ پر (سرت البلد حتی السُّوق) کی ترکیب میں (البلد) کو مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سرت) فعل متعدی نہیں حتی کہ مفعول بہ کا مقتضی ہو یہ مفعول فیہ ہے اور (قرأت ورد حتی الدعاء ای مع الدعاء) کی ترکیب میں وہی یونہی رٹ اختیار فرمائی ہے کہ حتی الدعاء مفسر اور مع الدعاء مفسر

(۱۳) صفحہ ۱۶ پر (فلا یقال حتاہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (حتی) جار (ہ) مجرور۔ جار مجرور ملکر بحکم لفظ ما نائب (اعل ہوا) **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب یہ استعمال صحیح نہیں تو۔ جار مجرور ملکر نائب فاعل نہ کہا جائے گا۔ جار کو مجرور کیساتھ ہر وقت صحت استعمال ملایا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیں گے کہ لفظ (حتاہ) نائب فاعل۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔

(۱۴) صفحہ ۱۷ پر (نحو مَرَرْتُ علیہ بمعنی مررت بہ) کی ترکیب میں (مررت علیہ) کو جملہ قرار دیکر ذو الحال بنایا ہے۔ **اَقُوْلُ** یہ یہ غلط ہے کیونکہ ذو الحال ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ اور جملہ اسم نہیں ہوتا پھر ذو الحال کیسے ہوگا۔ جس کو نحو میر تک یاد نہ ہو اسکی رسائی یہاں تک کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم سے سُنئے اور یاد رکھئے۔ حاشیۂ ملّا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیۂ ملّا عبد الغفور قدس سرہما زیر بحث خواص اسم صفحہ ۸۰ میں ہے (من جملتها تاء التانيث المتحركة وياء النسبة وكونه فاعلاً ومفعولاً وموصوفاً وذا حال وتمييزاً ومثنى ومجموعاً ومنادى ومصغراً ومكبراً اھ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۵) اسی صفحہ پر (ان کنتم علی سفرٍ) کی ترکیب میں (علی سفرٍ) کو (کائنۃً) کے متعلق قرار دیکر (کائنۃً) کو (کنتم) کی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے کہ فعل ناقص کی خبر اسکے اسم کیساتھ تذکیر اور جمع میں مطابق نہیں جو ضروری ہے۔ بلکہ اس کا متعلق (کائنین) بصیغۂ جمع مذکر مقدر نکالا جائے گا۔

(۱۶) صفحہ ۱۸ پر (لیس کمثلہ شیٔ) کی ترکیب میں (کاف) زائدہ کو (کائناً) مقدر کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوا کرتا کما مرّ مفصلاً۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو ظرف مستقر قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ صحیح ترکیب ہماری بیان کردہ ہے۔

(۱۷) صفحہ ۱۹ پر (نحو ما رأیتہ مُذ یوم الجمعۃ او منذ یوم الجمعۃ) کی ترکیب میں (مذ یوم الجمعۃ) کو معطوف علیہ اور (منذ یوم الجمعۃ) کو معطوف قرار دیکر ما رأیتہ کے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کیونکہ من حیث اللفظ (مُذْ) اور (مُنْذُ) کی دو مثالیں مقصود ہیں نہ مِن حیث المعنی کہ لفظ نحو اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ من حیث المعنی کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ کما مرّ تفصیلہ۔ اور جار کا تعلق بر وقت ارادۂ معنی ہوتا ہے۔ منذ یوم الجمعۃ سے پیشتر (ما رأیتہ) بقرینۂ سابق اختصاراً محذوف کر دیا ہے تو اصل میں (ما رأیتہ مُنذ یوم الجمعۃ) مِن حیث اللفظ معطوف ہے اور (ما رأیتہ مذ یوم الجمعۃ) مِن حیث اللفظ معطوف علیہ ہے اور (او) بمعنی (و) ہے جیسے اس حدیث میں (فانما علیك نبی او صدیق او شهید) جب شے پر مصاحب کا عطف بواسطہ (او) کیا جائے یا مؤکّد پر مؤکِّد کا جیسے ومن یکسب خطیئۃ او اثما۔ میں ایک قول پر۔ یا مقام اباحت میں واقع ہو جیسے جالس الحسن او ابن سیرین۔ میں تو (او) بمعنی (و) ہوتا ہے (کذا فی الاشمونی۔ عبارت کتاب اور حدیث شریف از قبیل عطف مصاحب ہے۔ فتشکر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی معطوف معطوف علیہ قرار دیکر متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۸) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی جمیع المدّۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (تکونان فعل مضارع تثنیہ مونث غائب فعل ناقص اسمیں ضمیر هُما مستتر جو کہ راجع ہے مذ و منذ کی طرف وہ اس کا اسم) **اقولُ**۔ یہ غلط ہے اسواسطے ہمنے کہا تھا کہ ذات شریف کو صرف میر بھی یاد نہیں ان ذات شریف کے متعلق ہمنے جو کچھ کہا یا کہیں گے خدانخواستہ وہ کسی پرخاش پر مبنی نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر فاعل (هما) مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے چنانچہ صرف میر صفحہ ۱۱ میں ہے۔ روتا دد تنصر و تنصران علامت غیبت و

Marfat.com

حرف استقبال ست والف علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

(۱۹) اسی صفحہ پر (نحو مارأیتہ مذیومین اومنذیومین) کی ترکیب میں بھی وہی سابق تفصیل فرمائی ہے جسکی تفصیل ہم ابھی بیان کر چکے ہیں

نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سُر

(۲۰) صفحہ ۲۰ پر (الانکرۃ موصوفہ) اور (الّا فعلا ماضیا) اور (الّا علی الاسم الظاھر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الّا) حرف استثنا لغو) **اقول** یہ ذات شریف نے نحوی ترکیب میں دوسرا نیا سُر اختیار کیا ہے اور آخر کتاب تک اسی سُر میں بولے ہیں۔ اس لفظ (لغو) کا تعلق (استثنا) کیساتھ قرار دیں یا (حرف) کیساتھ دونوں صورتیں لغو ہیں۔ نحویوں کی زبان میں نہ الّا (حرف لغو) کہلاتا ہے نہ استثنا (استثنائے لغو) یہ خاص دارالعلوم شریف کی بولی ہے جسکی لغویت کا ثبوت خود ذات شریف اسی صفحہ پر یہ الفاظ پیش فرماتے ہیں (واو قسم کیلئے تین شرطیں ہیں۔ ایک[1] حذف فعل۔ دوسرا[2] یہ کہ قسم امر و سوال مستعمل نہیں ہوتا الخ۔ تیسرا[3] یہ کہ ضمیر پر نہیں آتا الخ) ناظرین آپنے دیکھا لفظ (دوسرا) اور لفظ (تیسرا) شرط کے لئے استعمال فرمارہے ہیں جو اُردو زبان میں مؤنث مستعمل ہے۔

(۲۱) صفحہ ۲۱ پر (وقد تکون بمعنی رب) کی ترکیب میں (بمعنی رب) کو (مستعملا) مقدر کے متعلق کر کے اُسکو (تکون) کی خبر قرار دیا ہے، **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ بر تقدیر اشتقاق خبر (تکون) کے اسم کیساتھ خبر کی تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ اور (مستعملا) مؤنث نہیں۔

(۲۲) اسی صفحہ پر (نحو وعالم یعمل بعلمہ) کی ترکیب میں (یعمل بعلمہ) کو (عالم) کی صفت کر کے (وعالم) جار مجرور کو فعل مقدر سے متعلق کرنے کے بجائے۔ جار مجرور کو (نحو) کا مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کہ جار مجرور مضاف الیہ نہیں ہوا کرتے۔ کیونکہ مضاف الیہ اسم ہوا کرتا ہے یا جملہ۔ اور جار مجرور نہ اسم ہیں نہ جملہ۔

(۲۳) صفحہ ۲۲ پر (واللہ لا زید فی الدار ولا عمرو) کی ترکیب میں دونوں (لا) کو نفی جنس کا فرما کر (زیدٌ) اور (عمرو) کو اُن کا اسم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اور یہ اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ ذات شریف کو نحو میر تک یاد نہیں۔ کیونکہ لائے نفی جنس کے بعد اگر معرفہ واقع ہو تو وہ عمل نہیں کرتا پھر اس کیلئے اسم کیسے ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۱۸ میں ہے (واگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا بامعرفہ دیگر لازم باشد ولا ملغی باشد یعنی عمل نکند و آن معرفہ مرفوع باشد بابتدا چوں لا زید عندی ولا عمرو

(۲۴) اسی صفحہ پر (فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ فان کانت مثبتۃ وجب ان تکون مصدرۃ بان او لام الابتداء) کی ترکیب میں (اسمیۃ) اسم منسوب کو بغیر ضم مرفوع (جملۃ) کی صفت قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ جس اسم کے آخر یائے نسبت ہو وہ بھی عمل کرتا ہے۔ بعض نحویوں کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِبٌ) ہو کر اسم فاعل کی طرح اور بعض کے نزدیک بتاویل (منسوب) ہو کر اسم مفعول کی طرح۔ اسکے مرفوع کو بر تقدیر اول فاعل اور بر تقدیر دوم نائب فاعل کہتے ہیں۔ تو جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کیساتھ ترکیب میں ان کے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش ہے۔ اسی طرح اسم منسوب کے ساتھ ترکیب میں اُسکے مرفوع کو نہ ملانا خطائے فاحش یقین نہ ہو تو سُنئے۔ الفوائد الشافیہ میں زیر ترکیب (فالعدل خروجہ عن صیغتہ الاصلیۃ) صفحہ ۲۳ پر فرمایا (وما اشتھر بین المعربین من ان الاصلیۃ صفۃ لصیغۃ بلا ضم نائب الفاعل فمسامحۃ او غلط فاحش بیقین کہ ما مرّ التفصیل نقلا عن شرح المفتاح للسید الشریف فاحفظہ فانہ ینفعک فی مواضع شتی) انکے نزدیک (اسم بیائے نسبت) بتاویل (منسوب) ہے نظر برآں اُس کیلئے نائب فاعل بیان فرمایا۔ اور ھمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں اسم منسوب الیہ کے تغیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا (اذ یلحقہ ثلث تغییرات لفظی وھو

Marfat.com

کسر ما قبل الیاء وانتقال الاعراب الیھا۔ ومعنوی[۲] وھو صیرورتہ اسما لما لم یکن لہ وحکمی[۳] وھو رفعہ لما بعدہ علی الفاعلیۃ کالصفۃ المشبھۃ نحو مررت برجل قرشی ابوہ کانک قلت منتسب الی قریش ابوہ ویطرد ذلک فیہ وان لم یکن مشتقا وان لم یرفع الظاھر رفع الضمیر المستکن فیہ کما یرفعہ اسم الفاعل المشتق) ان کے نزدیک بتاویل (مُنْتَسِب) ہے لہذا اُس کیلئے فاعل بیان فرمایا۔ اور (فان کانت مثبتۃ) کی (فا) کو حرف تفصیل لکھا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (فا) نحات کی اصطلاح میں حرف تفصیل نہیں کہلاتی بلکہ اسکو نحوی فائے جزائیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا مابعد شرط ماقبل کیلئے جزا ہوتا ہے۔

(۲۶) صفحہ ۲۳ پر بھی (وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ فان کانت مثبتۃ) کی ترکیب میں (فعلیۃ) اسم منسوب کو بدون ضم مرفوع صفت قرار دیا ہے اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل۔ اسکے علاوہ۔

تیسرا نیاسُر

یہ اختیار فرمایا کہ (ان کان جوابہ الخ) کو جملہ شرطیہ جزائیہ تحریر کیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ جملہ شرطیہ معطوفہ ہے۔ اسکو جزائیہ کہنے کی کوئی تُک نہیں۔ نیز اسی صفحہ پر (واللہ لا فعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور کہکر لا فعلن سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ سابق کی طرح تضلیل ہے۔ کیونکہ (کذا) جار مجرور نہیں۔ اسم کنایہ ہے۔

(۲۷) اسی طرح صفحہ ۲۴ پر (وان کانت منفیۃ فان کانت فعلا ماضیا الخ) کی ترکیب میں (ان کانت منفیۃ الخ کو جملہ شرطیہ جزائیہ۔ اور (فان کانت) کی (فا) کو حرف تفصیل اور (واللہ ما افعلن کذا) اور (واللہ لا افعلن کذا) اور (واللہ لن افعلن کذا) کی ترکیب میں (کذا) کو جار مجرور قرار دیا ہے۔

(۲۸) صفحہ ۲۵ پر (ان کان قبل القسم جملۃ کالجملۃ التی وقعت جوابہ) کی ترکیب میں (وقعت) کی ضمیر مستتر کا مرجع جملۃ قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ صلہ کا عائد موصول سے خلو لازم آئے گا بلکہ اس کا مرجع (اَلَّتِیْ) ہے۔

(۲۹) اور (جوابہ) کو (وقعت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط کہ (وقعت) فعل متعدی نہیں بلکہ (وقعت) معنی (صارت) کو متضمن ہے۔ ضمیر مستتر اسم اور (جوابہ) خبر کما فی الفوائد الشافیہ صـ ۴۱۔

(۳۰) صفحہ ۲۶ پر (والفاعل فیھا ضمیر مستتر) کی ترکیب میں (مستتر) کو اسم فاعل تحریر کرکے اُسمیں ضمیر پوشیدہ کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۳۱) اسی صفحہ پر (تعینتا للفعلیۃ) کی ترکیب میں (ھی) ضمیر مستتر کو اُسکا فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بدو وجہ۔ اول اسلئے کہ صیغہ تثنیہ میں ضمیر واحد مستتر ہونیکے کیا معنی۔ دوم اسلئے کہ ماضی کے صیغہ تثنیہ میں ضمیر مستتر ہی نہیں ہوتی بلکہ الف ضمیر بارز فاعل ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ ذات شریف کو صرف میر تک یاد نہیں۔ اگر باور نہو تو سُنئے صرف میر صـ ۱ میں ہے (والف در نصرتا علامت تثنیہ مونث وضمیر فاعل ست)۔

النوع الثانی

(۳۲) صفحہ ۲۷ پر (وھی تدخل علی المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا بتا کر (تدخل) کی ضمیر مستتر فاعل کا مرجع (حروف) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آئیگا بلکہ (ھی) مستتر کا مرجع (ھی) بارز ہے۔

Marfat.com

(۳۳) صفحہ ۲۸ پر (وھیَ للتشبیہ) کی ترکیب میں (للتشبیہ) جار مجرور کا متعلق محذوف (مستعمل) بصیغۂ مذکر نکال کر اُسکو (ھیَ) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ھیَ للاستدراک) اور (ھیَ للتمنی) کی ترکیب میں۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ خبر کی (ھیَ) مبتدا کے ساتھ تانیث میں مطابقت نہیں رہتی۔ جو واجب ہے۔ بلکہ اس کا متعلق صیغۂ مؤنث نکالا جائے گا۔

(۳۴) اسی صفحہ پر (تکونان متغایرتین) کی ترکیب میں (متغایرتین) کو اسم فاعل تحریر کرنیکے باوجود اُس میں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مَرَّ۔ بلکہ ضمیر مستتر فاعل ہے۔

(۳۵) صفحہ ۲۹ پر بھی (ھیَ للترجی) کی ترکیب میں (ھیَ) کو مبتدا قرار دیکر (للترجی) کو (مستعمل) کیمتعلق قرار دیکر اسکو خبر (ھیَ) قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مَرَّ۔

(۳۶) اسی صفحہ پر (یستعمل فی الممکنات کما مَرَّ) کی ترکیب میں (کما مَرَّ) کو (یستعمل) مذکور کے متعلق قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے کہ کاف حرف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مَرَّ)

(۳۷) اسی صفحہ پر (فلا یقال لعل الشَّبَاب یعود) کی ترکیب میں (لَعَلَّ الشَّبَاب یعود) کو بایں طور جملہ انشائیہ بنا کر کہ (اَلشَّبَاب) اسم (لعل۔ اور (یعود) خبر (لا یقال) کا نائب فاعل قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اسلئے کہ جملہ نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کیونکہ نائب فاعل ہونا اسم کے خواص سے ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ جب یہ استعمال درست نہیں تو نہ اسکے معنی مراد ہو سکتے ہیں نہ اسکے اجزا کو اسم و خبر قرار دیا جائے گا۔ پھر ترکیب کیسی صرف یہ کہیں گے کہ لفظ (لعل الشَّبَاب یعود) نائب فاعل۔ اگر یقین نہو تو ہم سے سُنئے الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۴ میں کافیہ کے قول زید یحث مرفوعاً وَامتنع ضرب غلامہ زیداً۔ کی ترکیب کرتے ہوئے فرمایا (وَعَاطفۃ۔ امتنع مَاضٍ۔ ضرب غُلَامہ زیداً۔ مراد اللفظ مرفوع تقدیراً فاعل امتنع وَھُوَ معہ جملۃ فعلیۃ لا محل لَھَا عطف عَلیٰ جملۃ جَائز ولمَا کان ھٰذَا اللفظ ممتنع القول لَا یراد معناہُ و لَا یعرب اجزائہ کما توھمہ بعض الطلبۃ)

النّوع الثّالِث

(۳۸) صفحہ ۳۰ پر (ترفعان الاسم) کی ترکیب میں اور (تنصبان الخبر) کی ترکیب میں دونوں فعلوں کے اندر ضمیر فاعل (ھُمَا) بیان کی ہے۔ **اَقولُ**۔ یہ غلط ہے کما مَرَّ۔ مزید برآں یہ کہ جملہ اولیٰ کو معطوف علیہ اور جملہ ثانیہ کو معطوف قرار دیکر بایں سُر بولتے ہیں (معطوف علیہ معطوف سے ملکر جملہ فعلیہ معطوفہ ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذات شریف کو نحوی ترکیب سے اصلا مس نہیں۔ کیونکہ معطوف علیہ اور معطوف کو ایسے مقامات پر ملاتے ہیں۔ جن میں ان کا ماقبل سے کسی قسم کا تعلق ہو۔

النّوع الرّابِع

(۳۹) صفحہ ۳۱ پر (وَھیَ بمعنی مع) اور (ھیَ للاستثناء) کی ترکیب میں (ھیَ) کو مبتدا بتا کر دونوں جگہ جار مجرور کا متعلق مقدر (مستعمل) بصیغۂ مذکر قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کما سَبَق۔

(۴۰) اسی صفحہ پر (ھٰذِہِ الحروف الخمسۃ تنصب الاسم اذا کان مضافاً الیٰ اسم آخر) کی ترکیب میں (ھٰذِہِ الحروف الخمسۃ) کو مبتدا۔ اور (تنصب الاسم) کو جزائے مقدم اور (اِذَا کان مضافاً اِلیٰ اسم آخر) کو شرط موخر بتا کر جملہ شرطیہ کو خبر مبتدا قرار دیا ہے۔

Marfat.com

اقولُ - یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہاں پر (اِذَا) معنی شرط کو متضمن نہیں بلکہ محض ظرفیت کے لئے ہے۔ اور مابعد کی طرف مضاف۔ اور (تنصب) خبر مبتدا کا مفعول فیہ۔ (اِذَا) کو شرطیہ قرار دینے سے جزا کا تقدم لازم آئیگا جو خلاف اصل ہے جسکا ارتکاب بلاضرورت نہیں کیا جاتا۔ اور یہاں ضرورت متحقق نہیں۔

(۴۱) صفحہ ۳۲ پر (ھیَا شریف القوم) اور (ای افضل القوم) کی ترکیب میں (شریف) اور (افضل) دونوں صفت کے صیغوں کو بغیر ضم فاعل لکھا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کما مضیٰ۔ ان دونوں کی صحیح ترکیب البَشیرُ الکامل میں دیکھی جائے۔

النّوع الخَامِسُ

(۴۲) صفحہ ۳۳ پر (اسلمت اَنْ ادخل الجَنّۃ) اور اسلمت (اَنْ دخلت الجنۃ) کی ترکیب میں (اَنْ اَدْخُلَ الجنۃ) اور (اَنْ دخلت الجنۃ) کو (اسلمت) کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ (اسلام) بمعنی (داخل شدن در دین محمدی) متعدی نہیں۔ اور یہ (اسلمت) بایں معنی (اسلام) سے مشتق ہے۔ اور صحیح بات یہ کہ اس (اَنْ) سے پیشتر (لام) حرف جر برائے تعلیل محذوف ہے جس کے حذف کو (اَنْ) اور (اَنَّ) سے پیشتر نحوی قیاسی کہتے ہیں۔

(۴۳) اسی صفحہ پر (اصلھا لَا اَنْ عند الخلیل) کی ترکیب میں (لَا اَنْ) کو ذوالحال اور (عند الخلیل) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے ورنہ (اصلھا) مبتدا پر (لَا اَنْ) خبر مقید کا حمل درست نہ رہے گا۔ اور صحیح ترکیب یہ کہ (عند الخلیل) مبتدائے محذوف (ھُوَ) کی خبر ہے۔ اور یہ ترکیب بھی کر سکتے ہیں کہ (عند الخلیل) کو نسبت کا ظرف قرار دیں جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۱۰۔

(۴۴) اسی صفحہ پر (ای یکون ما قبلھا سببًا لما بعدھا) کی ترکیب میں (قبلھا) اور (بعدھا) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (مَا) کو قرار دیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے بلکہ (کے) اس کا مرجع ہے۔

(۴۵) صفحہ ۳۴ پر (اسلمت کَیْ اَدخل الجنّۃ) کی ترکیب میں (ادخل الجنّۃ) کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر (اسلمت) کا مفعول لہٗ قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جملہ مفعول لہٗ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ مفعول لہٗ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اور صحیح یہ کہ یہ دو جملے ہیں۔ ایک (اسلمت) اور دوسرا (کَیْ اَدْخُلَ الجَنّۃَ) اور یہ جملہ معلّلہ ہے۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۹۹۔

(۴۶) اسی صفحہ پر (فانّ الاسلام سبب لدخول الجنّۃ) کی ترکیب میں (سبب) کو مصدر قرار دیکر (لدخول الجنۃ) کو اس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے اسلئے کہ (سبب) مصدر نہیں۔ ورنہ (الاسلام) پر حمل درست نہ ہوگا۔ کہ دو متغایر مصادر میں حمل نہیں ہوتا بلکہ (سبب) بمعنی مَا یتوصل بہ الی غیرہ ہے یعنی (ذریعہ) اور (لدخول الجنۃ) ظرف مستقر ہو کر اُسکی صفت ہے۔

النّوع السّادسُ

(۴۷) صفحہ ۳۵ پر (مثل لم یضرب بمعنی ما ضرب) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (مثل مضاف لم یضرب (مراد لفظ) متعلق کائنٌ کے ہو کر مبتدا) **اقولُ** - یہ غلط بلکہ مجنونانہ بڑ ہے۔

(۴۸) صفحہ ۳۶ پر (وھی ضد کلام الامر ای تطلب بہ ترک الفعل) کی ترکیب میں (ضد کلام الامر) کو مفسّر اور (تطلب ترک الفعل) کو (ثابتۃ) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتۃ) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اَقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ جب (اَیْ) تفسیر المفرد بالمفرد کے لئے لایا جائے تو ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ ہوتا ہے اور مابعد عطف بیان یا بدل کما مرّ عن الہمع۔ اور عطف بیان میں واجب ہے کہ معطوف علیہ کیساتھ تعریف

Marfat.com

تنکیر اور تذکیر وتانیث میں مطابق ہو۔ یہاں پر مطابقت نہیں کہ (ثابتۃ) نکرہ اور مؤنث ہے۔ اور (ضد لام لامس) معرفہ اور مذکر اشمونی شرح الفیہ کے قول (لاجماعھم) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۶۴ میں فرمایا۔ (ای علی وجوب مطابقۃ البیان والمبین تعریفاً و تنکیراً وافراداً وغیرہ۔ وتذکیراً وغیرہ اھ) تو (ثابتۃ) کا عطف بیان ہونا باطل ہوا۔ اور بدل کیلئے اگرچہ تعریف وتنکیر میں مطابقت واجب نہیں مگر تذکیر وتانیث میں واجب ہے چنانچہ اشمونی جلد سوم صفحہ ۹۸ میں ہے۔ (واما الافراد والتذکیر واضدادھما فان کان بدل کل وافق متبوعہ فیھا مالم یمنع مانع من التثنیۃ والجمع اھ) یہاں پر (ثابتۃ) مؤنث ہے اور (ضد) مذکر۔ تو اُس کا بدل ہونا بھی باطل ٹھہرا۔ مولوی ابھی بخش صاحب مرحوم بھی اس مقام پر ترکیب مذکور کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ (ای) یہاں پر تفسیر الجملۃ بالجملۃ کے لئے ہے اور (الطلب ترک الفعل) ظرف مستقر ہو کر (ھی) محذوف مبتدا کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ مفسرہ۔

(۴۹) صفحہ ۳۷ پر (وتسمی الاولی شرطاً والثانیۃ جزاءً) کی ترکیب میں (الثانیۃ) کو فعل مقدر تسمی کا نائب فاعل اور (جزاءً) کو اسکا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ تقدیرِ تسمی کی طرف ضرورت داعی نہیں اور تقدیر مع دون ضرورت خطا ہے۔ صحیح یہ کہ (الثانیۃ) کا عطف (الاولی) پر ہے اور (جزاءً) کا (شرطاً) پر۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۸ میں ہے (وفیہ تقدیر شیء بلا اقتضاء وھو مدخول کما فی مغنی اللبیب۔

النوع السّابع

(۵۰) صفحہ ۳۸ پر (حال کونھا مشتملۃ) کی ترکیب میں (مشتملۃ) کو اسم فاعل کہنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے جو مبتدی طلبہ پر بھی مخفی نہیں۔

(۵۱) صفحہ ۳۹ پر (ویکون الفعل الاول سببًا للفعل الثانی) کی ترکیب میں (سببًا) کو سابق کی طرح مصدر قرار دیا ہے۔ اور (ولیسمی الاول شرطاً والثانی جزاءً) کی ترکیب میں سابق کی طرح (الثانی) اور (جزاءً) کو لیسمی محذوف کا نائب فاعل اور مفعول بہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ کما مرّ آنفاً۔

(۵۲) اسی صفحہ پر (فالجزم واجب فی المضارع) کی ترکیب میں (واجب) کو اسم فاعل تسلیم کرنے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفاً۔

(۵۳) اسی صفحہ پر (وھو لا یستعمل الّا فی ذوی العقول) کی ترکیب میں بیان کیا کہ (لا یستعمل) میں ضمیر (ھی) مستتر ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ (لا یستعمل) صیغہ مذکر ہے اور (ھی) ضمیر مؤنث اور صیغہ مذکر میں ضمیر مؤنث پوشیدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) ہے۔

(۵۴) صفحہ ۴۰ پر (نحو من یکرمنی اکرمہ) کی ترکیب میں (مَنْ) کو اسم موصول قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ یہ نہیں سوجھا کہ اسمائے جازمہ کی بحث ہو رہی ہے اور یہ مثال (مَنْ) جازمہ کی ہے۔ ہر ہر صفحہ اسی قسم کی خرافات سے لبریز ہے۔ ہر صفحہ کی خرافات کو بالاستیعاب بیان نہیں کر رہا ہوں۔ ورنہ اس کے لئے دفتر درکار ہے نہ اتنی فرصت۔ ابتک جو خرافات ظاہر کی گئیں اور آئندہ جو ظاہر کی جائینگی بطور نمونہ ہیں۔ تاکہ ناظرین کو دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولوی ظہور احمد صاحب کی نحو دانی معلوم ہو جائے۔

(۵۵) اسی صفحہ پر (مَا تشترا اشتر) کی ترکیب میں (مَا) کو شرطیہ قرار دیکر چھوڑ دیا ہے اُس کیلئے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ (مَا) یہاں پر مبتدا مرفوع محلاً۔ اور (تشترا اشتر) شرط وجزا ملکر اُس کی خبر ہے۔

(۵۶) اسی صفحہ پر بیشتر (وھو لا یستعمل الّا فی غیر ذوی العقول) کی ترکیب میں فرمایا۔ (غیر) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر متعلق ہوا

Marfat.com

(لا یستعمل فعل کے) **اقولُ** - یہ غلط ہے مبتدی بھی سُنکر فلک شگاف قہقہہ لگائیں گے۔ کہ اُس سے پیشتر (فِی) حرف جار موجود اور یہ مجرور واقع ہوا ہے علاوہ ازیں ترکیب میں حرف جار کو متعلق کہا کرتے ہیں نہ اسم کو۔

(۵۷) صفحہ ۴۱ پر (متیٰ تذھب اذھب) کی ترکیب میں (متیٰ) کو حرف شرط فرمایا ہے۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ اتنا نہ سوجھا کہ (متیٰ) کو اسمائے جازمہ میں شمار کیا ہے۔ پھر حرف کیسے ہوگا۔

(۵۸) اسی صفحہ پر (اینما تمش امش) کی ترکیب میں (اینما) کو حرف شرط فرمایا۔ **اقول** یہ بھی غلط کہ اسمائے جازمہ بیان ہو رہے ہیں ما نہیں میں سے یہ بھی ہے اگر ضعف بصر کی شکایت تھی تو چشمہ لگانا چاہئے تھا۔ مگر یہ چشمہ کام نہ دے گا چشمۂ ادب کی ضرورت ہے۔

(۵۹) صفحہ ۴۲ پر (مھما تذھب اذھب) اور حیثما تقعد اقعد) کی ترکیب میں (مھما) اور (حیثما) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا۔ اور دونوں کا محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ دونوں مفعول فیہ مقدم ہیں۔ اسی طرح صفحہ ۴۱ پر (آنّی تکن اکن) کی ترکیب میں (آنّی) کو اسم جازم کہکر چھوڑ آئے ہیں۔ محل اعراب بیان نہیں کیا۔ وہ بھی مفعول فیہ مقدم ہے۔

(۶۰) صفحہ ۴۳ پر (اذمَا تفعل افعل) کی ترکیب میں (اذمَا) کو اسم جازم کہکر چھوڑ دیا ہے محل اعراب بیان نہیں کیا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ بر قول شارح علیہ الرحمۃ (مَا) کی طرح مفعول بہ مقدم منصوب محلاً ہے اور بر قول تحقیق مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً۔

النوع الثامن

(۶۱) صفحہ ۴۴ پر (اذا رکب مع احد او اثنین او ثلث او اربع الخ) کی ترکیب میں (اذا) کو ابتداءً فرمایا۔ (اذا) اسم ظرف متضمن معنی شرط) پھر ذات شریف نے اسکی شرط و جزا بیان نہیں کی۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے کہ یہاں پر (اذا) معنی شرط کو متضمن نہیں۔ بلکہ ظرفیت محضہ کیلئے ہے۔

(۶۲) اسی صفحہ پر (وان کان مونثا فتقول احدی عشرۃ امراۃ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرطا بینی جزا سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ **اقولُ** - یہ غلط ہے۔ کیونکہ زمخشری اور اُن کے متبعین کے نزدیک شرط و جزا کا مجموعہ جملہ شرطیہ کہلاتا ہے اور باقی نحات کے نزدیک جملہ فعلیہ کما فی الھمع صفحہ ۱۳ جلد اول۔ اور خود ان ذات شریف نے اسی کتاب ایضاح العوامل کے مقدمہ میں صفحہ ۲ پر باقی نحات کے قول کو بطور سرقہ اپنی تحقیق قرار دیکر فرمایا۔ اور اگر تدقیق نظر کی جائے تو قول تحقیقی یہی ہوگا۔ کہ اصل الاصول صرف دو قسمیں ہیں۔ ایک اسمیہ دوسرا فعلیہ۔ اس لئے کہ ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے۔ اسی طرح شرطیہ اصل میں جملہ فعلیہ ہے۔ حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) ہے سُبحان اللہ۔ آپ اور تدقیق نظر۔ اور وہ بھی باوجود ضعف بصر۔ مَاشاءَ اللہ۔ جسکو نحو میر اور صرف میر تک محفوظ نہوں وہ تدقیق نظر کرے۔ استغفر اللہ۔ ایں خیال ست و محال ست و جنوں۔ اگر باور نہو تو سُنئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ (ظرفیہ درحقیقت یا تو فعلیہ ہوتا ہے یا اسمیہ جیسا کہ بصری اور کوفی نحویوں کا قول ہے) اولاً اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بصری اور کوفی نحویوں کا یہ قول ہے تو ذات شریف کی تدقیق نظر نے کیا تیر مارا۔ اُس سے کیا نئی بات پیدا ہوئی۔ یہ تو پہلے سے اُن کا قول تھا ہی۔ صدہا سال پیشتر جو بات کہی گئی تھی اُسکو اپنی تحقیق قرار دے رہے ہو۔ اسی کا نام تدقیق نظر ہے لَاحَولَ وَلَا قوۃَ اِلَّا بِاللہِ العلیّ العظیم۔ مگر ہمیں سپر بھی تعجب نہیں کہ دار العلوم دیوبند میں پہلے سے یہی ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ سابقہ حواشی و شروح کو طبع کرا کر اپنی جانب منسوب کرتے رہے ہیں۔ تاکہ ناواقف سمجھیں کہ دار العلوم میں درسی کتب کی خدمات انجام دی جارہی ہیں۔ چنانچہ اسی دار العلوم دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی صاحب نے کتب ادب پر جو حواشی چڑھائے ہیں۔ سب کے سب میں بلفظہ سابقہ حواشی موجود ہیں مگر آخر میں تحریر کر دیا۔ اعزاز علی غفرلہ۔ جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے

Marfat.com

حالانکہ گرہ کا کچھ بھی نہیں۔ ثانیاً اگر بصری اور کوفی نحویوں نے کہا تھا کہ ظرفیہ اصل میں فعلیہ یا اسمیہ ہے تو انہوں نے جملہ کی فعلیہ۔ اسمیہ۔ ظرفیہ۔ تین قسمیں کیوں قرار دیں دو پر اقتصار کیوں نہیں کیا۔ کیا آپ کی طرح اُن کے سر میں بھی پھوڑا نکلا تھا۔ کہ قسیم شے کو اصل میں شی قرار دیگئے۔ استغفر اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ذات شریف جملہ ظرفیہ کے معنی ہی نہیں سمجھے۔ اب ہم سے سُنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والظرفیۃ) المصدرۃ بظرف او مجرور نحو اعندک زید وافی الدار زید اذا قدرت زیداً فاعلاً بالظرف والجار والمجرور لا بالاستقرار المحذوف ولا مبتدأ مخبراً عنہ بھما) یعنی ظرفیہ وہ جملہ ہے جس کے شروع میں ظرف ہو یا جار مجرور جیسے اعندک زید اور افی الدار زید جبکہ ان مثالوں میں زید کا رافع ظرف اور جار مجرور کو قرار دیں نہ استقرار محذوف کو (ورنہ فعلیہ ہو جائے گا اگر استقر فعل مقدر مانا اور اب اصل عبارت یوں ہوگی اَاِستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع فعل استقر ہے یا اسمیہ ہو جائیگا اگر مستقر اسم فاعل مقدر مانا۔ اور اب اصل عبارت یوں ہوگی۔ امستقر عندک زید۔ اس صورت میں زید کا رافع مستقر اسم فاعل ہے اور یہ جملہ اسمیہ اسلئے ہوا کہ مثال مذکور میں (مستقر) مبتدا کی قسم ثانی ہے۔ اور (زید) فاعل قائم مقام خبر) اور نہ زید کو مبتدا مؤخر اور ظرف یا جار مجرور کو خبر مقدم قرار دیں ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا نہ ظرفیہ) چونکہ بصریہ کے نزدیک ظرف اور جار مجرور کا عمل اعتماد کیساتھ مشروط ہے۔ کہ اُن سے پیشتر استفہام ہو یا نفی یا موصوف یا موصول یا مسند الیہ یا ذو الحال۔ نہ کوفیہ کے نزدیک اور نہ اخفش کے نزدیک جو نحات بصریہ سے ہیں۔ نظر برآں دونوں مثالوں میں ہمزۂ استفہام ذکر فرمایا تاکہ مثالیں اتفاقی ہو جائیں۔ اب تو ایکسان لے آئیے کہ ظرفیہ اصل میں نہ فعلیہ نہ اسمیہ بلکہ قسم مستقل ہے۔ ثالثاً جملہ شرطیہ کے اضافہ کی نسبت اخفش کی جانب غلط۔ اس کے موجد آپکے دینی مورث اعلیٰ بایں معنی کہا کہ دیوبندیت کا جنم بطن اعتزال سے ہوا ہے۔ خیر یہ اخفش۔ زمخشری سے کئی سو سال مقدم ہیں۔ انکی وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی اور زمخشری کی ۵۳۸ھ میں۔ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع (ج ۱ صفحہ ۱۳ میں فرماتے ہیں (وزاد الزمخشری وغیرہ فی الجمل الشرطیۃ) اور زمخشری وغیرہ نے جملوں میں شرطیہ کا اضافہ کیا۔ اگر اضافہ کرنیوالے یہ اخفش تھے تو زمخشری کی جانب نسبت امام ہرگز نہ فرماتے۔ جس کا زمانہ کئی صدی متاخر ہے کیونکہ ایسے مقام پر مقدم کی طرف نسبت فرمایا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اتنا نہیں سوجھا کہ یہ اخفش نحات بصریین سے تھے۔ جن کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسمیں ہیں۔ اسمیہ۔ فعلیہ۔ ظرفیہ۔ جسکو زمخشری نے شرطیہ کیساتھ موسوم کیا۔ وہ اُن کے نزدیک فعلیہ کہلاتا ہے۔ اور یہ تسمیہ اُن کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا۔ اسی واسطے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے ہمع الھوامع میں بعد عبارت مذکورہ فرمایا۔ والصواب انھا فعلیۃ۔ تاکہ اقسام جملہ میں بے ضرورت اضافہ نہو۔ ورنہ لا مشاحۃ فی الاصطلاح کے پیش نظر زمخشری کا تخطئہ درست نہوگا تخطئہ کے باوجود ترکیب میں یہی اصطلاح حادث رائج ہو گئی۔ چنانچہ الفوائد الشافیہ میں اسی پر عمل فرمایا اور انکی اتباع میں ہمنے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ الغرض جب یہ تسمیہ بصریین کی اصطلاح کے بعد حادث ہوا تو نام نہاد تدقیق میں یہ کہنا کس طرح درست ہوگا کہ (حرف شرط داخل ہو جانے سے اخفش نے اسکو ایک مستقل قسم شرطیہ بنا دیا) لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۶۳) صفحہ ۴۵ پر (وطریق ترکیب غیرھما الی تسع مع عشر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (الی حرف جر۔ تسع مجرور۔ جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا مصدر کے) **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر (غیرھما) سے حال ہے۔ فہم شریف کی اس عبارت کے معنی تک رسائی نہیں ہوئی۔ ورنہ (لاضلنھم) کا مصداق نہ بنتے

(۶۴) اسی صفحہ پر (ان تقول فی المذکر ثلثۃ عشر رجلاً واربعۃ عشر رجلاً الی تسعۃ عشر رجلاً) کی ترکیب میں (الی تسعۃ عشر رجلاً) کو (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (وما زاد علیھما) حرف عطف اور معطوف ع

(۶۵) اسی صفحہ پر (بتانیث الجزء الاول) کو بھی (تقول) مذکور سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر (ثلثۃ عشر رجلاً الخ)

ع مقدر عند التحقیق کے فعل (زاد) کی ضمیر فاعل سے حال ہے کیونکہ (الی) کے ماقبل کا ممتد ہونا ضروری ہے اور یہ دونوں ممتد نہیں ۱۲

Marfat.com

سے حال ہے۔

(۶۶) اسی صفحہ پر (وفی المؤنث ثلث عشرۃ امراۃ واربع عشرۃ امرأۃ الی تسع عشرۃ امرأۃ بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (الی تسع عشرۃ امرأۃ) کو اور (بتذکیر الجزء الاول) کو باعتبار عطف اُسی (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اَقُولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ دونوں بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہیں۔ مگر بطریق سابق کہ اول حال اور دوم حال بعد حال۔ اور اسکو ہماری ترکیب سے سمجھئے۔

(۶۷) صفحہ ۴۷ پر (وَاَمَّا طریق الترکیب فی الواحد والاثنین الی تسع مع عشرین واخواتہ الی تسعین) کی ترکیب میں (الی تسع) کو اور (الی تسعین) کو (الترکیب) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کیونکہ ایک معنی کے دو حرف جار بدون عطف ایک شے سے متعلق نہیں ہوتے۔ اگر باور نہ ہو تو سُنئے۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۲۳ میں ہے۔ (وعدم تعلق الجارین لمعنی واحد بفعل واحد مشروط بعدم التبعیۃ واما علی طریق التبعیۃ فلا مانع من ذلک التعلق کما فی مررت بزید وبعمرو کما فی الاظہار)

(۶۸) اسی صفحہ پر (فان کان الممیز مذکرا فتقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۶۹) اسی صفحہ پر (وان کان الممیز مونثا فتقول (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (فتقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ (فان کان الممیز مذکرا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (شرطا اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اور (وان کان الممیز مونثا الخ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ (شرطا اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا) اول ترکیب میں اصطلاح قدیم اور حادث دونوں مخلوط ہیں۔ اور ترکیب اول و دوم میں اُسی دیوبندی نئے سُر (جزائیہ) کا اختلاط جسکو پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

(۷۰) صفحہ ۴۸ پر (تقول فی الممیز المذکر (الی) بتانیث الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتانیث) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ بھی غلط ہے اور یہ بھی سابق کی طرح ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔

(۷۱) اسی صفحہ پر (وفی الممیز المؤنث تقول (الی) بتذکیر الجزء الاول) کی ترکیب میں (بتذکیر) کو (تقول) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ اور یہ بھی ظرف مستقر ہو کر حال ہے۔ ان تمام مذکورہ بالا مقامات کی صحیح ترکیب البشیر الکامل میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور لوح دل پر نقش کر لیجئے تاکہ پھر تضلیل میں گرفتار نہ ہوں۔

(۷۲) اسی صفحہ پر (ثلثۃ وعشرون رجلا) کی ترکیب میں (ثلثۃ وعشرون) کو معطوف علیہ معطوف قرار دے بغیر ممیز بنایا ہے۔ اسی طرح (اربعۃ و عشرون رجلا) کی ترکیب میں اور اسی طرح (ثلث وعشرون امراۃ) کی ترکیب میں اور اسی طرح (اربع وعشرون امرأۃ) کی ترکیب میں **اقولُ**۔ یہ بھی غلط۔ صحیح یہ کہ معطوف علیہ معطوف بنا کر ممیز قرار دیا جائے گا۔

(۷۳) اسی صفحہ پر (وعلی ھذا القیاس) کی ترکیب دوم میں (القیاس) پر الف لام عوض تنوین بتایا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط کیونکہ الف لام تعریف کے لئے ہوتا ہے اور تنوین تنکیر کیلئے اور دونوں میں منافات پھر ایک دوسرے کا عوض کیونکر ہو جائے گا۔ **البتہ** الف لام کبھی اسم ظاہر مضاف الیہ کا عوض ہوتا ہے جیسے وعلم آدم الاسماء کلھا۔ میں (الاسماء) پر الف لام (المسمیات) مضاف الیہ کے عوض ہے اور کبھی ضمیر مضاف الیہ کے عوض جیسے واشتعل الراس شیبا میں (الراس) پر الف لام (یا) ضمیر مضاف الیہ کے عوض ہے۔ بیضاوی شریف صفحہ ۶۱ میں فرمایا۔ (اذ التقدیر اسماء المسمیات فحذف المضاف الیہ لدلالۃ المضاف علیہ وعوض عنہ اللام کقولہ تعالیٰ۔ واشتعل الراس شیبا) اور کبھی زائدۃ جیسے اسمائے موصولہ پر۔ اور کبھی استفہام کے لئے جیسے قطرب نے حکایت کیا۔ (اَلْ فَعَلْتَ) بمعنی ھَلْ فَعَلْتَ۔

Marfat.com

(۷۴) صفحہ ۴۸ پر (ان کان متضمنًا لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں فرمایا (متضمنًا اسم فاعل شبہ فعل ضمیر ھو مستتر اُس کا نائب فاعل **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔

(۷۵) اسی صفحہ پر (کم رجلاً ضربتہ) کی ترکیب میں (کم رجلاً) کو (ضربت) فعل محذوف کا مفعول بہ قرار دیا ہے۔ اور (ضربتہ) مذکور اُس محذوف کی تفسیر۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ اور ذات شریف بالکل چوپٹ۔ ابتدائی کتابیں تک محفوظ نہیں۔ اور شارح بننے کا شوق دامنگیر۔ یہاں پر (کم رجلاً) مبتدا ہے اور (ضربتہ) جز۔ باور نہو تو ھدایۃ النحو کا مطالعہ کیجئے۔

(۷۶) اسی صفحہ پر (ان کان بینھما فاصلۃ) کی ترکیب میں (بینھما) کو (ثابتًا) محذوف کا ظرف بنا کر (ثابتًا) کو خبر مقدم اور (فاصلۃ) کو (کان) کا اسم موخر قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ (ثابتۃٌ) بصیغۂ مؤنث مقدر مانا جائیگا۔ ورنہ خبر کی اسم فعل ناقص کیساتھ تانیث میں مطابقت نہ رہے گی جو بر تقدیر اشتقاق خبر واجب ہے۔

(۷۷) صفحہ ۴۹ پر (کم برجلٍ ضربتُ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ضربت فعل ضمیر واحد متکلم انا اُس کا فاعل۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے ضربت میں (تا) ضمیر بارز فاعل ہے۔ (انا) فاعل نہیں ذات شریف کی یہ تضلیل اسپر مبنی ہے کہ دار العلوم دیوبند جیسی عظیم المرتبت درسگاہ میں درجۂ علیا کے مدرس صاحب کو صرف میر یاد نہیں سنئے صرف میر صفحہ ۱ میں ہے۔ (وتائے مضموم در نصرتُ ضمیر واحد متکلم ست خواہ مذکر خواہ مؤنث، و فاعل فعل ست)

(۷۸) صفحہ ۵۰ پر (ولا یکون متضمنًا لمعنی الاستفہام) کی ترکیب میں (متضمنًا) کو اسم فاعل بتا کر اُسمیں مستتر ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ مرارًا۔

النوعُ التاسعُ

(۷۹) اسی صفحہ پر (وانما سمیت باسماء الافعال) کی ترکیب میں (باسماء) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ (سمیت) متعدی بدو مفعول ہے۔ مفعول ثانی پر (بائے) زائدہ آتی ہے اور حرف جر زائد متعلق نہیں ہوا کرتا۔ کما سبق آنفًا۔

(۸۰) صفحہ ۵۱ پر (مثل رویدَ زیدًا ای امھل زیدًا) کی ترکیب میں (رویدَ زیدًا) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ اسمائے افعال بر مذہب صحیح جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔ ھمع الھوامع جلد اول صفحہ ۱۳۱ میں ہے۔ (فالاسمیۃ التی صدرھا اسم کزید قائم و ھیھات العقیق)

(۸۱) اسی صفحہ پر (دونکَ زیدًا) کی ترکیب میں (دونکَ زیدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ یہ بھی اسمائے افعال سے ہے۔ اور اسمائے افعال جملہ اسمیہ ہوتے ہیں۔

(۸۲) صفحہ ۵۲ پر (علیکَ زیدًا) اور (حیھل الصلوٰۃ) اور (ھاء زیدًا) کی ترکیب میں سب کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ**۔ یہ غلط ہے۔ کما سبق آنفًا۔

(۸۳) صفحہ ۵۳ پر (وفاعلھا ضمیر المخاطب المستتر فیھا) کی ترکیب میں (المستتر) کو اسم فاعل بیان کر کے ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اور (ھیھات زید) کو جملہ فعلیہ۔ **اقولُ**۔ یہ سب غلط ہے۔ کما سبق۔

النوع العاشر

(۸۴) صفحہ ۵۴ پر (لا نھا لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا فلا تخلو عن نقصان) کی ترکیب میں (لا تکون بمجرد الفاعل کلامًا تامًا) کو جملہ فعلیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے۔ اور (فلا تخلو عن نقصان) کو جزا **اقولُ**۔ یہ غلط ہے جسکا صدر مبتدی سے بھی مقصود نہیں

(۸۵) اسی صفحہ پر (علی الجملۃ الاسمیۃ ای المبتدأ والخبر) کی ترکیب میں (الجملۃ الاسمیۃ) کو مفسّر اور (المبتدأ والخبر)

Marfat.com

کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بولی غلط ہے۔ جس میں ذات شریف کے ساتھ ہندوستانی مدارس کے عام معلمین بھی شریک ہیں۔ جب کہ (ای) حرف تفسیر کا ماقبل اور مابعد مفرد ہوں تو نحوی ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ کہتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل۔ اسیواسطے دونوں کی اعراب میں موافقت واجب ہے۔ ورنہ کتب نحو میں کوئی باب ایسا نہیں جس میں مفسّر اور مفسّر کے احکام بیان کئے گئے ہوں ھمع الھوامع کی عبارت گذر چکی ہے۔ اور مغنی اللبیب جلد اول صفحہ ۶۶ میں زیر بحث (ای) فرمایا (وحرف تفسیر تقول عندی عسجد ای ذھب و غضنفر ای اسد و مابعدھا عطف بیان علی ما قبلھا او بدل اھ)

(۸۶) صفحہ ۵۵ پر (وھی قد تکون زائدۃ) کی ترکیب میں (قد تکون زائدۃ) کو جملہ اسمیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ افعال ناقصہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوتے ہیں۔ اگر یقین نہو تو سنئے۔ مغنی اللبیب جلد دوم صفحہ ۴۰ میں ہے (والفعلیۃ ھی التی صدرھا فعل کقام زید و ضرب اللص وکان زید قائما وظننتہ قائما ویقوم زید وقم)

(۸۷) صفحہ ۵۶ پر (ھو للانتقال ای لانتقال الاسم الخ) کی ترکیب میں (للانتقال) کو مفسّر اور (لانتقال الاسم الخ) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ یہاں پر (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے نہیں۔ ورنہ واجب ہوگا۔ کہ مابعد عطف بیان ہو یا بدل۔ اور (لانتقال الاسم الخ) نہ عطف بیان ہو سکتا ہے نہ بدل۔ کیونکہ یہ دونوں اسم ہوتے ہیں یا جملہ۔ اور جار مجرور دونوں میں سے کچھ نہیں۔ بلکہ یہاں پر (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (لانتقال الاسم الخ) ظرف مستقر ہو کر (ھو) مبتدا محذوف کی خبر۔ اور مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسّرہ۔

(۸۸) پھر ان مفسّر اور مفسّر کو (مستعملۃ) مقدر سے متعلق کر کے (مستعملۃ) کو (ھو) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے ورنہ خبر تذکیر میں مبتدا کیساتھ مطابق نہ رہے گی۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔

(۸۹) صفحہ ۵۷ پر (وقد تکون تامۃ بمعنے الانتقال الخ) کی ترکیب میں (تامۃ) کو موصوف اور (بمعنی الانتقال الخ) کو (کائنا) مقدر سے متعلق کر کے (کائنا) کو صفت قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ صفت تانیث میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔

(۹۰) اسی صفحہ پر (فھذہ الثلثۃ) کی ترکیب میں (ھذہ) کو اسم اشارہ اور (الثلثۃ) کو مشار الیہ فرمایا ہے۔ **اقول**۔ یہ بولی بھی غلط ہے۔ بلکہ اسم اشارہ کے مابعد کو نحوی ترکیب میں صفت یا عطف بیان یا بدل کہتے ہیں۔

(۹۱) اسی صفحہ پر (باوقاتھا التی ھی الصباح الخ) کی ترکیب میں ایک نیا ستم ڈھایا۔ وہ یہ کہ (ھا) ضمیر مضاف الیہ کو موصوف اور (التی ھی الصباح الخ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ بر مسلک جمہور ضمیر نہ موصوف ہوتی ہے نہ صفت۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۳۴ میں ہے۔ والمضمر لا یوصف ولا یوصف بہ۔ اور اگر مسلک کسائی اختیار کیا جائے کہ انکے نزدیک ضمیر کا موصوف ہونا درست ہے۔ تو معنوی حیثیت سے غلط کہ ضمیر موصوف کا مرجع افعال مذکورہ ہیں۔ انپر ان اوقات کا حمل درست نہیں اور صفت کا موصوف پر حمل ہوتا ہے غرضکہ کسی طرح چول ٹھیک نہیں بیٹھتی۔

(۹۲) اسی صفحہ پر (معناہ حصل غناہ فی وقت الصباح) کی ترکیب میں (معناہ) کو مبتدا اور (حصل غناہ فی وقت الصباح) کو جملہ فعلیہ کر کے خبر قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے ورنہ جملہ خبر کا عائد سے خلو لازم آئے گا جو شریعت نحو میں حرام ہے۔ بلکہ یہ من حیث اللفظ خبر ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی جملہ کر کے خبر قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۹۳) صفحہ ۵۸ پر (معناہ حصل حکومتہ فی وقت الضحی) اور (معناہ حصل قراءتہ فی وقت المساء) کی ترکیب میں بھی طریقہ بالا اختیار کیا ہے **اقول**۔ یہ بھی غلط ہے۔ وجہ وہی جو اوپر ذکر کی گئی۔

(۹۴) اسی صفحہ پر (قد تکون بمعنی صار) کی ترکیب میں (بمعنی) کو (ثابتا) مقدر سے متعلق کر کے (ثابتا) کو خبر (تکون) قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ

Marfat.com

غلط ہے۔ کیونکہ خبر (تکون) کے اسم کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ بر تقدیر اشتقاق خبر مطابقت واجب ہے۔ کما مرّ۔

(۹۵) اسی صفحہ پر مثل اصبح زید بمعنی دخل زید فی الصباح کی ترکیب میں (اصبح زید) کو جملہ کر کے مفسّر اور (بمعنی الخ) کو (ثابتاً) سے متعلق کر کے (ثابتاً) کو مفسِّر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ بغیر حرف تفسیر مفسّر اور مفسِّر کیسا۔ ثانیاً۔ اسلئے کہ دونوں اعراب میں متحد نہیں کیونکہ (ثابتاً) منصوب ہے، اور (اصبح زید) محل جر میں۔ ناظرین۔ دیکھا آپنے دار العلوم دیوبند میں درجۂ علیا کے مدرس ایسے قابل ہوتے ہیں۔ تو درجۂ سفلیٰ کے مدرسین کے حق میں کیا رائے قائم کی جائے۔ اس کا فیصلہ ہم آپ ہی پر چھوڑتے ہیں۔ ساری کتاب اسی قسم کی خرافات سے بھری ہے۔ اسی واسطے شروع میں ہم نے اسکو اغلاط کی پوٹ کہا تھا۔

(۹۶) صفحہ ۵۹ پر شرح مأتہ عامل کی عبارت ذات شریف کی شرح میں بایں طور ہے۔ (ھما لا قتران مضمون الجملۃ بوقتیھما ھی النھار واللیل) پھر اس عبارت کی ترکیب میں (وقتیھما) کو موصوف اور جملہ (ھی النھار واللیل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ دونوں غلط ہیں۔ عبارت تو اسلئے کہ (ھی) اپنے مرجع کیساتھ مطابق نہیں اگر مرجع (وقتیھما) کا مضاف ہے تو مطابقت اسلئے نہیں کہ وہ تثنیہ اور (ھی) واحد۔ اور اگر مرجع اُسکا مفرد وقت ہے تو بھی مطابقت نہیں کہ وہ مذکر اور (ھی) مؤنث صحیح عبارت یوں ہے (ھما لا قتران مضمون الجملۃ بالنھار واللیل) اور ترکیب اسلئے غلط کہ (وقتیھما) میں (وقتی) موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور (ھی النھار واللیل) جملہ خبریہ جو معرفہ کی صفت واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اس میں کچھ شک ہو تو ہم سے سُنئے کافیہ اور اُسکی شرح الفوائد الضیائیہ یعنی شرح جامی صفحہ ۲۱۱ میں ہے۔ (وتوصف النکرۃ لا المعرفۃ بالجملۃ الخبریۃ التی ھی فی حکم النکرۃ)

(۹۷) اسی صفحہ پر (وقد تکونان بمعنی صار) کی ترکیب میں (تکونان) کے اندر ضمیر (ھما) مستتر کو اسم قرار دیا ہے اور (بمعنی صار) کو (ثابتتان) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** دونوں غلط۔ اول اسلئے کہ مضارع کے صیغۂ تثنیہ میں ضمیر مستتر نہیں ہوتی۔ بلکہ الف ضمیر بارز اسم فعل ناقص ہے اور دوم اسلئے کہ افعال ناقصہ کی خبر منصوب ہوتی ہے نہ مرفوع تو (ثابتتین) مقدر ہے نہ (ثابتتان)

(۹۸) صفحہ ۶۰ پر (وھی لتوقیت شی بمدۃ ثبوت خبرھا لاسمھا فلا بدّ من ان یکون قبلھا جملۃ فعلیۃ او اسمیۃ) کی ترکیب میں (لتوقیت شی الخ) کو (ثابت) مقدر سے متعلق کر کے اُسکو (ھی) مبتدا کی خبر قرار دیا ہے۔ اور (ھی لتوقیت شی الخ) کو جملہ اسمیہ بنا کر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فلا بدّ من ان یکون) کو جزا۔ **اقول**۔ دونوں غلط ہیں۔ اوّل اسلئے کہ (ثابت) خبر مشتق ہونیکے باوجود (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں اور دوم اسلئے کہ یہاں پر کوئی کلمہ شرط نہیں پھر شرط یا قائم مقام شرط کے کیا معنی۔ علاوہ ازیں جملہ اسمیہ قائم مقام شرط نہیں ہوا کرتا۔ یہ دار العلوم دیوبند میں جدید مسائل نحو گڑھے جا رہے ہیں۔

(۹۹) اسی صفحہ پر (اجلس مادام زید جالسًا) کی ترکیب میں (مادام زید جالسًا) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر (اجلس) کا مفعول فیہ بنایا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ مفعول فیہ اسم ہوتا ہے نہ جملہ۔ مصیبت تو یہ ہے کہ ذات شریف کو نحو میر بھی یاد نہیں۔ اگر یاد نہ ہو تو ہم سے سُنئے۔ نحو میر صفحہ ۲۱ میں مفعول فیہ کی تعریف بایں الفاظ مذکور ہے (وہ مفعول فیہ اسمیت کہ فعل مذکور در وے واقع شود)

(۱۰۰) اسی صفحہ پر (زید قائم) کی ترکیب میں (قائم) کو اسم فاعل بیان کر کے اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اسم فاعل کیلئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔

(۱۰۱) صفحہ ۶۱ پر (وکل واحد من ھذہ الافعال الاربعۃ) کی ترکیب میں (واحد) کو اسم فاعل شبہ فعل قرار دیکر (من ھذہ الخ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کیونکہ (واحد) اسم فاعل شبہ فعل نہیں۔ بلکہ اسم عدد ہے جو اسم فاعل کی طرح شبہ فعل نہیں۔ حتی کہ اُس سے حرف جار

Marfat.com

متعلق ہو جائے۔ اگر یقین نہ تو ہم سے سُنئے۔ جمع الجوامع اور اُس کی شرح ہمع الھوامع جلد دوم صفحہ ۱۵۱ میں ہے (یصاغ من اثنین) فما فوقھما (الی عشرۃ وزن فاعل) بغیر تاء من المذکر وفاعلۃ بالتاء من المونث بمعنی بعض ما صیغ منہ) ولا یتصور ذلک فی مفرد الواحد لان الواحد نفسہ ھو اسم العدد فلا اصل لہ لیکون مصاغا منہ اھ) بلکہ من ھذہ الخ) ظرف مستقر ہو کر (واحد) کی صفت ہے۔

(۱۰۲) اسی صفحہ پر (وقال بعضھم فی کل زمان) کی ترکیب میں (فی کل زمان) کو (قال) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہے جس کا متعلق بقرینۂ سابق محذوف۔ اصل عبارت یوں ہے (وقال بعضھم لیس لنفی مضمون الجملۃ فی کل زمان) تو اس کا متعلق (نفی) ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی بے خیالی میں (قال) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۰۳) اسی صفحہ پر قبل ازیں (وھی لنفی مضمون الجملۃ فی زمان الحال) کی ترکیب میں (ھی) کو مبتدا قرار دیکر (لنفی) کو (مستعمل) مقدر سے متعلق کر کے اُسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (مستعمل) خبرِ مشتق (ھی) مبتدا کیساتھ تانیث میں مطابق نہیں۔ حالانکہ مطابقت واجب ہے۔ کما لا یخفی علی المبتدئین فضلا عن المعلمین۔

(۱۰۴) صفحہ ۶۲ پر (واعلم ان تقدیم اخبار ھذہ الافعال علی اسمائھا جائز) کی ترکیب میں (جائز) کی ضمیر مستتر کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ (جائز) اسم فاعل ہے۔ جس کے لئے فاعل ہوتا ہے۔ نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۵) صفحہ ۶۳ پر (واعلم ان حکم مشتقات ھذہ الافعال کحکم ھذہ الافعال فی العمل) کی ترکیب میں (کحکم) کے (حکم) کو مصدر قرار دے کر (فی العمل) کو اُس سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ دونوں باتیں غلط۔ حکم اس مقام پر بمعنی مصدر نہیں۔ بلکہ اُسی معنی میں ہے جو شرح جامی میں پڑھے تھے مگر یاد نہیں رہے۔ اور جب تحو میر ہی یاد نہیں رہی تو یہ کیا یاد رہتے۔ خیر۔ اب ہم سے سُنئے۔ اور یاد رکھئے گا۔ حکم الشئ ھو الاثر الثابت لذلک الشئ یہاں پر بایں معنی ہے اور یہ معنی مصدری نہیں پھر (فی العمل) اس سے کیونکر متعلق ہو گا۔ نیز پیشتر بحوالہ الفوائد الشافیہ۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ کاف تشبیہ ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ بلکہ (فی العمل) کا متعلق وہی ہے جو (کحکم) کا ہے یعنی (ثابت) مقدر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم سے بھی اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے جو قابلِ تقلید نہیں۔

النوع الحادی عشر

(۱۰۶) صفحہ ۶۴ پر (لدخول تاء التانیث الساکنۃ) کی ترکیب (التانیث) کو موصوف اور (الساکنۃ) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اتنا نہیں سوجھا کہ ساکن (تا) ہوتی ہے یا تانیث بلکہ (تاء التانیث) کی صفت ہے۔

(۱۰۷) صفحہ ۶۵ پر بمعنی (قارب زید الخروج) کی ترکیب میں (قارب زیدا الخروج) کو جملہ فعلیہ کر کے مضاف الیہ قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ لفظ (معنی) اُن الفاظ میں نہیں جو جملہ کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جملہ کی طرف مضاف ہونے والے الفاظ پیشتر بیان کر دیے گئے۔

(۱۰۸) صفحہ ۶۶ پر (یجب ان یکون خبرہ مطابقا للاسم) کی ترکیب میں (مطابقا) کو اسم فاعل تحریر کر کے اُسمیں ضمیر مستتر (ھو) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔

(۱۰۹) اسی صفحہ پر (ھذا ای کون الخبر مطابقا للفاعل اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کی ترکیب میں (ھذا) مفسّر اور (کون الخبر الخ) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ مفسّر اور تفسیر کو ملا کر جزائے مقدم۔ اور (اذا کان الفاعل اسما ظاھرا) کو شرط مؤخر۔ **اقول** دونوں غلط۔ اوّل اس لئے کہ یہ بولی تحویوں کی نہیں سکما مرّ۔ دوم اسلئے کہ جزا جملہ ہوتی ہے۔ اور مفسّر اور تفسیر کا مجموعہ جملہ نہیں۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھی جائے۔

(۱۱۰) اسی صفحہ پر (اما اذا کان مضمرا فلیست المطابقۃ شرطا) کی ترکیب میں (امّا) کو حرف استدراک اور (اذا کان مضمرا الخ) کو جملہ شرطیہ

Marfat.com

قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط۔ کہ (اَمَّا) استدراک کیلئے نہیں آتا بلکہ یہ (اَمَّا) شرطیہ ہے جسکی شرط جو با محذوف ہوتی ہے ۔ اور (اذا) برائے ظرفیت محضہ اپنے مابعد کی طرف مضاف اور (لیست) کا مفعول فیہ مقدم۔ اور (فلیست المطابقۃ شرطًا) شرط محذوف کی جزا ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب کی ترکیب بھی اس مقام پر قابلِ اتباع نہیں کہ اُنہوں نے اس عبارت کو جملہ شرطیہ قرار نہیں دیا۔ حالانکہ جملہ شرطیہ ہے۔

(۱۱۱) صفحہ ۶۷ پر (فیکون الفعل المضارع مع اَنْ فی محلِّ الرفع بانّہٗ اسمہ) کی ترکیب میں (مَعْ اَنْ) کو (یکون) کا ظرف اور (بانّہٗ) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ دونوں غلط۔ اور قصور فہم پر مبنی ہیں۔ (مع اَنْ) ظرف مستقر ہو کر (الفعل المضارع) سے حال ہے اور (بانّہٗ) بھی اُسی (ثابتًا) مقدر سے متعلق ہے۔ جس سے (فی محل الرفع) متعلق تھا۔

(۱۱۲) اسی صفحہ میں واقع (بخلاف الوجہ الاول) کو (فلا یحتاج) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے اور سوء تفہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (ھٰذا الوجہ) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اسکو (فلا یحتاج) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۳) صفحہ ۶۸ پر (فیکون الاول ناقصًا والثانی تامًا) کی ترکیب میں (الثانی) اور (تامًا) کو (یکون) محذوف کا اسم و خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا ضرورت جائز نہیں کما مرّ بلکہ (الثانی) کا عطف (الاول) پر ہے اور (تامًّا) کا (ناقصًا) پر۔

(۱۱۴) اسی صفحہ پر (کاد زید یجیٔ) کو ترکیب میں جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ افعال مقاربۃ کی بحث تک کافیہ اور شرح جامی میں نہیں پڑھی اور اگر دونوں کو پڑھا تو یاد نہیں جیسے نحو میر اور صرف میر یاد نہیں رہیں۔ عسیٰ میں چونکہ معنی (رجا) ہیں اسلئے وہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ اور (کاد) برائے (رجا) موضوع نہیں۔ پھر وہ کیوں جملہ انشائیہ ہوگا۔ اگر یاد نہ ہو تو سُنئے۔ کافیہ اور شرح جامی صفحہ ۳۵۷ میں ہے (والثانی) ای ما وضع لدنو الخبر دُنُوَّ حصولٍ (کاد تقول کاد زید یجیٔ) فتخبر عن دنو الخبر تعلیقًا باشرافہ علی الحصول للفاعل فی الحال) دیکھئے (فتخبر) یا آواز بلند پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ (کاد زید یجیٔ) جملہ خبریہ ہے۔ انشائیہ نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔ اور اگر اس غلط فہمی کا سبب۔ مختصر المعانی صفحہ ۲۱۹ کی یہ عبارت ہے (فالانشاء ان لم یکن طلبًا کافعال المقاربۃ)۔ تو اسلوبیوں زائل فرما لیجئے کہ عبارت تقدیر مضاف پر محمول ہے۔ اور مراد بعض افعال مقاربہ ہیں۔ چنانچہ علامہ سوتی علیہ الرحمۃ کے حاشیہ جلد اول صفحہ ۶۳۹ میں ہے (ای کبعض افعال المقاربۃ اذ الانشاء انما یظھر فی افعال الرجاء وھی عسیٰ وحری واخلولق ولا یظھر فی غیرھا من افعال الشروع والمقاربۃ)

(۱۱۵) صفحہ ۶۹ پر (قالَ بعضھم ان حرف النفی فیہ مطلقًا یفید معنی النفی) کی ترکیب میں (فیہ) کو ظرف مستقر کہہ کر (حرف النفی) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور معنی عبارت نہ سمجھنے پر مبنی بلکہ یہ (یفید) کا ظرف لغو مقدم ہے۔

(۱۱۶) اسی صفحہ پر (بل لاثبات باق علی حالہ) کی ترکیب میں (باق) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اُسمیں ضمیر مستتر (ھُوَ) کو اُس کا نائب فاعل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرّۃ۔

(۱۱۷) صفحہ ۷۰ پر (واخبرہ بیجیٔ فعلًا مضارعًا دائمًا بغیر اَنْ) کی ترکیب میں (بغیر اَنْ) کو (یجیٔ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور کوتاہی فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (فعلًا مضارعًا) کی صفت ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یجیٔ) سے متعلق کر گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۱۸) اسی صفحہ پر (کرب زید یخرج) کو جملہ فعلیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے۔ جملہ انشائیہ صرف وہ افعال مقاربہ ہوتے ہیں۔ جنکی وضع (رجاء) کے لئے ہے اور وہ صرف دو ہی تین ہیں جو حاشیہ دسوقی علیہ الرحمۃ میں مذکور ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو جملہ انشائیہ قرار دیا ہے جو قابلِ اتباع نہیں۔

Marfat.com

(۱۱۹) اسی صفحہ پر (مثل اوشک نزیلان یجئ او یجئ) کی ترکیب میں (یجئ) کو (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور (اوشک نزیلان یجی) کو جملہ انشائیہ۔ اقولُ۔ یہ دونوں غلط ہیں۔ بلکہ (یجئ) سے پیشتر (اوشک نزیل) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور کُل کا (اوشک نزیلان یجئ) پر عطف ہے۔ اور جملہ خبریہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی (ان یجئ) پر معطوف قرار دیا ہے۔ اور جملہ کو انشائیہ۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۲۰) صفحہ ۱۷ پر (وَھٰذِہِ الثَّلٰثَۃ مرادفۃ لکرب) کی ترکیب میں (مرادفۃ) کو اسم فاعل تسلیم کر لینے کے باوجود اسمیں ضمیر مستتر (ھی) کو نائب فاعل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل کے لئے نائب فاعل نہیں ہوتا۔ فاعل ہوتا ہے۔ کما بَیَّنَّاہ غیر مرۃ۔

النّوع الثّانی عشر

(۱۲۱) صفحہ ۲۷ پر (نعم الرجل زیدٌ) کی ایک ترکیب بایں طور کی ہے۔ (نعم فعل مدح الرجل فاعل زید مخصوص بالمدح۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ) اقولُ۔ یہ بولی غلط ہے۔ کوئی نحوی اس کا قائل نہیں۔ نیز قول معتمد پر مجموعہ ایک جملہ اسمیہ ہے یا دو جملے۔ اوّل فعلیہ اور دوم اسمیہ جیسے کتاب میں مذکور ہے۔ اور ایک ترکیب یہ کہ (الرّجل) مبدل منہ اور (زید) بدل۔ اقولُ۔ یہ بھی غلط۔ کیونکہ واجب ہے کہ بدل کی اقامت مبدل منہ کی جگہ صحیح ہو۔ اور یہاں پر نعم زید۔ کہنا درست نہیں کیونکہ نعم کا فاعل معرّف باللام ہوتا ہے۔ یا مضاف یا ضمیر مبہم ممیز بنکرہ۔ زید ان تینوں میں سے کوئی نہیں۔

(۱۲۲) اسی صفحہ پر (نعم الرجل زید) کی ایک ترکیب یہ کی ہے کہ نعم الرجل جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم اور زید مبتدائے موخر۔ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے بلکہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی جملہ اسمیہ انشائیہ فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اگر باور نہو تو ہم سے سُنئے۔ محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۴۱۹ میں ہے۔ (فعلی الوجہ الاول نعم الرجل زید جملۃ واحدۃ) ای اسمیۃ خبریۃ مرکبۃ من المبتداء والجملۃ الفعلیۃ الانشائیۃ۔

(۱۲۳) اسی صفحہ پر (نعم الرجل خبرہ مقدم علیہ) کی ترکیب میں (خبرہ) کو موصوف اور (مقدم علیہ) کو صفت قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے کیونکہ صفت تعریف میں موصوف کیساتھ مطابق نہیں۔ موصوف بوجہ اضافت معرفہ ہے اور صفت نکرہ۔

(۱۲۴) اسی صفحہ پر (او مرفوع بانّہٗ خبر مبتداء محذوف) کی ترکیب میں (مرفوع) کو مبتدائے محذوف زید کی خبر قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط۔ بلکہ (مرفوع) سابق پر معطوف ہے۔

(۱۲۵) اسی صفحہ پر (نعم الرجل ھو زیدٌ) کی ترکیب میں (الرجل) کو مبدل منہ اور (ھو زیدٌ) جملہ کو بدل قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ (نعم) کی اسناد (ھو زید) جملہ کی طرف لازم آئے گی۔ کیونکہ جو فعل مبدل منہ کی طرف مسند ہوتا ہے۔ وہی بدل کی طرف۔ اور جملہ کی طرف اسناد بر قول صحیح باطل اسلئے کہ مسند الیہ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

(۱۲۶) اسی صفحہ پر فیکون علی التقدیر الاوّل جملۃ واحدۃ وعلی التّقدیر الثانی جملتین) کی ترکیب میں (علی التقدیر الثّانی) کو (یکون) محذوف سے متعلق قرار دیا اور (جملتین) کو اس محذوف کی خبر۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون مقتضی جائز نہیں۔ بلکہ (علی التقدیر الثانی) کا عطف علی التقدیر الاوّل پر ہے۔ اور (جملتین) کا (جملۃ واحدۃ) پر۔

(۱۲۷) صفحہ ۳۰ پر (وقد یحذف المخصوص اذا دل علیہ قرینۃ) کی ترکیب میں (قد یحذف المخصوص) کو جزائے مقدم اور (اذا دل علیہ قرینۃ) کو شرط موخر قرار دیا ہے۔ اقولُ۔ یہ غلط ہے یہاں پر (اذا) متضمن معنی شرط نہیں۔ بلکہ برائے ظرفیت محضہ۔ ما بعد کی طرف مضاف ہے اور (یحذف) کا مفعول فیہ

Marfat.com

(۱۲۸) صفحہ ۴ پر (نعم الرجل زید) اور دیگر امثلہ کی ترکیب میں (الرّجل) اور (الرّجلان) وغیرہ کو فاعل اور (زید) اور (الزیدان) وغیرہ کو مخصوص بالمدح قرار دے کر فرمایا کہ فعل مدح اپنے فاعل و مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا **اقول** یہ بولی غلط ہے کما مرّ۔ مخصوص بالمدح فعل کے معمولات یا متعلقات سے نہیں۔ حتیٰ کہ اُس کیساتھ ترکیب میں ملانا درست ہو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات معمول ہیں۔ اُن میں سے کسی کا نام نحویوں کے یہاں مخصوص بالمدح نہیں۔ پھر مخصوص بالمدح کہنے سے اعراب کیسے ظاہر ہوگا۔

(۱۲۹) صفحہ ۵ پر (وحکم المخصوص بالذم کحکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذکورۃ) کی ترکیب میں (حکم) ثانی کو مصدر قرار دے کر (فی) کو اُس سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ یہاں پر (حکم) مصدری معنی میں نہیں ہے اور نہ (فی) اُس سے متعلق۔ بلکہ (کحکم) کے متعلق مقدر (ثابت) سے (فی) متعلق ہے۔

(۱۳۰) اسی صفحہ پر (بئس الرجل زید) اور بعض دیگر امثلہ کو جملہ اسمیہ انشائیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ ایک جملہ ہونے کی تقدیر پر سب کے سب جملہ اسمیہ خبریہ ہیں۔ کما مرّ۔

(۱۳۱) صفحہ ۶ پر (اصلہ حبب) کی ترکیب میں لفظ (اصل) کو مصدر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط۔ وزنہ لازم آئے گا کہ (حبب) کا حمل درست نہو۔ کیونکہ مصدر پر بجز مرادف یا حصہ کسی دوسری چیز کا حمل صحیح نہیں۔ بلکہ یہ (اصل) بمعنی مایقابل الفرع ہے۔

(۱۳۲) صفحہ ۷ پر (اعرابہ کاعراب مخصوص نعم فی الوجھین المذکورین) کی ترکیب میں (اعراب) دوم کو مصدر قرار دیا ہے **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ اُسی معنی میں ہے۔ جسکو علامہ ابن حاجب قدس سرہٗ کافیہ شریف میں بایں الفاظ بیان فرماگئے ہیں۔ الاعراب مَا اختلف آخرہ بہ۔ یہ اصطلاحی معنی ہیں۔ اور لغت میں حسب بیان امام سیوطی علیہ الرحمۃ دس معانی میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الابانۃ جیسے اعرب الرجل حاجتہ او عن حاجتہ۔ حدیث میں ہے والثیب تعرب عن نفسھا۔ (۲) الاجالۃ جیسے اعرب الدابۃ صاحبھا ای اجالھا۔ (۳) التحسین جیسے اعربت الشئ ای حسنتہ۔ (۴) التغییر جیسے اعرب للہ المعدۃ ای غیّرھا۔ (۵) ازالۃ الفساد جیسے اعربت الشئ ای زلت عربہ ای فسادہ۔ (۶) تکلم بالعربیۃ جیسے اعرب زید ای تکلم بالعربیۃ (۷) صیرورۃ الخیل لعراب لاحد جیسے اعرب زید ای صارت لہ خیل عراب (۸) تکلّم بالفحش جیسے اعرب زید ای تکلم بالفحش۔ (۹) تولد ولدٍ عربی اللون لاحبٍ جیسے اعرب زید ای تولد لہ ولد عربی اللون (۱۰) اعطاء العُربُون جیسے اعرب المشتری ای اعطی بعض الثمن۔ از (۶) تا (۱۰) معانی میں ملازم ہے۔ اور بروقت عدم قرینہ صارفہ کتب علوم میں الفاظ اصطلاحی معانی پر محمول ہوتے ہیں۔ فتامل۔

(۱۳۳) صفحہ ۸ پر (حَبّذا رَجُلًا زیدٌ) اور (حَبّذا رَاکبًا زید) اور (حَبّذا زیدٌ رَجُلًا) اور (حَبّذا زیدٌ رَاکبًا) کی ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (رَجُلًا) کو تمیز اور (زید) کو ذوالحال اور (رَاکبًا) کو حال قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے اور شی لطیف کے فُقدان پر دلیل روشن۔ ان تمام مثالوں میں (ذا) ممیز اور ذوالحال ہے۔ اگر یقین نہو تو ہم سے سُنئے۔ شرح جامی صفحہ ۳۶۵ میں ہے (وذوالحال ھُوَ ذا لان زیدًا مخصوص والمخصوص لایجئ الّا بعد تمام المدح والتّرکیب من تمامہ فالراکب حال من الفاعل لا عن المخصوص) ممیز کا ذکر نہیں فرمایا اسلئے مُلّا عبد الحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ تکملہ میں صفحہ ۵۲۹ پر فرماتے ہیں (لم یتعرض لبیان الممیز لظھورہ اذ لا ابھام فی المخصوص)۔

النّوع الثالث عشر

(۱۳۴) صفحہ ۹ پر (دواعی سمیت بھا) کی ترکیب میں (بھا) کو (سمیت) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ یہ (با) (الدہ ہے جو فعل سے

Marfat.com

متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ۔

(۱۳۵) اسی صفحہ پر (ولا دخل فیہ للجوارح) کی ترکیب میں (و) کو عاطفہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے۔ بلکہ (و) حالیہ ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب نے بھی (و) کو عاطفہ فرمایا ہے اور (فیہ) کو لائے نفی جنس) کی خبر اول اور (للجوارح) کو خبر ثانی۔ یہ بھی قابلِ اتباع نہیں بلکہ (فیہ) برائے (دخل) ظرف لغو ہے۔ وجہ ہماری ترکیب میں دیکھی جائے۔

(۱۳۶) صفحہ ۸۰ پر (لان بعضھا للشک وبعضھا للیقین) کی ترکیب میں (بعضھا) ثانی کو (انّ) محذوف کا اسم اور (للیقین) کو اس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کہ تقدیر بلا مقتضی درست نہیں۔ بلکہ (بعضھا) ثانی کا عطف (بعضھا) اوّل پر ہے اور (للیقین) کا عطف (للشک) پر

(۱۳۷) اسی صفحہ پر (وھی تدخل علی المبتداء والخبر) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (ھی) مبتدا۔ تدخل فعل مضارع معروف ھی ضمیر مستتر راجع ہے فعل مجہول کی طرف اس کا فاعل)۔ **اقولُ** یہ غلط ہے بلکہ اس کا مرجع مبتدا ہے ورنہ جملۂ خبر کا عائد مبتدا صلو لازم آئے گا جو باطل ہے۔

(۱۳۸) اسی صفحہ پر (وھی سبعۃ ثلثۃ منھا للشک وثلثۃ منھا للیقین وواحدۃ منھا مشترک بینھما) کی ترکیب میں (سبعۃ) کو مبدا منہ اور جملۂ (ثلثۃ منھا للشک) کو بدل قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے کیونکہ بر قول صحیح مفرد سے جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ زمخشری۔ ابن مالک ابن جنی جواز کے قائل ہیں جس پر استشہاد میں ایک شعر اور ایک آیت پیش کی گئی ہے۔ شعر یہ ہے: الی اللہ اشکو بالمدینۃ حاجۃ + وبالشام اخری کیف یلتقیان (حاجۃ واخری) مبدل منہ اور (کیف یلتقیان) جملہ بدل اور آیت یہ ہے مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ (ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم (ما) ثانیہ مبدل منہ اور (ان ربک الآیۃ) بدل۔ امام سیوطی علیہ الرحمۃ ہمع الھوامع جلد ثانی صفحہ ۱۲۸ میں استشہاد مذکور تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں (والجمھور لم یذکروا ذلک) جمہور نے جملہ کا مفرد سے بدل ہونا ذکر نہیں کیا۔ پھر استشہاد مذکور پر ابوحیان سے بایں الفاظ رد نقل فرماتے ہیں (قال ابوحیان ولیس کیف یلتقیان بدلا بل استینافا للاستبعاد وکذا ان ربک الآیۃ لئلا یودی الی اسناد الفعل الی الجملۃ وھو ممنوع) **اقولُ** اسی طرح شعر مذکور میں بدل قرار دینے سے جملہ کا مفعول بہ ہونا لازم آئے گا۔ جو صحیح نہیں کہ مفعول بہ ہونا خاصۂ اسم ہے۔ اسیواسطے قول اشمونی (ابدالھا من المفرد) پر حاشیۃ الصبان جلد سوم صفحہ ۱۰۱ میں فرمایا (انما صح ذلک لرجوع الجملۃ فی تقدیر الی المفرد کما فی التصریح) تو ثابت ہوا کہ جملہ من حیث الجملۃ بدل نہیں ہوتا۔ پس یہ جملہ اسکی صفت ہے۔ اور جملہائے مابعد بھی باعتبار عطف اسکی صفت ہیں۔

(۱۳۹) صفحہ ۸۱ پر (فظننت اذا کان من الظنۃ بمعنی التھمۃ لم یقتض المفعول الثانی) کی ترکیب میں (ظننت) کو مبتدا اور (اذا کان من الظنۃ الخ) کو جملہ فعلیہ شرطیہ جزائیہ قرار دیکر اسکی خبر بنایا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط کہ دو اصطلاح میں غلط ہے کیونکہ زمخشری وغیرہ کی اصطلاح میں شرطیہ قسیم فعلیہ اور اسمیہ ہے تو انکی اصطلاح پر ایک جملہ فعلیہ اور شرطیہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قسیمین کا اجتماع باطل ہے اور زمخشری سے متقدمین نحویوں کی اصطلاح پر یہ جملہ فعلیہ ہے انکے نزدیک شرطیہ کسی جملہ کا نام نہیں۔ تو یوں کہنا واجب کہ جملہ فعلیہ یا شرطیہ ہو کر خبر۔ اور لفظ (جزائیہ) کا اضافہ دیوبندی بدعت ہے جس کے کوئی معنی نہیں۔

(۱۴۰) صفحہ ۸۲ پر (فانظر ماذا ترٰی) کی ترکیب میں (ذا) کو بمعنی الذی اسم موصول قرار دیکر (ترٰی) کو جملہ فعلیہ انشائیہ بتا کر صلہ قرار دیا ہے **اقولُ**۔ یہ غلط ہے کہ صلہ جملہ انشائیہ نہیں ہوتا بلکہ خبریہ ہوتا ہے۔ اگر باور نہ ہو تو سنئے۔ ھدایۃ النحو صفحہ ۴۰ میں ہے (والصلۃ جملۃ خبریۃ)۔

(۱۴۱) صفحہ ۸۳ پر (لان مضمونھما معًا مفعول بہ فی الحقیقۃ) کی ترکیب میں (معًا) کو (مضمون) کا مفعول فیہ قرار دیا ہے۔ **اقولُ** یہ غلط ہے اور سوء فہم پر مبنی ربلکہ یہ ضمیر مضاف الیہ سے حال ہے۔ تفصیل کیلئے ہماری ترکیب دیکھئے اور یاد بھی رکھئے تاکہ آئندہ کام آئے۔ اسی صفحہ پر (زعمت اللہ غفور لی) کی ترکیب میں اپنی مورثی بے ادبی کا مظاہرہ بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ (زعمت فعل یا فاعل اللہ مفعول اول) ہمارے اسلاف کرام کی تعبیر ایسے

Marfat.com

مقامات یوں ہوتی ہے کہ اسم جلالت مفعول اول ۔

(۱۴۲) صفحہ ۸۴ پر (زید ظننت قائم) کی ترکیب میں (زید قائم) کو جملہ اسمیہ خبریہ کرکے (ظننت) کا مفعول بہ معنی قرار دیا۔ اور فرمایا ظننت فعل قلب ضمیر انا اس کا فاعل فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ) **اَقُوْلُ** ۔ یہ دونوں غلط۔ کہ مثال مذکور بطلان عمل کی ہے اور جب عمل باطل تو مفعول بہ کیسا۔ نیز جملہ مفعول بہ نہیں ہوتا کہ مفعول بہ ہونا خواص اسم سے ہے۔ کما مرّ۔ پھر (ظننت) کا فاعل ضمیر انا کہنا صرف ضمیر یاد ہونیکی دلیل ہے کیونکہ فاعل (تا) ضمیر بارز ہے (انا) نہیں۔ مذکورہ بالا تمام خرافات کا صدور (ای انا) کا نتیجہ ہے جبتک آدمی میں (انا) موجود ہے ہر مقام پر ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

(۱۴۳) صفحہ ۸۵ پر (ان اعمالها اولیٰ علی تقدیر التوسط وابطالها علی تقدیر التأخر) کی ترکیب میں (ابطالها) کو (یاتَ) محذوف کا اسم اور (علی تقدیر التأخر) کو اسکی خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے کہ تقدیر بدون ضرورت درست نہیں۔ کما مرّ۔

(۱۴۴) اسی صفحہ پر (ان از یدت الهمزة فی اول علمت ورأیت صارا متحدین الی ثلثة مفاعیل) کی ترکیب میں (صارا) کے اندر ضمیر (هما) مستتر بیان فرمائی ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط اور صرف میر یاد نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اُس میں الف ضمیر بارز اسم ہے۔

(۱۴۵) صفحہ ۸۶ پر (فمعنی المثال الاول حملت زیداً علی ان یعلم عمراً فاضلاً) کی ترکیب میں (حملت زیداً الخ) کو جملہ فعلیہ خبریہ کرکے خبر قرار دیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے ورنہ لازم آئے گا کہ جملہ خبر عائد مبتدا سے خالی ہو بلکہ یہ مراد اللفظ ہو کر خبر ہے۔

(۱۴۶) صفحہ ۸۷ پر (اعلم انه لا یجوز حذف المفعول الاول من للفاعیل الثلثة) کی ترکیب میں (من) کو (لا یجوز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہوکر (المفعول الاول) سے حال ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی فعل مذکور سے متعلق کر گئے ہیں۔ جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۴۷) اسی صفحہ پر (ولا یجوز حذف احدهما بخلاف لا خر کما مرّ) کی ترکیب میں (کما مرّ) کو (لا یجوز) سے متعلق کیا ہے۔ **اَقُوْلُ** ۔ یہ غلط ہے کیونکہ کاف تشبیہ مذکور سے متعلق نہیں ہوا کرتا بلکہ اُسکا متعلق ہمیشہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ کما مرّ عن الفوائد الشافیه۔

العوامل القیاسیة

(۱۴۸) صفحہ ۸۸ پر (واما اذا کان متعدیاً فینصب المفعول به) کی ترکیب میں (اذا کان متعدیاً) کو شرط اور (فینصب المفعول به) کو جزا قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے بلکہ (اذا) ظرف مابعد کی طرف مضاف اور (فینصب) مفعول فیہ متقدم ہے اور (فینصب الخ) جزا جسکی شرط دجوباً محذوف کما مرّ۔

(۱۴۹) صفحہ ۸۹ پر (وهو اسم حدث اشتق منه الفعل) کی ترکیب میں (حدث) کو موصوف اور (اشتق منه الفعل) کو صفت قرار دیا ہے۔ **اقول** ۔ یہ غلط ہے کہ فعل حدث سے مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم حدث سے مشتق ہوتا ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اسم حدث جو مصدر ہے مشتق منہ نہ ہے۔ پس وہ جملہ (اسم حدث) کی صفت ہے۔

(۱۵۰) صفحہ ۹۰ پر (قال البصریون ان المصدر اصل والفعل فرع) کی ترکیب میں (الفعل) کو (انّ) محذوف کا اسم اور (فرع) کو اُس محذوف کی خبر قرار دیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے۔ کما مرّ بلکہ (الفعل) کا عطف (المصدر) پر ہے اور (فرع) کا (اصل) پر۔

(۱۵۱) اسی صفحہ پر (قال الکوفیون ان الفعل اصل والمصدر فرع لاعلال المصدر باعلاله وصحته بصحته) کی ترکیب میں (لاعلال) کو (قال) سے متعلق کیا ہے۔ **اقولُ** ۔ یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی کیونکہ یہ اصالت فعل اور فرعیت مصدر کی علت ہے۔ قول باصالت فعل و فرعیت مصدر کی علت نہیں حتیٰ کہ (قال) سے تعلق ہو۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی (قال) سے متعلق فرما گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔ اس سے بیشتر بھی (الاستقلال) کو

Marfat.com

(قال البصریون) میں (قال) سے متعلق کیا ہے یہ بھی درست نہیں۔ دونوں مقام پر (انّ) کے اسم و خبر کی درمیانی نسبت سے متعلق ہے۔ ہماری ترکیب دیکھی جائے۔

(۱۵۲) صفحہ ۹۱ پر (ولا شک ان دلیل البصریین یدل علی اصالۃ المصدر مطلقاً ودلیل الکوفیین یدل علی اصالتہ الفعل فی الاعلال) کی ترکیب میں (مطلقاً) کو (یدل) کی ضمیر فاعل سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ بلکہ (اصالۃ) سے حال ہے۔

(۱۵۳) اور (انّ دلیل البصریین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ قرار دیا ہے۔ اور (دلیل الکوفیین الخ) کو جملہ اسمیہ خبریہ معطوف پھر دونوں کو ملا کر لائے نفی جنس کی خبر۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ اوّلاً اسلئے کہ (انّ دلیل البصریین الخ) جملہ نہیں کیونکہ (انّ) اپنے مدخول جملہ کو بتاویل مفرد کر دیتا ہے۔ ثانیاً اسلئے کہ دلیل الکوفیین الخ) جملہ اسمیہ کا باعتبار عطف خبر لائے جنس ہونا درست نہیں ورنہ جملہ خبر کا عائد اسم لا سے خلو لازم آئے گا صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۵۴) صفحہ ۹۲ پر (والکرم متکلماً بالھمزۃ) کی ایک ترکیب میں (بالھمزۃ) کو ظرف مستقر کے ضمیر (متکلماً) سے حال قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے اور شئ لطیف کے فقدان پر مبنی۔ کیونکہ لفظ (اکرم) متکلم نہیں متکلم تو لافظ ہوتا ہے بلکہ صیغۂ متکلم ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب بھی اسکو جائز قرار دے گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۵۵) اسی صفحہ پر (ولا قائل بہ احد) کی ترکیب میں (لا) کو نفی جنس کیلئے اور (قائل بہ) کو اسکا اسم اور (احد) کو اسکی خبر قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ لائے نفی جنس خبر کی اسم سے نفی کرتا ہے نہ اسم کی خبر سے یہاں پر (قائل بہ) کی نفی (احد) سے ہے نہ (احد) کی (قائل بہ) سے یہ لائے نفی جنس نہیں بلکہ لا برائے نفی ہے اور (قائل) مبتدا کی قسم ثانی جو مسند ہوتی ہے اور (احد) فاعل قائم مقام خبر۔ اور (قائل) مرفوع منون ہے۔ علاوہ ازیں اگر لا برائے نفی جنس ہو تو (قائلاً) منصوب منون ہونا چاہیے کہ (قائل بہ) مشابہ بمضاف ہے۔ اور مانع تنوین مفقود۔ حالانکہ رسم خط مساعد نہیں۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی اسکو لائے نفی جنس فرما گئے ہیں جو قابلِ اتباع نہیں۔

(۱۵۶) صفحہ ۹۳ پر (فزید فی المثالین مجرور لفظاً لاضافۃ المصدر الیہ ومرفوع معنیً لانہ فاعل) کی ترکیب میں (فی المثالین) کو (مجرور) کا متعلق مقدم قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے ورنہ تقدیم ما حقّہ التاخیر یفید الحصر کے پیشِ نظر لازم آئیگا۔ کہ زید مذکورہ ہر دو مثال کے سوا کہیں لفظاً مجرور نہ ہو جو بدیہی البطلان ہے۔ بلکہ (فی المثالین) ظرف مستقر ہو کر (زید) سے حال ہے۔

(۱۵۷) نیز (مجرور) اور (مرفوع) کو ممیز اور (لفظاً) اور (معنیً) کو تمیز قرار دیا ہے **اقول** یہ غلط ہے۔ کیونکہ تمیز ذات مذکورۃ سے ہوتی ہے یا ذات مقدرۃ سے اوّل دو قسم میں منحصر ہے۔ (۱) مفرد مقدار جسکے پانچ اقسام ہیں۔ اول عدد جیسے عندی عشرون درھماً دوم وزن جیسے عندی منوان سمناً۔ سوم کیل جیسے عندی قفیزان برّاً۔ چہارم ذراع جیسے عندی ذراع ثوباً۔ پنجم۔ مقیاس جیسے عندی ملؤہ عسلاً۔ (مجرور) اور (مرفوع) ان پانچوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ (۲) مفرد غیر مقدار جسکی تعریف محرم آفندی جلد اول صفحہ ۳۹۲ بحوالہ رضی بایں الفاظ بیان فرمائی ہے وغیر المقدار کل فرع حصلہ بالتفریع اسم خاص بلیہ اصلہ للبیان ویکون ذلک الفرع مما یصح اطلاق الاصل علیہ نحو خاتم حدیداً وباب ساجاً وثوب خزاً۔ اور اگر تفریع سے فرع کیلئے اسم خاص حاصل نہ ہوا تو ثانی کا انتصاب بنا بر تمیز جائز نہیں جیسے قطعۃ ذھب کہ سونے کے ہر ٹکڑے کو قطعہ کہتے ہیں جو اسم خاص نہیں اور جیسے قلیل فضۃ کہ چاندی کے ہر چھوٹے سے ٹکڑے کو قلیل کہتے ہیں یہ بھی اسم خاص نہیں تو ان دونوں مثالوں میں (ذھب اور فضۃ) مجرور باضافت ہونگے نظر براں لفظ

Marfat.com

(مجرور) اور (مرفوع) مفرد غیر مقدار بھی نہیں۔ کیونکہ انکی اصل (لفظاً) اور (معنی) نہیں۔ بلکہ (جرٌّ) اور (رفعٌ) ہے۔ پس صحیح یہ کہ (لفظاً) اور (معنی) ذات مقدرۃ سے تمیز ہیں جو نسبت کہلاتی ہے۔ یعنی نسبت (مجرور) اور نسبت (مرفوع) بسوئے ضمیر نائب فاعل ممیز ہے (لفظاً) اور (معنیً) اسکی تمیز۔ اس مقام پر ہم نے ایک اور ترکیب بیان کی ہے جسکو البشیر الکامل میں دیکھا جائے۔

(۱۵۸) اسی صفحہ پر (ویذکر المفعول منصوباً کالمثال المذکور) کی ترکیب میں (کالمثال) کو (یذکر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے۔ کما مرّ غیر مرّۃٍ۔

(۱۵۹) صفحہ ۹۴ پر (عجبت من ضرب زید ای من ان یضرب زید) کی ترکیب میں (من ضرب زید) کو مفسّر اور (من ان یضرب زید) کو مفسّر قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کما مرّ۔ بلکہ یہ (ای) تفسیر الجملۃ بالجملۃ کیلئے ہے۔ اور (ای) کے بعد (عجبت) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی وہی ترکیب کی ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۶۰) صفحہ ۹۵ پر (لا یسأم الانسان من دعاء الخیر ای من دعائہ الخیر) کی ترکیب میں بھی جار مجرور یعنی (من دعاء الخیر) کو مفسّر اور (من دعائہ الخیر) کو مفسّر قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ بھی غلط۔ کما مرّ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۱) اسی صفحہ پر (واما فی مصدر الفعل اللازم فصورۃ واحدۃ) کی ترکیب میں (فی مصدر الفعل اللازم) کو (کائن) مقدر سے متعلق کر کے (کائن) کو خبر قائم مقام شرط قرار دیا ہے اور (فصورۃ واحدۃ) کو مبتدا قائم مقام جزا۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ جملہ اسمیہ جزا ہے۔ جس کی شرط وجوباً محذوف۔ کما مرّ۔

(۱۶۲) صفحہ ۹۶ پر (وھو یعمل عمل فعلہ کالمصدر) کی ترکیب میں (کالمصدر) کو (یعمل) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کہ کاف جار کا متعلق عبارت میں مذکور نہیں ہوتا۔ کما مرّ۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر مبتدائے محذوف (ھو) کی خبر ہے جس کا مرجع عمل اسم فاعل۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (یعمل) سے متعلق قرار دے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۳) صفحہ ۹۷ پر (لیکمل مشابھتہ بالفعل المضارع) اور (لما کان مشابھاً بالفعل المضارع) کی ترکیب میں (با) کو (مشابہت) اور (مشابھاً) سے متعلق قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کہ حرف جار زائد متعلق نہیں ہوتا۔ کما مرّ غیر مرّۃٍ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی متعلق کر گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۶۴) اسی صفحہ پر (فیکون خبراً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ ظرف مستقر ہو کر (خبراً) کی صفت ہے یا (خبراً) کا ظرف لغو۔ کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۲۔

(۱۶۵) صفحہ ۹۸ پر (الضارب عمراً فی الدار) کی ترکیب میں (ضارب عمراً) کو جملہ فعلیہ خبریہ کر کے صلہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ اسم فاعل وغیرہ صفات اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتے اسلئے کہ انمیں اسناد تام نہیں ہوتی بلکہ شبہ جملہ ہوتے ہیں کافیہ اور اسکی شرح غایۃ التحقیق بحث تمیز میں ہے۔ (او ما ضاھاھا) من المضاھاۃ وھی المشابھۃ ای فیما شابہ الجملۃ الفعلیۃ وھو اسم الفاعل نحو الحوض ممتلئ ماءً او اسم المفعول نحو الارض مفجرۃ عیوناً او الصفۃ المشبھۃ نحو زید حسن وجھاً او اسم التفضیل نحو زید افضل اباً فان ھذہ الصفات مع ضمائرھا لیست بجملۃ لکن یشابھا لانھا منسوبۃ الی فاعلھا کما ان الفعل منسوب الی فاعلہ)

(۱۶۶) اسی صفحہ پر (فیکون حالاً عنہ) کی ترکیب میں (عن) کو (یکون) سے متعلق کیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ (مبنیاً) مقدر کا ظرف مستقر ہے اور (وہ) (حالاً) کی صفت۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (عن) کو (یکون) سے متعلق کر گئے ہیں جو لائق اتباع نہیں۔ وجہ یہ کہ (کون) کا صلہ (عن) نہیں آتا۔

Marfat.com

(۱۶۷) صفحہ ۹۹ پر (بل یکون حینئذٍ مضافاً الی ما بعدہ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں۔ کہ مضافاً (شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر) **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ شبہ فعل اپنے مرفوع سے ملکر جملہ نہیں ہوتا۔ بلکہ شبہ جملہ ہوتا ہے۔ کما مرّ آنفاً)

(۱۶۸) اسکے بعد (مررت بزیدٍ ضارب عمرٍ امس) کی ترکیب میں فرماتے ہیں جسکو اسم فاعل کے عمل نہ کرنیکی مثال میں پیش کیا گیا ہے (ضارب اسم فاعل اپنے فاعل ضمیر اور مضاف الیہ یعنی مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر صفت) **اقول**۔ یہ غلط ہے ورنہ (ضارب عمرٍ) کا زید کیلئے صفت ہونا درست نہوگا۔ وجہ یہ کہ اگر (عمرٍ) کو (ضارب) کا مفعول قرار دیں تو صورت مذکورہ میں صیغہ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہوگا۔ اور ایسے صیغہ کی اضافت معنوی نہیں ہوتی بلکہ لفظی ہوتی ہے۔ کافیہ میں ہے (واللفظیۃ ان یکون المضاف صفۃ مضافۃ الی معمولھا) اور اضافت لفظی تعریف کا افادہ نہیں کرتی تو (ضارب عمرٍ) نکرہ رہا۔ اور نکرہ کا صفت معرفہ واقع ہونا درست نہیں۔ نظر برآں (عمرٍ) مضاف الیہ ہے مفعول بہ نہیں۔ اب (ضارب) کی اضافت اسکی طرف معنوی ہوگی جو تعریف کا افادہ کرتی ہے تو (ضارب عمرٍ) معرفہ ہوا اور (زید) کی صفت واقع ہونا درست ہوگیا۔ چونکہ اسم فاعل کا بمعنی حال یا استقبال ہونا مفعول میں عمل نصب کے لئے شرط ہے۔ فاعل کو رفع دینے کیلئے شرط نہیں۔ لہذا مثال مذکور میں (ضارب) مفعول بہ میں عامل نہیں کہ شرط مفقود ہے۔ اور اپنے فاعل (ضمیر) میں عامل ہے۔ کہ اسکی شرط (اعتماد) متحقق ہے۔ اور یہ عمل اضافت لفظیہ کیلئے موجب نہیں اسلئے کہ اضافت لفظیہ میں معمول کی طرف مضاف ہونا ضروری ہے اور یہ (ضارب) اپنے معمول فاعل کی طرف مضاف نہیں۔ (عمرٍ) کی طرف مضاف ہے مگر وہ معمول نہیں پس مضاف باضافت لفظی نہوا۔

(۱۶۹) صفحہ ۱۰۰ پر (سواء کان بمعنی الماضی او الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (سواء) کو مبتدا اور (کان بمعنی الماضی الخ) کو جملہ خبر قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ اس تقدیر پر جملہ خبر کا عائد مبتدا سے خلو لازم آتا ہے۔ اور صحیح یہ کہ (سواءٌ) خبر مقدم ہے اور (کان بمعنی الماضی الخ) بتاویل (کونہ بمعنی الماضی او الحال او الاستقبال) مبتدا مؤخر۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے (سواءٌ) کا مبتدا ہونا جائز قرار دیا ہے جو لائق اتباع نہیں۔

(۱۷۰) اسی صفحہ پر (اعلم ان اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ کضراب الخ) کی ترکیب میں (الموضوع) کی ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال اور (کضراب الخ) کو ظرف مستقر کرکے حال قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ آئندہ آنیوالا حکم انہیں چھ صیغوں کیساتھ مخصوص ہوجائے۔ حالانکہ مبالغہ کے دیگر صیغوں کا بھی یہی حکم ہے جیسے صدیق اور فاروق وغیرہ۔ مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے بھی اسکو حال اور ضمیر نائب فاعل کو ذوالحال قرار دیا ہے جو قابل اتباع نہیں صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے

(۱۷۱) صفحہ ۱۰۱ پر (لکنھم جعلوا ما فیھا من زیادۃ المعنی قائماً مقام ما زال من المشابھۃ اللفظیۃ) کی ترکیب میں (جعلوا) کے اندر ضمیر فاعل (ھم) مستتر بتائی اور (فیھا) کے متعلق مقدر (حصل) سے (من زیادۃ) کو متعلق بتایا اور (زال) سے (من المشابھۃ) کو متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ تینوں باتیں غلط۔ اول اسلئے کہ صرف میر یاد نہونے پر مبنی ہے۔ (جعلوا) میں ضمیر فاعل مستتر نہیں۔ بلکہ واو ضمیر بارز فاعل ہے۔ صرف میر صفحہ ۹ میں ہے۔ (وواو در نصروا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل ست۔ دوم اسلئے کہ (من زیادۃ المعنی) ظرف مستقر ہوکر (ما) سے حال ہے۔ سوم اسلئے کہ (من المشابھۃ) بھی ظرف مستقر ہوکر (ما) سے حال ہے۔ کیونکہ دونوں (من) برائے تبیین ہیں۔ اور (من) برائے تبیین ظرف مستقر ہوکر حال ہوا کرتا ہے اگر امر مبہم معرفہ ہو۔ اور اگر نکرہ ہے تو صفت۔

(۱۷۲) صفحہ ۲۔ پر (وشرط عملہ کونہ بمعنی الحال او الاستقبال) کی ترکیب میں (کون) کو اسم و خبر سے ملاکر جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ مصدر اپنے متعلقات سے ملکر نحویوں کے نزدیک شبہ جملہ بھی نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ جملہ۔ اسیواسطے علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ نے کافیہ (بحث تمیز) میں اسکی نسبت کو جملہ اور شبہ جملہ سے علیحدہ بایں طور ذکر فرمایا ہے (او فی اضافۃ مثل یعجبنی طیبہ اباً وابوۃ وداراً وعلماً)۔

(۱۷۳) اسی صفحہ پر (واعتمادہ علی المبتدأ کما فی اسم الفاعل) کی ترکیب میں (ک) کو (اعتماد) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ (کاف) ہمیشہ ظرف مستقر ہوتا ہے۔ کما مرّ غیر مرۃ۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے اور یاد رکھئے مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (اعتماد) سے متعلق فرماگئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۴) صفحہ ۱۰۳ پر (مثل زید مضروب غلامہ الآن او غداً) کی ترکیب میں (الآن) کو معطوف علیہ اور (غداً) کو معطوف قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔

Marfat.com

بلکہ (غدًا) سے پیشتر (زید مضروب غلامہ) بقرینۂ سابق محذوف ہے۔ اور یہ مجموعہ ماقبل پر معطوف۔ کیونکہ دو مثالیں مقصود ہیں۔ ایک اسم مفعول بمعنی حال کی اور دوسری اسم مفعول بمعنی استقبال کی مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم بھی (غدًا) کو (الآن) پر معطوف قرار دیئے گئے ہیں جو قابل اتباع نہیں۔

(۱۷۵) اسی صفحہ پر (واذا انتفی فیہ احد الشیئین المذکورین ینتفی علمہ) کی ترکیب میں (اذا) کو حرف شرط تحریر فرمایا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط۔ کیونکہ (اذا) حرف نہیں بلکہ اسم ہے۔ کما مرّ مرارًا۔

(۱۷۶) صفحہ ۱۰۴ پر (وھی مشابھۃ باسم الفاعل) کی ترکیب میں (با) کو (مشابھۃ) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ متعلق نہیں ہوتی۔ کما مرّ فیما سبق۔

(۱۷۷) اسی صفحہ پر (وفی کون کلّ منھما صفۃ) کی ترکیب میں (کون) کو جملہ انشائیہ خبریہ ٹھہرا کر مجرور قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ مصدریہ جملہ بھی نہیں ہوتا چہ جائیکہ جملہ۔ اور لطف یہ ہے کہ پہلے (کون) کو جملہ فعلیہ قرار دیا تھا۔ اور یہاں پر اسمیہ۔ لیکن اسمیں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ جنتا راج ہے جو چاہے کہو۔

(۱۷۸) اسی صفحہ پر (مثل حسن حسنان حسنون حسنۃ حسنتان حسنات علی قیاس ضارب ضاربان ضاربون ضاربۃ ضاربتان ضاربات) کی ترکیب میں (حسن) کو معطوف علیہ اور باقی ماندہ کو معطوفات قرار دیا ہے۔ اسی طرح (ضارب) کو معطوف علیہ اور باقی ماندہ کو معطوف **اقول** یہ غلط ہے۔ اور ضعف بصر پر قوی برہان جب حرف عطف ہی نہیں اور نہ اسکو محذوف بتایا تو معطوف علیہ اور معطوف کا سر بے ہنگام نہیں تو کیا ہے صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۷۹) صفحہ ۱۰۵ پر (واما اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا الا ان الاعتماد علی الموصول لا یاتی فیھا) کی ترکیب میں (اشتراط الاعتماد فمعتبر فیھا) جملہ کو مستثنیٰ منہ قرار دیا ہے اور (الا) کو حرف استثنا۔ اور (ان الاعتماد علی الموصول الخ) جملہ کو مستثنیٰ **اقول**۔ یہ سب غلط۔ بقول شخصے انشا غلط۔ املا غلط۔ مضمون غلط۔ کیونکہ جملہ نہ مستثنیٰ منہ ہوتا ہے نہ مستثنیٰ۔ اسلئے کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا اسم کا خاصہ ہے۔ اگر باور نہ ہو تو ہمسے سنئے۔ حاشیہ ملّا عبد الحکیم سیالکوٹی بر حاشیہ ملّا عبد الغفور قدس سرہما صفحہ ۸۰ میں خواص اسم شمار کرتے ہوئے فرمایا (من جملتھا تاء التانیث المتحرکۃ ویاء النسبۃ وکونہ فاعلًا ومفعولًا وموصوفًا وحالًا وتمییزًا ومثنًی ومجموعًا ومنادًی ومصغرًا ومکبرًا ومنسوبًا ومستثنًی ومستثنًی منہ ومرجعًا للضمیر بلا تاویل ومنصرفًا وغیر منصرف وابدال اسم صریح منہ والاخبار بہ مع مباشرۃ الفعل نحو کیف کنت والقیام اذا خرجت والتنکیر والتعریف والتذکیر والتانیث) اور جب الّا کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ہونا باطل تو الّا بھی برائے استثنا نہ رہا۔ بلکہ الّا یہاں پر بمعنی (لکن) برائے استدراک ہے۔ اور (لکن) خواہ برائے عطف ہو خواہ برائے استدراک دونوں کا مابعد جملہ اصطلاحًا مستثنیٰ نہیں کہلاتا چنانچہ کافیہ میں مستثنیٰ متصل کی بیان کردہ تعریف کے بعد شرح جامی صفحہ ۱۷۲ میں بالّا واخواتھا پر فرمایا (احترز بہ عن نحو جاءنی القوم لا زیدٌ ما جاءنی القوم لکن زید جاء) اس سے ظاہر ہوا کہ (لکن) عاطفہ کے مابعد جملہ کو مستثنیٰ نہیں کہتے۔ اور اسی عبارت کے بعد متصلًا محرم آفندی صفحہ ۴۰۸ میں ہے (او بلکنّ الاستدراکیۃ نحو جاءنی القوم لکن زیدٌ لم یجئ)۔ اس سے معلوم ہوا کہ (لکنّ) استدراکیہ کے مابعد جملہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کہتے۔ علاوہ ازیں اس سے پیشتر مستثنیٰ کے اسم ہونیکی بایں طور تصریح کی کہ تعریف مستثنیٰ متصل میں واقع (المخرج) کی تفسیر میں فرمایا (ای الاسم الذی اخرج) اور مستثنیٰ منقطع کی تعریف میں واقع المذکور کی تفسیر محرم آفندی صفحہ مذکور میں بایں طور فرمائی (ای الاسم الذی ذکر) اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ مستثنیٰ متصل ہو یا منقطع دونوں اسم ہوتے ہیں۔ نظر برآں ذات شریف کا (الّا) کو برائے استثنا قرار دیکر جملہ ماقبل کو مستثنیٰ منہ اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ قرار دینا درست نہیں نیز مستثنیٰ منہ بھی اسم ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے اسم سے عبارت ہے جسکے حکم افراد یا اجزا سے مستثنیٰ کو خارج کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ (مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ استثنائیہ ہوا) اس ارشاد کو از قبیل (کریلے اور نیم چڑھے) سمجھئے۔ کیا ہاں پر (الّا) کے جملہ ماقبل اور جملہ مابعد کو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ قرار دینا ہی درست نہ تھا اسپر مزید یہ کہ مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ کو ملا کر جملہ بنا دیا جو غلط بر غلط کا مصداق بن گیا۔ کیونکہ جملہ بغیر اسناد متحقق نہیں ہوتا۔ اور مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ میں اسناد مفقود پھر دونوں ملکر جملہ کیسے ہو جائیں گے۔

Marfat.com

(۱۸۰) صفحہ ۱۰۶ پر (قد یکون معمولها منصوبًا علی التشبیه بالمفعول فی المعرفة وعلی التمییز فی النکرة) کی ترکیب میں (فی المعرفة) کو (التشبیه) سے متعلق قرار دیا ہے اور (فی النکرة) کو (التمییز) سے۔ **اقول** - یہ غلط ہے اور عدم فہم معنی پر مبنی۔ کیونکہ (فی) صلہ تشبیہ وجہ شبہ پر داخل ہوتی ہے۔ اور (المعرفة) یہاں پر وجہ شبہ نہیں نیز (نکرہ) تمیز کیلئے ظرف نہیں بلکہ خود تمیز ہے تو (فی النکرة) کو (التمییز) سے متعلق قرار دینے پر ظرفیة الشئ لنفسه لازم آئے گی۔ صحیح ترکیب البشیر الکامل میں دیکھئے۔

(۱۸۱) صفحہ ۱۰۷ پر (لاجل الاضافة) کو ترکیب میں (فیجر) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول** - یہ غلط ہے۔ بلکہ (مجرورًا) کا ظرف لغو ہے۔

(۱۸۲) صفحہ ۱۰۸ پر (بان یکون فی آخره الخ) کی ترکیب میں (یکون فی آخره) کو جملہ بنا کر معطوف علیہ قرار دیا اور (او یکون فی آخره مضاف الیه) کو جملہ بنا کر معطوف بھر فرماتے ہیں۔ (معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور) **اقول** - یہ غلط ہے بلکہ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ ہوگا۔ کیونکہ اول (یکون) سے پیشتر (أن) موصول حرفی موجود ہے۔

(۱۸۳) اسی صفحہ پر (علی انها تمییز له) کی ترکیب میں (له) کو (تمییز) سے متعلق قرار دیا ہے۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے بلکہ ظرف مستقر ہو کر اس کیلئے صفت ہے۔

(۱۸۴) صفحہ ۱۰۹ پر (فیرفع منه الابهام) کی ترکیب میں (یرفع) کی ضمیر فاعل (هو) کا مرجع (النکرة) قرار دیا ہے۔ **اقول** یہ غلط ہے کیونکہ راجع کی مرجع کیساتھ تانیث میں مطابقت نہیں بلکہ اس کا مرجع (تمییز) ہے جو بہ نسبت (النکرة) اقرب بھی ہے۔

(۱۸۵) صفحہ ۱۱۰ پر (احدهما العامل فی المبتداء والخبر وهو الابتداء) کی ترکیب میں (العامل فی المبتدأ والخبر) کو معطوف علیہ قرار دیا ہے اور (هو الابتداء) جملہ کو معطوف۔ **اقول**۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہاں پر عطف جملہ بر جملہ ہے یعنی (هو الابتداء) جملہ (احدهما العامل) جملہ پر معطوف ہے۔

(۱۸۶) اسی صفحہ پر (وهو الابتداء ای خلوه الاسم عن العوامل اللفظیة) کی ترکیب میں (الابتداء) کو مفسّر اور (خلو الاسم الخ) کو مفسّر قرار دیا ہے **اقول**۔ یہ غلط ہے کہ یہ بولی نحویوں کی نہیں وہ تو ایسی صورت میں (ای) کے ماقبل کو معطوف علیہ یا مبدل منہ قرار دیتے ہیں۔ اور مابعد کو عطف بیان یا بدل الکل۔ کما مرّ عن مغنی اللبیب فتذکر۔

(۱۸۷) صفحہ ۱۱۱ پر جو کتاب کا آخری صفحہ ہے (اذ یصحان یقال الخ) کی ترکیب میں (یقال) کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیکر فرماتے ہیں (تاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا) **اقول** یہ غلط ہے کہ تعبیرات کے مطابق نہیں وہ تو یوں کہتے ہیں کہ (یقال الخ) جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ (أن) موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل)۔

ناظرین مقام غور ہے کہ صفحہ ۶ سے ترکیب نحوی شروع ہو کر صفحہ ۱۱۱ پر ختم ہوئی۔ تو کتاب کے کل صفحات ترکیب صفحہ ۱۰۵ ہوئے جن میں (۱۸۷) غلطیاں ہیں اور وہ بھی موٹی موٹی جن کو دیکھکر مبتدی بھی انگشت بدنداں رہ جائیں۔ کتاب کا کوئی صفحہ غلطی سے خالی نہیں۔ ہم نے کل اغلاط بالاستیعاب بیان نہیں کئے۔ ورنہ اغلاط کی تعداد کہیں سو تک اور پہونچتی۔ یہ ہے دار العلوم دیوبند میں درجہ علیا کے مدرس مولنا ظہور احمد صاحب کی نحو دانی۔ اسی دار العلوم کے تین صدر مدرس مولنا محمود حسن صاحب مولنا انور شاہ صاحب۔ مولنا حسین احمد صاحب کی حدیث دانی کا نمونہ ہم اپنی کتاب بشیر القاری لشرح صحیح البخاری میں پیش کر چکے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔ اسی پر بعض ناعاقبت اندیش دیوبندی صاحبان بغلیں بجا بجا کر فرماتے ہیں کہ ہمنے علمی خدمات انجام دی ہیں۔ شروح لکھیں حواشی لکھے۔ ناظرین پر منکشف ہو گیا۔ کہ ان حضرات کے حواشی اور شروح کا یہ حال ہے کہ اسلاف و اخلاف سب کے سب بدترین اغلاط میں گرفتار ہیں۔ انہیں بخاری شریف پڑھنے اور برسہا برس تک پڑھانے کے باوجود اسکے پہلے، باب کا سمجھنا نصیب نہ ہوا۔ اور ان ذات شریف کو نحو کی ابتدائی کتاب شرح مائة عامل کی ترکیب نہ آئی۔

آخر وجہ کیا

وہی جو ہمنے بشیر القاری میں بیان کی ہے کہ دیوبندی کا بر اپنے مرشد برحق حقیقت آگاہ ولایت پناہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی کیساتھ پیش آئے۔ اور ما صاغر تا این دم اس بے ادبی اور گستاخی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ بنظر براں دونوں پر راہ حق مسدود کر دی گئی۔

Marfat.com

کہ مرشد برحق کی بارگاہ میں اساءت ادب کا یہی انجام ہوتا ہے۔ جیسے اسلاف یہود نے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بے ادبیاں کیں اور اخلاف اُنپر راضی ہے لہذا دونوں کا انجام ضلال بعید ہوا۔ کہ ہر روٹھے تو گرد ملائے گرد روٹھے نا ہٹور + بھیکا وہ نر کوڑ ہے جو گرد کو سمجھے اور۔

ہدایات برائے اساتذہ

(۱) طلبہ کو جب تک نحو میر کے مسائل زبانی یاد نہوں۔ شرح مائۃ عامل ہرگز شروع نہ کرائیں۔ (۲) عبارت کا تجزیہ کرکے ہر ہر کلمہ کے متعلق سوال کریں کہ یہ اسم ہے یا فعل یا حرف۔ اگر اسم ہے تو اُس کی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر فعل ہے تو اُسکی علامتوں میں سے کونسی علامت پائی جاتی ہے۔ اور اگر حرف ہے تو اُسکی علامت بتاؤ۔ (۳) اگر اسم ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب معرب کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز معرب ہونے کی تقدیر پر منصرف ہے یا غیر منصرف۔ اگر غیر منصرف ہے تو اسباب منع صرف میں سے کون کون سے سبب پائے جاتے ہیں۔ نیز مفرد ہے یا مثنیٰ یا جمع اگر جمع ہے تو قلت یا کثرت۔ اور اگر مبنی ہے تو اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے کونسی قسم ہے۔ نیز مبنی کس چیز پر ہے حرف پر یا حرکت پر یا سکون پر۔ ملفوظ پر یا مقدر پر۔ نیز اگر اسم ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو گیارہ قسموں میں سے کونسا ہے۔ اور اُسکے شرائط عمل پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ نیز مرفوع ہے یا منصوب یا مجرور۔ اگر مرفوع ہے تو مرفوعات میں سے کونسا مرفوع ہے۔ اور اگر منصوب ہے تو منصوبات میں سے کونسا منصوب۔ اور اگر مجرور ہے تو مجرورات میں سے کونسا مجرور۔ (۴) اور اگر فعل ہے تو معرب ہے یا مبنی۔ اگر معرب ہے تو باعتبار وجوہ اعراب کونسی قسم ہے اور اگر مبنی ہے تو مبنی اصل ہے یا غیر اصل۔ اور کس پر مبنی ہے۔ نیز عامل ہے تو کیا عمل کرتا ہے۔ نیز لازم ہے یا متعدی۔ اگر متعدی ہے تو بیک مفعول یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ اور اگر کوئی اسم یا فعل معمول ہے تو اُس کا عامل لفظی ہے یا معنوی۔ (۵) اور اگر حرف ہے تو عامل ہے یا غیر عامل۔ اگر عامل ہے تو حروف عاملہ کی کونسی قسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے اور اگر غیر عامل ہے تو حروف غیر عاملہ کی کونسی قسم۔ نیز مبنی ہے تو کس پر

اسم منسوب

(۶) اُس اسم کو کہتے ہیں جسکے آخر یائے نسبت ہو۔ یہ بھی عمل کرتا ہے بعض نحوی اسم مفعول کی طرح عامل قرار دیتے ہیں اور بعض اسم فاعل کی طرح۔ بر تقدیر اول اس کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے اور بر تقدیر دوم فاعل للفوائد الشافیہ صفحہ ۳۴ پر زیر تعریف عدل لفظ (الاصلیۃ) کی ترکیب میں فرمایا اسم منسوب مفرد هو نائب الفاعل فيها هي راجع الى الصيغة) اس سے معلوم ہوا کہ اسم منسوب کا مرفوع نائب فاعل ہوتا ہے۔ تو یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منسوب) لیتے ہیں جو صیغۂ اسم مفعول ہے۔ اور همع الهوامع صفحہ ۱۹۲ ج ۲ میں اسم منسوب الیہ کی تغییر لفظی اور معنوی بیان کرنیکے بعد تغییر حکمی بایں طور بیان فرمائی وحكمي وهو رفعه لما بعده على الفاعلية۔ كالصفة المشبهة نحو مررت برجل قرشي ابوه كانك قلت منتسب الى قريش ابوه ويطرد ذلك فيه وان لم يكن مشتقا وان لم يرفع الظاهر رفع الضمير المستكن فيه كما يرفعه اسم الفاعل المشتق۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حضرات اسم منسوب کو بتاویل (منتسب) لیتے ہیں جو صیغۂ اسم فاعل ہے تو اُس کا مرفوع انکے نزدیک فاعل ہوتا ہے۔ بروقت ترکیب اسم منسوب کے عمل کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ کہ یہ خطائے فاحش ہے جسمیں آجکل طلبہ و کثیر اساتذہ بھی مبتلا ہیں۔

صفات

(۷) جیسے اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل کے عمل کو بروقت ترکیب نظر انداز نہ کریں۔ (۸) اسم فاعل اور اسم مفعول پر الف لام بمعنی اسم موصول اسوقت ہوتا ہے جبکہ یہ بمعنی حدوث ہوں اور اگر بمعنی ثبوت ہیں تو بالاتفاق حرف تعریف ہوتا ہے۔ جبانکے معنی تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقید ہو کر ملحوظ ہوں تو بمعنی حدوث ہوتے ہیں۔ اور اگر تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ انکے معنی کی تقیید ملحوظ نہیں تو بمعنی ثبوت ہوتے ہیں۔ یہ چیز دریافت کرنے کیلئے مزید توجہ درکار ہوتی ہے کہ کہاں پر بمعنی حدوث ہیں اور کہاں پر بمعنی ثبوت (۹) تسمیہ میں واقع صفت مشبہ الرحمٰن اور الرحیم عامل ہیں اور یہ کتب نحو میں صفت مشبہ کی بیان کردہ اٹھارہ ۱۸ قسموں سے خارج جن میں بعض احسن اور بعض حسن اور بعض قبیح ہیں کیونکہ یہ اٹھارہ ۱۸ قسمیں اسوقت ہیں جبکہ صفت مشبہ اسم ظاہر میں عامل ہو۔ (۱۰) اسم تفضیل کا استعمال بوجوہ ثلثہ معرفہ اسوقت واجب ہے جبکہ معنی تفضیل پر باقی ہو ورنہ واجب نہیں جیسے لفظ (آخر) کہ نوع رابع میں بوجوہ ثلثہ سے معرفی کہکے استعمال کیا گیا ہے

Marfat.com

اور تیرہویں نوع میں معرف باللام عمل بہر صورت کرے گا تلک عشرۃ کاملۃ

اصلاح ضروری

(نحو مررت بزید ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) اور ہمچو قسم آئندہ مقامات کی ترکیب میں قدرے فروگذاشت واقع ہوگئی ہے کاپیاں پلیٹ پر جم جانے کے باعث درستگی نہ ہوسکی۔ فروگذاشت یہ ہے کہ مررت بزید کو مراد اللفظ قرار دیکر مضاف الیہ بنا دیا۔ اور التصق مروری الخ کو جملہ مفسرہ صحیح ترکیب یوں کیجائیگی کہ نحو مضاف (مررت بزید) مراد اللفظ معطوف علیہ یا مبدل منہ (ای) حرف تفسیر (التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) مراد اللفظ عطف بیان یا بدل الکل۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے ملکر مضاف الیہ۔ (نحو) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مثالہ مقدر کی۔ باقی معلوم پھر مررت بزید۔ اور التصق مروری الخ کی بر تقدیر ارادہ معنی وہی ترکیب کیجائے جو کتاب میں مذکور ہے۔ وجہ یہ کہ (مررت بزید) نحو کا مضاف الیہ ہونے کے باعث مراد اللفظ ہے مراد المعنی نہیں ورنہ جملہ ہوگا اور لفظ نحو جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ اور جب مراد اللفظ ہے تو مفرد ہوا۔ اور جملہ مفرد کی تفسیر نہیں ہوتا۔ لہذا (التصق مروری الخ) بھی مراد اللفظ ہے تو یہ بھی مفرد ہوا۔ نظر برآں (ای) تفسیر المفرد بالمفرد کیلئے ہے۔ اور ایسی صورت میں (ای) کا ماقبل معطوف علیہ یا مبدل منہ اور مابعد عطف بیان یا بدل الکل ہوتا ہے۔ کما مر عن مغنی اللبیب وغیرہ۔ اساتذہ کرام بروقت درس اس چیز کا خیال رکھیں۔

مائۃ عامل کے مصنف

شیخ عبد القاہر جرجانی ہیں جو از روئے اعتقاد معتزلی تھے اور فقہ میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مقلد کتاب جمل انہیں کی تالیف ہے جسکو مجموعہ نحو میر میں شامل کر دیا گیا ہے ابو علی فارسی کی کتاب الایضاح کی شرح لکھی جو بیس جلدوں میں مکمل ہوئی۔ ۴۷۱ھ میں وفات پائی۔

اور اُس کے شارح

عارف باللہ شیخ عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ السامی ہیں کما فی الدر المکنون لمحمد ماہ بن محمد انور آپکا اصلی لقب عماد الدین اور مشہور نور الدین ہے۔ اور اشعار میں تخلص (جامی) بتاریخ ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ خراسان کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے جس کا نام (جام) تھا اسکی طرف نسبت سے اور اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی کے (جام) بمعنی پیالہ کی طرف نسبت سے آپ کا تخلص (جامی) ہے قصبہ جام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے قصبہ جام کے رہنے والے اور جام شیخ الاسلام کی طرف نسبت کرنے پر (جامی) کے معنی ہونگے شیخ الاسلام کے جام سے فیض حاصل کرنیوالے چنانچہ خود آپنے ان دونوں نسبتوں کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ؎ مولدم جام و رشحۂ قلم + جرعۂ جام شیخ الاسلامی ست + لاجرم در جریدۂ اشعار + بدو معنی تخلصم جامی است۔

نسب شریف اور تحصیل علم

آپکے والدین کریمین دونوں امام محمد علیہ الرحمۃ کے نسل پاک سے ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص تھے۔ اپنے والد ماجد شیخ الاسلام احمد جامی قدس سرہ السامی سے صرف و نحو کی تحصیل فرمائی پھر ہرات پہونچکر علامہ جنید علیہ الرحمۃ سے شرح مفتاح اور مطول پڑھی۔ پھر خواجہ علی سمرقندی علیہ الرحمۃ کے حلقہ درس میں حاضر ہوئے جو سید شریف جرجانی قدس سرہ النورانی کے باکمال شاگرد تھے پھر شیخ محمد جاجرمی علیہ الرحمۃ کے درس میں شریک ہوئے۔ جو علامہ سعد الدین تفتازانی کے سلسلۂ تلامذہ سے تھے۔ پھر قاضی روم وغیرہ فضلائے روزگار سے استفادہ کیا شرح مائۃ عامل کے علاوہ تصانیف کی تعداد ۵۴ ہے بعض تصانیف فارسی زبان میں ہیں اور بعض عربی زبان میں۔

سلسلۂ بیعت

مخدوم الملۃ حضرت سعد الدین کاشغری قدس سرہ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ سے بھی استفاضہ کیا۔

Marfat.com

شریفی ذخیرہ

وفات

جب عمر شریف اکیاسی ۸۱ سال کو پہونچی تو بتاریخ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ بمقام ہرات وصال فرمایا۔ آیت کریمہ ومن دخلہ کان آمنا سے سن وفات نکلتا ہے جسکو بعض ادبا نے بایں طور نظم کیا ؎ جامی کہ بوطیل جنت بشوق رفت ✦ فی روضۃ مخلدۃ ارضہا السماء ملک قضا نوشت بدروازۂ بہشت۔ تاریخہ ومن دخلہ کان آمنا اور مولنا آسی مدراسی علیہ الرحمۃ نے اس تاریخ کو خالص عربی زبان میں فرمادیا جامی الذی ھو راح بجامنا ✦ کالروح کان فی جسد القبر کامنا ✦ قد مات بالھرات وقد حل بالحرم ✦ ارختہ ومن دخلہ کان آمنا ✦

بارگاہ نبوی میں مقبولیت

مخدوم معظم جناب خان بہادر شیخ بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے استاد معظم حضرت مولنا عبد السمیع صاحب (بیدل) قدس سرہ سے نقل کرکے بیان فرمایا کہ ایک قصیدۂ نعتیہ تالیف کرکے بایں خیال روانہ ہوئے۔ کہ مدینہ منورہ حاضر ہوکر مواجہ شریف میں عرض کرینگے جھومتے ہوئے جارہے تھے۔ عالم مستی طاری تھا۔ جب مدینہ منورہ سے قریب پہونچے تو محبوب خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ جامی آرہا ہے اُس سے کہدینا کہ قصیدہ کا یہ شعر یہاں پر نہ پڑھے۔ خواہم از شوق دست بوس تو بُرد ✦ دست بیروں کن از یمانی برد ✦ ورنہ اُسکی خاطر ہاتھ قبر سے باہر نکالنا پڑے گا۔ جس سے فتنہ عظیم برپا ہونے کا خطرہ ہے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ ایسی مقبولیت ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ وہ قصیدہ بتمامہ یہ ہے۔

یا نبی اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک
بسلام آمدم جوابم دہ	مرہمے بردل خرابم نہ
مہر روئے تو بُرد ہوش از من	بنمار روئے خود ز بردِ یمن
زاری من شنو تکلم کن	گریۂ من نگر تبسم کن
گر ندانم طریقِ سُنّتِ تو	ہستم از عاصیان اُمّتِ تو
اے دل و دیدہ خاک نعلینت	رشتۂ جاں شراک نعلینت
اے خوش آں سرزمیں کہ منزلِ تست	یا بر آں جا گذار محمل تست
پیش آں بارگاہ نورانی	شود بر خاکِ راہ پیشانی
دمبدم در معنیٔ سفتہ	خالی از لاف و دعویٔ گفتہ
یا رسول اللہ السلام علیک	انما الفوز والفلاح لدیک

بس بود جاہ و احترام مرا	یک علیک از تو صد سلام مرا
خواہم از شوق دست بوس تو بُرد	دست بیروں کن از یمانی برد
سویم افگن ز رحمتے نظرے	باز کُن بر رخم ز لطف دَرے
لب بجنباں پئے شفاعت من	منگر در گناہ و طاعت من
رحم کُن بر من و فقیریٔ من	دست دہ بہر دستگیریٔ من
روئے مجنوں بر آں زمیں اولیٰ	کہ بود پائے ناقۂ لیلیٰ
بر گیا ہے کز آں زمیں خیزد	ناقہ در عبیب و یاسمیں بیزد
رود در آں بارگاہِ حشمت و ناز	پیش سینہ نہادہ دست نیاز
کے بود کہ میاں ممبر و قبر	کردہ صد چاک جیب و خرقۂ صبر
کے بود با دلے ز غم رستہ	جامی احرام آں حرم بستہ

ادب

ہمارے اُستاذ معظم حضرت مولنا عبد الحی صاحب افغانی قدس سرہ النورانی ۔ ۔ ۔ نے واقعۂ ذیل بیان فرمایا جو دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں درجۂ معقولات کے مدرس اعلیٰ تھے۔ کہ ایکمرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو کھانا پینا بایں خیال ترک کردیا کہ کھانے پینے سے پاخانے پیشاب کی حاجت ہوگی مبادا جس مقام پر قضائے حاجت کی جائے وہاں پر پائے اقدس پڑا ہو کہ یہ نظر عشاق میں بے ادبی ہے۔ لیکن شرعی حکم نہیں بلکہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق امکانی ادب ہے جیسے میرٹھ کے ایک مشہور رئیس محترم جناب منشی صادق حسین صاحب عرف چاند میاں مرحوم نے بیان فرمایا کہ ہمارے والد ماجد نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ شکار کو جاؤ تو گدھ کو نہ مارنا کیونکہ اسکی عمر ہزار سال سے بھی زائد ہوتی ہے جس گدھ کو تم مارو شاید اُس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو ایسے گدھ کو مارنا شانِ ادب سے بعید ہے۔ الغرض کچھ دن قیام کرنیکے بعد مزار اقدس پر حاضر ہوکر طالب اجازت ہوتے ہوئے عرض کیا بسفر می روم چہ فرمائی۔ تو قبر انور سے جواب آیا بسلامت روی و باز آئی۔ یہ جواب سُنکر سراپا مسرت بن گئے کہ اس جواب میں دوبارہ حاضری نصیب ہونے کا مژدہ ہے چنانچہ دوبارہ حاضر ہوئے اور حسب معمول سابق قیام کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد سلام رخصت کیلئے حاضر ہوئے اور سابق کی طرح عرض کیا۔ بسفر می روم چہ فرمائی۔ اس مرتبہ قبر انور سے جواب آیا تو اشکبار ہوگئے کہ جواب آنا اس بات کی دلیل ہے کہ آئندہ حاضری نصیب نہ ہوگی۔ چنانچہ واپسی پر واصل بحق ہوگئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وافاض علینا من فیوضہ الساطعۃ فی الدنیا والاخرۃ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولانا وامامنا ومادنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ✦

فقیر سید غلام جیلانی۔ صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ۔ ۲۶-۳-۸۴ھ چہارشنبہ ۵-۶-۶۴ء

Marfat.com

Marfat.com

کُتُب بینی کتاب زندگی کی آرائش کا ذریعہ ہے

صحیح بخاری شریف مترجم عربی اردو مجلد	۳۰۰/-	کتب عربی ملاحظہ فرمائیں
صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو، علامہ وحید الزماں	۳۶۰/-	صحیح بخاری شریف عربی کامل مجلد ۳۰۸/-
ابوداؤد شریف مترجم عربی اردو مجلد علامہ وحید الزماں	۳۰۰/-	صحیح مسلم شریف عربی کامل مجلد ۲۶۰/-
مشکوٰۃ شریف مشکوٰۃ عربی اردو مجلد	۱۸۰/-	مشکوٰۃ شریف عربی مجلد ۱۳۵/-
ترمذی شریف مترجم کامل مجلد عربی اردو مجلد علامہ وحید الزماں	۲۱۰/-	تفسیر جلالین شریف عربی مجلد ۱۳۰/-
نسائی شریف مترجم عربی اُردو کامل مجلد	۱۵۰/-	نسائی شریف عربی مجلد ۱۳۰/-
موطا امام مالک عربی اردو کامل مجلد علامہ وحید الزماں	۱۰۰/-	ابوداؤد شریف عربی مجلد ۱۴۰/-
سیرت محمدیہ اردو ترجمہ المواہب اللدنیہ کامل مجلد	۲۰۰/-	ابن ماجہ شریف عربی مجلد ۱۲۰/-
مدارج النبوت اردو کامل مجلد	۱۱۶/-	ہدایہ شریف اولین عربی مجلد قسم اوّل ۱۴۰/-
مقدمہ تاریخ ابن خلدون اردو مجلد	۸۸/-	〃 〃 آخرین 〃 〃 ۱۴۰/-
تفسیر ابن کثیر اُردو کامل مجلد	۴۶۰/-	کنزالدقائق عربی کلاں مجلد ۱۱۰/-
ریاض الصالحین مترجم عربی اردو مجلد	۱۲۰/-	شرح ملا جامی مجلد ۸۰/-
تحفہ اثنا عشریہ اردو مجلد	۱۰۰/-	مسوّے مصفّٰی عربی فارسی شرح موطا امام مالک عربی فارسی ۲۵۰/-
تقویۃ الایمان کلاں مجلد	۶۲/-	قطبی عربی ۳۶/-
تلبیس ابلیس اردو مجلد	۵۶/-	نورالانوار عربی مجلد ۸۰/-
بہشتی زیور مکمل مجلد	۵۴/-	شرح وقایہ اوّلین مجلد ۱۲۲/-
کیمیائے سعادت اُردو مجلد	۶۴/-	شرح وقایہ آخرین مجلد
غنیۃ الطالبین اُردو مجلد	۶۰/-	شرح عقائد نسفی عربی ۲۵/-
صلاحی نصاب مجلد مولانا اشرف علی تھانوی	۶۰/-	شرح تہذیب عربی ۱۸/-
داستانِ یوسف کارڈ بورڈ	۲۱/-	علم الصیغہ فارسی ۸/-
داستانِ یوسف مجلد	۳۰/-	مختصر المعانی بحاشیہ شیخ الہند مجلد ۸۰
حضرت ابوبکرؓ کے سرکاری خطوط	۳۰/-	میزان الصرف ومیزان ومنشعب ۴/۵۰
حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط	۲۲۵۰	اصول الشاشی کلاں عربی ۶۴/-
حضرت عثمانؓ کے سرکاری خطوط	۲۲/۵۰	البشیر الکامل شرح شرح مائۃ عامل مجلد ۶۴/-
حجۃ اللہ البالغہ اردو مجلد	۹۰/-	ملاحسن متن سلم العلوم کلاں ۲۰/-
بہشتی زیور مکمل مدلل مجلد	۹۶/-	کافیہ عربی ۱۶/-
حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۹۰/-	ہدایت النحو عربی ۱۶/-
احیاء العلوم اردو مجلد کامل	۳۲۴/-	نورالایضاح عربی ۲۰/-
مرقع تریں اردو	۱۵/-	مختصر القدوری عربی ۲۵/-

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب ۹/۱۱۵۱ - اُردو بازار کراچی

Marfat.com

کُتُب بینی کتاب زندگی کی آرائش کا ذریعہ ہے

صحیح بخاری شریف مترجم عربی اردو مجلد	۳۰۰/-	کتب عربی ملاحظہ فرمائیں
صحیح مسلم شریف مترجم عربی اردو، علامہ وحید الزماں	۳۶۰/-	صحیح بخاری شریف عربی کامل مجلد ۳۰۸/-
ابوداؤد شریف مترجم عربی اردو مجلد علامہ وحید الزماں	۳۰۰/-	صحیح مسلم شریف عربی کامل مجلد ۲۶۰/-
مشکوٰۃ شریف مشکوٰۃ عربی اردو مجلد	۱۸۰/-	مشکوٰۃ شریف عربی مجلد ۱۳۵/-
ترمذی شریف مترجم کامل مجلد عربی اردو مجلد علامہ وحید الزماں	۲۱۰/-	تفسیر جلالین شریف عربی مجلد ۱۳۰/-
نسائی شریف مترجم عربی اُردو کامل مجلد	۱۵۰/-	نسائی شریف عربی مجلد ۱۳۰/-
موطا امام مالک عربی اردو کامل مجلد علامہ وحید الزماں	۱۰۰/-	ابوداؤد شریف عربی مجلد ۱۴۰/-
سیرت محمدیہ اردو ترجمہ المواہب اللدنیہ کامل مجلد	۲۰۰/-	ابن ماجہ شریف عربی مجلد ۱۲۰/-
مدارج النبوت اردو کامل مجلد	۱۱۶/-	ہدایہ شریف اولین عربی مجلد قسم اوّل ۱۴۰/-
مقدمہ تاریخ ابن خلدون اردو مجلد	۸۸/-	〃 〃 آخرین 〃 〃 ۱۴۰/-
تفسیر ابن کثیر اُردو کامل مجلد	۴۶۰/-	کنزالدقائق عربی کلاں مجلد ۱۱۰/-
ریاض الصالحین مترجم عربی اردو مجلد	۱۲۰/-	شرح ملا جامی مجلد ۸۰/-
تحفہ اثنا عشریہ اردو مجلد	۱۰۰/-	مسوّے مصفّٰی عربی فارسی شرح موطا امام مالک عربی فارسی ۲۵۰/-
تقویۃ الایمان کلاں مجلد	۶۲/-	قطبی عربی ۳۶/-
تلبیس ابلیس اردو مجلد	۵۶/-	نورالانوار عربی مجلد ۸۰/-
بہشتی زیور مکمل مجلد	۵۴/-	شرح وقایہ اوّلین مجلد ۱۲۲/-
کیمیائے سعادت اُردو مجلد	۶۴/-	شرح وقایہ آخرین مجلد
غنیۃ الطالبین اُردو مجلد	۶۰/-	شرح عقائد نسفی عربی ۲۵/-
صلاحی نصاب مجلد مولانا اشرف علی تھانوی	۶۰/-	شرح تہذیب عربی ۱۸/-
داستانِ یوسف کارڈ بورڈ	۲۱/-	علم الصیغہ فارسی ۸/-
داستانِ یوسف مجلد	۳۰/-	مختصر المعانی بحاشیہ شیخ الہند مجلد ۸۰
حضرت ابوبکرؓ کے سرکاری خطوط	۳۰/-	میزان الصرف ومیزان ومنشعب ۴/۵۰
حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط	۲۲۵۰	اصول الشاشی کلاں عربی ۶۴/-
حضرت عثمانؓ کے سرکاری خطوط	۲۲/۵۰	البشیر الکامل شرح شرح مائۃ عامل مجلد ۶۴/-
حجۃ اللہ البالغہ اردو مجلد	۹۰/-	ملاحسن متن سلم العلوم کلاں ۲۰/-
بہشتی زیور مکمل مدلل مجلد	۹۶/-	کافیہ عربی ۱۶/-
حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی	۹۰/-	ہدایت النحو عربی ۱۶/-
احیاء العلوم اردو مجلد کامل	۳۲۴/-	نورالایضاح عربی ۲۰/-
مرقع تریں اردو	۱۵/-	مختصر القدوری عربی ۲۵/-

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب ۹/۱۱۵۱ - اُردو بازار کراچی

Marfat.com